نجدیّت

اور

مرزائیّت

از

حضرت مولانا شبیّر احمد رضوی

امیر ادارہ فیضان القرآن سیالکوٹ

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات
0300-6272130

نجدیت اور مرزائیت

از

حضرت مولانا شبیر احمد رضوی

امیر ادارہ فیضان القرآن سیالکوٹ

مکتبہ قادریہ عالمیہ

نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

0300-6272130

نام کتاب .... نجدیت اور مرزائیت

مصنف .... مولانا شبیر احمد رضوی زید مجدہٗ

کمپوزنگ .... ساقی کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ، قاری محمد امتیاز ساقی مجددی

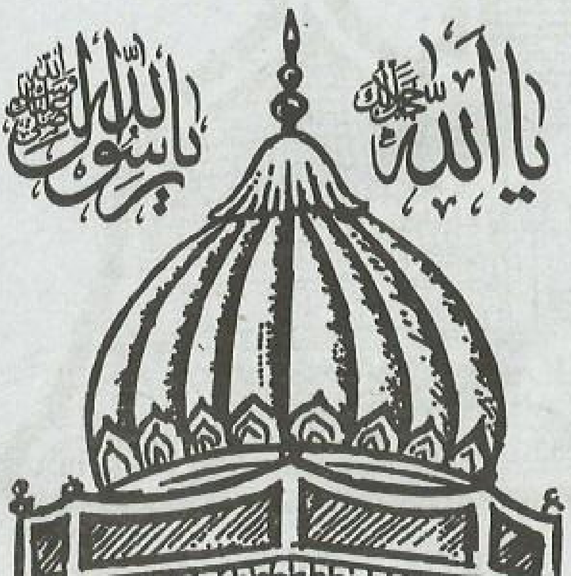
سن اشاعت .... دسمبر 2011ء

صفحات 224

ہدیہ 180

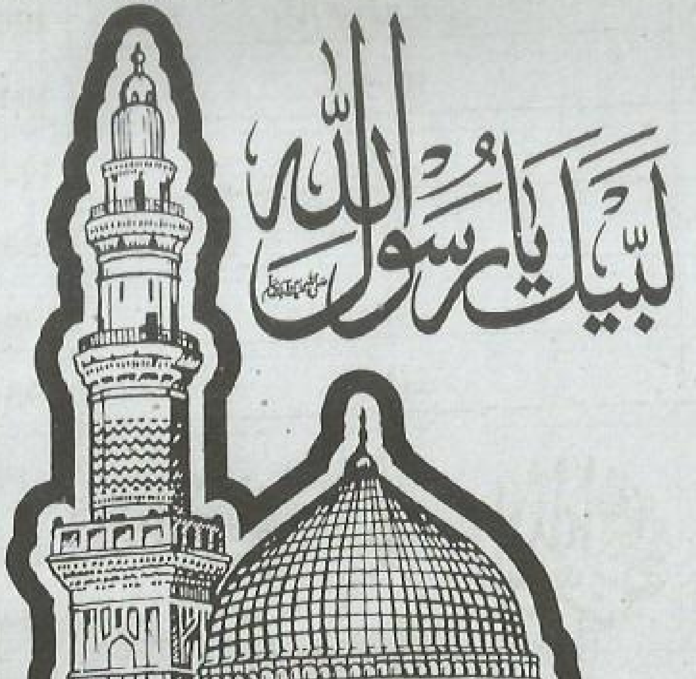
مکتبہ قادریہ عالمیہ بیگ آباد وڑایاں شریف گجرات
0300-6272130

فہرست



یا اللہ
یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلیٰ الک واصحبک یاحبیب اللہ



(ادارہ فیضان القرآن سیالکوٹ)

انتساب

شیخ الحدیث، اُستاذ العلماء، حضرت علامہ

قاری **غلام حیدر خادمی** دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پوری سیالکوٹ

و

پیکرِ اخلاص، جگر گوشۂ پاسبانِ مسلکِ رضا، حضرت

علامہ مولانا **محمد داؤد رضوی** مدظلہٗ

گوجرانوالہ

نذرانۂ عقیدت

استاذی و اُستاذ العلماء حضرت

علامہ مولانا **عبدالقیوم** اوکاڑوی

صدر مدرس جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ

و

اُستاذی و اُستاذ العلماء حضرت

علامہ مولانا **محمد اقبال سعیدی**

مدرس جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ

و

اُستاذی و اُستاذی العلماء حضرت

علامہ مولانا **محمد خاور حسین نقشبندی**

ناظم تعلیمات جامعہ نعمانیہ شہاب پورہ سیالکوٹ

تقریظ مبارک

مناظر اسلام، پاسبان مسلک رضا

محقق دوراں، عمدۃ المحققین، حضرت علامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد!

حضور نبی کریم ﷺ نے فتنوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے خوارج وہابیہ خذلم اللہ کی نشانیاں بیان فرمائیں۔ان میں ایک اس میں ان کا کذاب ودجال ہونا بتصریح بیان فرمایا۔ (صحیح مسلم)

انگریز کے خودکاشتہ پودا وہاں ٹولہ نے جھوٹ میں تو اپنے گروشیطان کو بھی مات کردیا جھوٹ کے بغیر ان کے مذہب کا جینا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔اس پر بے شمار دلائل دیئے جاسکتے ہیں۔

عرصہ دراز پہلے خطیب ذیشان کاشف اسرار نجدیت حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی نے کتاب مستطاب ''وہابیت ومرزائیت'' لکھ کر شائع فرمائی۔تو اس نے پوری وہابیت میں تہلکہ برپا کردیا۔بہت عرصہ کے بعد وہابیوں نے سکوت کو توڑا اور کذب ودجل کا ثبوت دیتے ہوئے ایک فضول اور جاہل وہابی عبدالغفور اثری کے نام سے ایک کتاب ''حنفیت ومرزائیت'' شائع ہوئی،جس میں احناف اہلسنت کو قادیانیت

نواز قرار دیا ہے، یہاں تک کہ جن کتابوں کو اکابر اہلسنت کفر کا پلندہ اور غیر معتبر قرار دے چکے تھے۔ان سے بھی اہلسنت کو ملعون کرنے کی سعی مذموم کی۔ مثلاً، تذکرہ غوثیہ نامی مبنی برخرافات کتاب کی زبردست تردید کی ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ص ۲۷۹ پر فرما چکے اور مقابیس المجالس وغیرہ کتاب جس کی تردید مولانا غلام جہانیاں عفی عنہ نے عرصہ پہلے کتاب ارشاد فرید الزمان میں فرمادی تھی۔ کہ اس کا مرتب مولوی رکن دین کے قادیانیوں سے دوستانہ تعلقات تھے جس کی وجہ سے اس خبیث نے ساری بکواس کو خواجہ غلام فرید کے ذمہ لگا دیا۔اور پھر بعض جگہ شخصیات صوفیہ کو لے کر اہلسنت کو مطعون کیا حالانکہ ان کو اپنے گرو ابن تیمیہ کا مجموعہ الفتاوی ج ۷، جزء ۱۱ص ۷ پڑھ کر ڈوب مرنا چاہیئے۔جس میں مذکور ہے کہ یہ حضرات رف اقوال نہیں معذور ہیں۔اگرچہ ان کی اس میں اتباع نہ کی جائے گی۔اور یہی کچھ تو قال انک قریہ یہ بیں بالتصریح مذکور ہے۔

وہابی اثری کی کتاب مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کی کتاب کا تو سرے سے بھی جواب نہیں۔اس لیے مولانا ضیاء اللہ صاحب نے ایک مختصر کتاب علماء اہل حدیث کے نام کھلا خط شائع کروایا تھا۔اب ہمارے عزیز محترم فاضل نوجوان مولانا شبیر احمد رضوی نے اس کتاب حنفیت و مرزائیت پر تفصیلی نقد کیا ہے بلکہ پوسٹ مارٹم کیا ہے۔اور وہابیوں کی جہالت وخباثت کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔عزیزم موصوف اس سے قبل بھی اس وہابی اثری کی کتاب ہم اہل حدیث کیوں ہیں کا جواب لکھ کر شائع کر چکے ہیں جس کا جواب اثری مذکور ابھی تک دینے سے عاجز ہے۔

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے عزیزم موصوف کی اس

سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور مزید خدمت دین متین کی توفیق عطا فرمائے۔

کاش ہمارے نوجوان علماء عزیزم موصوف کی طرح ردّ مرزائیت ووہابیت کے لیے میدان عمل میں اتریں اور بدمذہب لوگوں کا ناطقہ بند کریں۔

بجاہ سید المرسلین وعلیٰ الصلوٰۃ والتسلم۔

تقریظ سعید

خطیب ذیشان، واعظ خوش الحان

حضرت مولانا محمد تنویر قادری وٹالوی

ڈائریکٹر: ادارہ قاسم المصنفین

آستانہ عالیہ قادریہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی الہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد:

یہ بات کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہے کہ ابتدائے آفرینش سے حق وباطل کا معرکہ بپا ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گا۔ لیکن اس معرکہ میں فتح ہمیشہ حق کو ہی حاصل ہوئی ہے اور ہر میدان میں باطل کا منہ کالا ہوا ہے۔ اور آئندہ بھی ہوگا...... کیونکہ

اسلام زمانے میں دبنے کو نہیں آیا
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبائیں گے

اسلامی عقائد ونظریات پر تنقید اور باطل عقائد ونظریات کا پرچار کرنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور میں ہی پیدا ہو چکے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کا سختی سے نوٹس لیا اور ان کے باطل عقائد ونظریات کو بے نقاب کیا۔ پھر اس طرح آگے سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ ہمارے زمانہ تک پہنچا۔ ہر زمانہ میں اہل باطل اہل حق کے سچے عقائد ونظریات پر تنقید کرتے رہے اور اہل حق ان کے غلط عقائد

ونظریات کا رد کرتے ہوئے اپنا فرض منصبی ادا کرتے رہے۔

فی زمانہ باطل کا جھنڈا اہل نجد (غیر مقلد، وہابی، دیوبندی وغیرہ) نے اٹھا رکھا ہے، سادہ لوح عوام الناس کو طرح طرح سے بہکا رہے ہیں۔

چند سال پہلے باطل کمپنی کے ایک اہم رکن ''عبدالغفور اثری'' نے ایک بچگانہ کتاب ''حنفیت اور مرزائیت'' لکھ کر بزعم خویش سواد اعظم اہلسنّت وجماعت کو قادیانیت کے ساتھ ملانے کی سعی ناتمام کی۔ لیکن شاید اس ''اثری'' کو یہ معلوم نہیں تھا کہ

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

''مولوی اثری'' نے جو اپنی کتاب میں گل کھلائے ہیں وہ تو آپ اس کتاب ''نجدیت اور مرزائیت'' میں ملاحظہ فرمائیں گے، کہ اس مولوی نے سعودی حکومت سے ریال حاصل کرنے کی خاطر کس بے دردی کے ساتھ علماء اہلسنّت کی کتب کی عبارات میں تحریف کر کے انہیں اپنے مؤقف میں پیش کیا ہے۔ حقیقت میں ''مولوی اثری'' کی یہ کتاب مکمل طور پر خرافات کا پلندہ ہے۔ تعجب ہے نام نہاد شیخ الحدیث مولوی محمد علی جانباز، حافظ ساجد میر اور حافظ اسماعیل اسد پر، انہوں نے اس رسوائے زمانہ کتاب پر تقریظات لکھتے ہوئے اس ''مولوی اثری'' اور تحریفات کا پلندہ کتاب ''حنفیت اور مرزائیت'' کی تائید کرتے ہوئے زمین وآسمان کے قلابے ملا دیئے ہیں۔

لیکن جب کوئی بھی آدمی اس کتاب میں درج ایک حوالہ کی بھی تحقیق کرے تو اس کی زبان پر یہ شعر جاری ہو جاتا ہے:

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

راقم نے جب پہلی مرتبہ اس رسوائے زمانہ کتاب ''حنفیت اور مرزائیت'' کو دیکھا تو دل میں خیال آیا کہ کاش کوئی سنی عالم اس کتاب کا رد لکھ دے، لیکن چند ہی دنوں بعد جب مناظر اسلام، رئیس التحریر حضرت علامہ مولانا شبیر احمد رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ان دنوں میں ''مولوی عبدالغفور اثری'' کی کتاب ''حنفیت اور مرزائیت کا جواب بنام ''نجدیت اور مرزائیت'' لکھ رہا ہوں۔

یہ سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی، پھر جب بھی گاہے بگاہے مولانا سے ملاقات ہوتی رہی تو کتاب کی تکمیل کے متعلق پوچھتا رہا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب یہ کتاب مکمل ہو چکی ہے۔

یقیناً مولانا نے اس کتاب میں تحقیق کا حق ادا کیا ہے۔ اہلسنت وجماعت پر اہل نجد کے اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے ہیں۔ ایک اعلیٰ کتاب میں جتنی بھی خصوصیات ہونی چاہییں وہ سب اس کتاب میں موجود ہیں۔

اس سے پہلے بھی مولانا موصوف نے ''مولوی عبدالغفور اثری'' کی ایک کتاب ''ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟'' کا علمی وتحقیقی ردّ بنام ''وہابی اہلحدیث نہیں ہیں'' شائع کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آج تا دم تحریر اس کتاب کو شائع ہوئے تقریباً تین برس گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک اہل نجد کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ اور نہ ہی انہیں آئندہ اس کتاب لاجواب کا رد کرنے کی جرأت ہوگی۔

(انشاء اللہ العزیز)

کیونکہ:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

یہ بات بھی قارئین کے لیے خوش کن ہے کہ مولانا موصوف "مولوی اثری" کی تمام کتب کا علمی وتحقیقی رد کرنے کا عزم صمیم رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی سعی قبول فرمائے۔آمین

دعا گو!

محمد تنویر قادری وٹالوی

ڈائریکٹر: ادارہ قاسم المصنفین

آستانہ عالیہ قادریہ ڈھوڈا شریف

ضلع گجرات، پاکستان

0300-6182305

تقریظ محبت

خطیب ذیشان، حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد عرفان محمود چشتی قادری

خطیب جامع مسجد عثمانیہ پسرور ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلٰوۃ والسلام علی سید الانبیاء و المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

الصلٰوۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ
سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اما بعد

حمد وصلٰوۃ کے بعد! کہ ہر دین کا درد رکھنے والا مسلمان اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ اہل اسلام کی بیخ کنی اور مسلمانوں کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت زار کے پیچھے یہودی اور عیسائی مشینری سرگرم ہے۔ جو کہ ہر طرح سے مسلمانوں کو پست سے پست کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ مسلمانوں کا تعلق اسلاف امت سے توڑ کر ان کو نئی نئی راہوں پہ گامزن کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔

اور ہر دور میں ان کو زرخرید غلام بھی کثیر تعداد میں مل جاتے ہیں۔ جو عبدالدنیا

والدینار کا تاج سر پہ سجاتے اور انگریز غلامی کا پٹہ گلے میں ڈالنے کو ہی اپنی خوش بختی کا سامان سمجھتے ہیں۔

زمانہ قریب میں بھی اہل اسلام کی بیخ کنی کے لیے انگریزوں کی غلامی اور چند ٹکوں کی خاطر جنہوں نے دن فروشی میں کمال دکھایا ان میں سر سید احمد خان علی گڑھی (جو کہ خود کو کٹر وہابی کہتا تھا۔اور جس کا مقولہ مشہور ہے کہ وہابیوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) وہابی سادہ (۲) وہابی کریلا (۳) وہابی کریلا نیم چڑھا=اور موصوف یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میں تیسری قسم کا وہابی ہوں۔) مولوی اسماعیل دہلوی وہابی ﴿جس نے ہندوستان میں وہابیت کا بیج لگایا﴾ اور مرزا غلام احمد قادیانی سرفہرست ہیں۔

ان تینوں شخصیات نے اپنی اپنی جگہ پر پوری پوری نمک حلالی سے اہل اسلام میں دراڑیں ڈالیں۔ان تینوں کا مرکز چونکہ ایک تھا اس لیے ساری زندگی انہوں نے اپنے آقا (انگریز) کی اطاعت میں گزاری اور کبھی بھی ان کے مزاج کے خلاف کوئی حرکت ان شخصیات سے صادر نہ ہوئی۔

ہمارے دادا پردادا بتایا کرتے تھے کہ جب مرزا قادیانی منحوس نے اپنی غلاظت پھیلانی شروع کی تو گولڑے کی سرزمین سے اس کے خلاف علم جہاد بلند ہوا۔اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے فتاویٰ جات تو ہر اہل علم کو آج تک عقیدہ وایمان کی پختگی کا سامان مہیا کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ ہمارے اسلاف نے مرزائیت کے خلاف جو علمی اور عملی جہاد کیا اس پر تاریخ کے اوراق شاہد ہیں۔

مگر ظلم کی انتہاء دیکھیں کہ بمصداق ''چور مچائے شور چور چور'' جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح پڑھانے والے، اپنی برادری میں سے اسے رشتہ دینے والے،

اور نکاح پڑھا کر پانچ روپے لینے والے تھے، آج وہی لوگ سنی حنفی مسلمانوں کو مرزائیوں کے ساتھ ملانے لگے۔ اور سیالکوٹ کے ایک جاہل مولوی نے تو حنفیت و مرزائیت نامی کتاب تک لکھ دی اور اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ اس جاہل نے بھی اپنے بڑوں کی طرح جھوٹ وافتراء میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔

اس کتاب کے ذریعے اپنے چیلوں پر تو اس نے اپنا علمی تفاخر ظاہر کیا، مگر حقیقت یہ ہے کہ شیطان بھی اس کی اس شیطانی پر ہنستا ہوگا۔ مثال کے طور پر مولوی محمد علی جانباز جو کہ کسی مدرسے کے مہتمم بھی ہیں۔ انکی تقریظ میں ص ۲۴ پر لکھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزائیت کی سرکوبی کے لیے اپنا رسالہ ''اشاعۃ السنۃ'' وقف کر رکھا تھا۔

غالبًا اسی لیے مرزا غلام احمد کی کتاب براہین احمدیہ کو اس رسالہ میں صدی کا عظیم شاہکار اور مرزا صاحب کو بے نظیر عالم دین کہا تھا؟

هم نے سمجھا تھا کہ خلوت میں وہ تنہا ہونگے
جھک کے پردہ جو اٹھایا تو قیامت دیکھی

اور یہ بات تو آج تک مجھے بے چین کیے ہوئے ہے کہ جس محمد حسین بٹالوی کو مولوی اثری مرزائیت کے مخالفین میں شمار کرتا ہے۔

جب ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء میں مرزا صاحب نے پیر سید مہر علی شاہ صاحب کو تحریری مناظرے کا چیلنج کیا تھا تو بٹالوی صاحب اور مولوی عبدالجبار غزنوی صاحب کو خود مرزا صاحب نے منصف (جج، فیصل) منتخب کیا تھا۔ ان لوگوں کو منصف بنا کر مرزا صاحب کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے؟ اور مرزا صاحب کو انہی پر اتنا اعتماد کیوں تھا؟ اس فلسفے کی مجھے اب تک سمجھ نہیں آسکی، اگر اثری صاحب سے ہوسکے تو براہ

کرم میری اس پریشانی کو حل فرمادیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اس کتاب میں کوئی خاص دلیل یا علمی بات تو نہ تھی کہ علمائے اہلسنت اس کا جواب لکھتے مگر چند بد بخت لوگوں نے اس کتاب کے ذریعے عوام کو بہکانا شروع کر دیا۔ اور اس جھوٹ کو اتنے زور و شور سے پھیلانا شروع کیا کہ کچھ لوگ اسے سچ سمجھنے لگے۔

خدا بھلا کرے علامہ شبیر احمد رضوی صاحب کا کہ انہوں نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر اس فتنے کی سرکوبی کا ارادہ فرمایا، اور پھر کمال کر دیا، وہابیوں کو انہی کے شیشے میں انہی کا بدنما چہرہ دکھا دیا۔ اور علمائے اہلسنت پر لگائے گئے جھوٹے بہتانوں کا مدلل جواب دیا۔

اللہ پاک ان کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے اور علامہ شبیر احمد رضوی صاحب کی اس سعی جمیلہ کو شرف قبول عطا فرما کر علامہ صاحب کی نجات کا سبب بنائے۔ آمین

فقیر

محمد عرفان محمود چشتی قادری

خادم جامع مسجد عثمانیہ پسرور

۲۷ مارچ ۲۰۱۱ء بروز اتوار

تقریظ مبارک

استاذ العلماء حضرت علامہ

مولانا سید علی رضا شاہ صاحب

خطیب غوثیہ داروالی میانہ پورہ

سیالکوٹ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توڑیں گے ہر اک لات وہبل جھوٹے نبی کا
پابوس ہر اک مسجد ضرار کریں گے
سو بار بھی اگر ہم کو ملے زیست کی نعمت
قربان شہ کونین پہ ہر بار کریں گے
اس دور میں ہو جرم اگر عشق محمد ﷺ
اس جرم کا اقرار سر دار کریں گے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:

لایزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق

اس حدیث مبارکہ کے مطابق اسلامی تاریخ کے دور میں احقاق حق وابطال باطل کے لیے امت مسلمہ کا ایک طبقہ ہمیشہ برسر پیکار رہا ہے۔ جس دور میں جس طرح کے افراد شخصیات اور اداروں کی ضرورت ہوتی رہی، منشاء خداوندی سے وہ امت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے میدان عمل میں آتے رہے۔ ازلی بد بخت مرزا غلام احمد قادیانی کے پیدا کردہ

فتنہ قادیانیت کو ہی لے لیجیے جس دور میں علمی مباحثوں کی ضرورت تھی، اللہ تعالیٰ نے بلند پایہ مناظرین اہل سنت کو اس طرف متوجہ کیا، جن میں مولانا غلام دستگیر اور مولانا انوار اللہ خان جیسے اکابرین کے نام آتے ہیں اگر وقت کے ابلیس اور انگریز کے ایجنٹ کے ساتھ مباہلے کی ضرورت پیش آتی تو قدرت نے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی جیسی شخصیات کو اس کام پر لگا دیا۔ جب قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو قانوناً غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کا مطالبہ زیر بحث آیا تو قدرت نے علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی، اور مولانا عبدالستار خان نیازی جیسی ہستیوں کو چنا۔

اس طرح آج کا عظیم فتنہ وہابیت جن کا امتیازی نشان جھوٹ، فراڈ، دجل اور فریب ہے جو احناف کو قادیانیوں سے ملانے کے سعیٔ بے کار میں مصروف ہیں۔ انکی سرکوبی کے لیے اللہ تعالیٰ نے مولانا شبیر احمد رضوی جو کہ جامعہ نعمانیہ رضویہ کے فاضل ہیں کو فتنہ وہابیت کی سرکوبی کے لیے ہمت وافر عطا فرمائی۔

مولانا نے وہابیت کے چہرے سے نقاب الٹا نہیں بلکہ نوچ ڈالا، اپنے آہنی ہاتھوں میں قلم نہیں بلکہ منکر نکیر سے ایک گرز مستعار لیا، اس سے قصر وہابیت پر پہلی ضرب لگائی ''وہابی اہل حدیث نہیں'' اب قصر وہابیہ پر دوسری ضرب لگائی ''وہابیت و مرزائیت اور نجدیت و مرزائیت'' کس طرح ہم مسلک و ہم مشرب ہیں اس پر دلائل کے انبار لگا دیے اور طنز و تشنیع کے جو تیر مولانا نے وہابیت کے مقبرے کی طرف چلائے ہیں اس سے وہاں پر ہر متعفن لاش کا کلیجہ چھلنی ہے۔

کس قدر تعجب کا مقام ہے جن لوگوں نے مرزائیت کے راستے ہموار کیئے اور ایسے بکواسات کیئے کہ خدا چاہے تو آن واحد میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں محمد پیدا کر سکتا

ہے۔وہ آج تحریک ختم نبوت کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہیں۔ہمیں فخر ہے کہ ہمارے بزرگوں نے اس وقت ختم نبوت کے تحفظ کے لیے قلم اُٹھا جب ان لوگوں کو ختم نبوت کا معنیٰ تک نہیں آتا تھا۔

دعا ہے خالق و مالک مولانا شبیر احمد رضوی کو اپنے مشن پر استقامت عطا فرمائے اور دین حق کی مزید خدمت کی توفیق بخشے۔

مرزائیت دور ہوگی سنت صدیق سے
یہ فتنہ آخر دور ہوگا قتلِ زندیق سے

آخری میں نجدیوں کی خدمت میں یہی عرض ہے:

مصطفٰے سے عشق رکھ مرزا کا سودائی نہ ہو
دین حق پر رکھ یقین باطل کا شیدائی نہ ہو

سید علی رضا شاہ
صدر جانثاران ختم نبوت سیالکوٹ
صدر نعمانیہ علماء کونسل

تقریظ جمیل

فاضل جلیل، حضرت علامہ

مولانا قاری فاروق الٰہی نقشبندی مجددی

فاضل جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔اما بعد فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم،بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذات باری تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ تمام تعریفوں کے لائق ہے۔اور ہزاروں درودوسلام حضور سید خیر الانام، سید المرسلین، سید العالمین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، احمد مجتبیٰ، حضرت محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کی ذات کریمہ پر۔

اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ دہریت، نجدیت، وہابیت، غیر مقلدیت اور مرزائیت غرض بدمذہبیت طرح طرح کے روپ میں پھیل رہی ہے۔ان کی کتابیں بہت ہی کم قیمت پر یا مفت مل جاتی ہیں۔اور ہمارے بھائی ان کو پڑھ کر گمراہ ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ ایسے لوگوں کے غلط نظریات اور غلط پرپیگنڈے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے۔ہمارے بزرگوں نے بڑی جدوجہد کے ساتھ ان کا منہ توڑ جواب دیا۔اور اب ہمارے فاضل دوست علامہ شبیر احمد رضوی صاحب نے ایسے ہی لوگوں کے خلاف اپنا قلم اُٹھایا ہے۔

موضوع کی نزاکت واہمیت کی پیش نظر اس موضوع پر علماء نے بکثرت کتابیں

لکھیں ہیں۔ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے اسی جذبہ کے پیش نظر علامہ شبیر احمد رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اس نازک موضوع پر قلم اُٹھایا اور محنت شاقہ کے بعد نہایت آسان الفاظ و پرایہ میں اس موضوع پر زیر نظر عظیم اور جمیل کتاب تحریر فرمائی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس موضوع پر قلم اُٹھانا نہایت ہی دشوار اور کٹھن کام ہے لیکن علامہ شبیر احمد رضوی صاحب نے اس کام کو بڑی محنت سے پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ میں حضرت علامہ صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، کہ انہوں نے بہت عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے جس سے تمام لوگوں کو بہت فائدہ حاصل ہوگا۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ عزوجل حضرت علامہ مولانا شبیر احمد رضوی صاحب کو اسلام اور سنیت کی طرف سے بہترین جزائے خیر عطائے فرمائے اور اللہ تعالی دنیا و آخرت میں عظیم سے عظیم تر جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور علامہ صاحب کے علم و عمل اور عمر میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اس کتاب کو ہمارے لیے نفع بخش بنائے، اور اسے ہدایت کا ذریعہ بنائے اور ان کے قلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

الفقیر

قاری فاروق الٰہی نقشبندی مجددی

❀❀❀❀❀

ابتدائیہ

نحمد ونصلی علی رسوله الكريم اما بعد بسم الله الرحمٰن الرحيم

ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا

لیجئے قارئین کرام! آپ کی انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں، بڑی پریشانیوں اور تکلیفوں کے درمیان اس کتاب کی طباعت ہو رہی ہے۔ ''وہابی اہلحدیث نہیں'' بجواب ''ہم اہلحدیث کیوں ہیں'' ۲۰۰۷ء کو چھپ کر منظر عالم پر آگئی تھی، پھر دوسری کتاب ''نجدیت اور مرزائیت'' بجواب ''حنفیت اور مرزائیت'' شروع کردی۔ لیکن غالباً ابھی چند ہی صفحات لکھے ہوں گے کہ بعض پریشانیوں میں ایسا جکڑا گیا کہ لکھنا تو بڑی دور کی بات ہے لکھنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکا۔ زمانہ طالب علمی کے آخری دن تھے۔ اُدھر مقدمات کی ایسی بوچھاڑ ہوئی کہ کبھی تھانوں کے چکر، کبھی کچہری کے چکر، یہاں تک کہ کئی بار مجھ پر قاتلانہ حملے اغوا کی کوشش اور پھر گیارہ دن تک جیل رہنا پڑا۔ اب ان دوستوں کو کیا بتاؤں کہ جنہوں نے زمانہ طالب علمی گزارا ہے کہ ایسے حالات میں کس طرح کچھ لکھا جاسکتا تھا۔ لیکن ان ساری پریشانیوں کے باوجود ۲۰۰۸ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ سے تحصیل علم سے فراغت حاصل کی اور مقدمات اور بعض ان دشمنوں کا مقابلہ کرتا رہا جو خواہ مخواہ میرے گلے پڑ گئے تھے۔ ان ساری پریشانیوں کے باوجود کبھی کبھار ایک آدھ صفحہ لکھتا رہا۔ اور اب آج کی تاریخ تک الحمدللہ تمام مقدمات وغیرہ ختم ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مخالفین کو ہدایت عطا فرمائے۔ اب ایسے حالات رہے کہ لکھنا مشکل تھا لیکن اسی دوران میرے بزرگوں کی بھی مجھ پر

بڑی نظر رہی، جب آخر ۲۰۰۷ء کو یا ابتداء ۲۰۰۸ء کو اس کتاب کی ابتداء کی، تو بسم اللہ شریف لکھوانے کے لیے حضور شیخ الحدیث، اُستاذی المکرم، علامہ حافظ القاری غلام حیدر خادی مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے عرض کیا کہ حضور آپ اس کتاب پر بسم اللہ تحریر فرمادیں تو آپ نے گفتگو کیے بغیر کتاب پر بسم اللہ شریف تحریر فرمادی، میں جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ کی لائبریری میں جا کر بیٹھ کر لکھنے لگا ابھی چند سطریں ہی لکھنے پایا تھا کہ حضور شیخ الحدیث مدظلہ نے اچانک طلب فرمایا، میں حاضر ہوا تو فرمانے لگے جس پر بسم اللہ تحریر کی ہے اس صفحہ کو لاؤ، میں نے وہ صفحہ پیش کیا تو آپ نے بسم اللہ شریف کے ساتھ رب یسر ھذا الکتاب وغیرہ کے الفاظ زائد فرمادیے، لیکن بعد میں جب پریشانیوں میں گھرا تو کم وبیش چار سال کا عرصہ گزر گیا اور پھر وہ پریشانیاں بھی ختم ہوئیں اور کتاب کی تالیف بھی ہوگئی، تو میں سوچنے لگا کہ دوران مصائب سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ کتاب مکمل ہوگی، لیکن آپ کا یہ لکھنا کہ اے اللہ! اس کو آسان فرما، اُسی کی برکت ہے۔ اور یہاں پر مجھے ایک نہایت ہی بابرکت خواب یاد آیا جو اس کتاب کی تالیف کے دوران دیکھا، وہ بھی آپ احباب کے حضور پیش کرتا ہوں اور چند ضروری باتیں لکھ کر اجازت چاہوں گا۔

حضرت مناظر اہل سنت علیہ الرحمۃ کی زیارت:

غالباً ۲۲ مئی ۲۰۰۹ء جمعۃ المبارک کی صبح فجر کی نماز پڑھنے کے بعد سو گیا تو میں نے حضرت مناظر اہلسنت علامہ محمد ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمۃ کی خواب میں زیارت کی اور دیکھا کہ ایک بہت بڑا دار العلوم ہے اس میں حضرت مناظر اہلسنت بیان فرمانے

لگے، ابھی ابتداء ہی تھی کہ میں نے اپنے دیرینہ دوست علامہ قاری محمد فاروق الہی نقشبندی صاحب جن کے ساتھ فقیر نے کریما سے بخاری شریف تک تمام زمانہ طالب علمی گزارا ہے کو کہا کہ حضرت مناظر اہلسنت بہت طویل وعظ فرماتے ہیں چلو باہر جا کر چائے پی کر آتے ہیں۔ہم گئے جب ہم واپس آئے تو دیکھا کہ حضرت مناظر اہلسنت خطاب فرما رہے ہیں۔کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ سوئے ہوئے تھے آپ نے جو سوئے سوئے تھے ان کو جھنجوڑ کر کہا اُٹھ کر بیٹھو، جب سارے اُٹھ کر بیٹھ گئے تو میرے دل میں خیال آیا کہ ابھی بیان جاری رکھیں گے لیکن جب سارا مجمع اُٹھ کر بیٹھ گیا تو آپ نے خطاب کو ختم کر دیا اور دار العلوم سے باہر نکلے تو کتابوں کی گٹھری آپ کے پاس تھی۔مجھے فرمایا کہ اندر سے کوئی طالب علم بلاؤ یہ کتابیں اس جگہ پر جہاں میں نے خطاب کرنا ہے وہاں تک چھوڑ آئے، فقیر رضوی نے کہا حضور یہ کتابیں میں اُٹھا کر وہاں چھوڑ آتا ہوں، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، ابھی تھوڑا سا چلے تو سامنے ایک پانی کا نل آیا، حضور مناظر اہلسنت علیہ الرحمۃ نے مجھے حکم فرمایا کہ آپ نل چلاؤ میں نے وہ نل چلایا تو آپ نے پانی نوش فرمایا، پھر میں پانی پینے لگا تو فوراً آپ نے نل چلانا شروع کر دیا جوں ہی آپ نے نل چلایا تو اور بھی کئی لوگ آ گئے پانی پینے کے لیے، مجھے خواب ہی میں غصہ آیا کہ عالم دین اور بزرگ ہیں، وہ نل چلا رہے ہیں اور لوگ پانی پی رہے ہیں ان میں سے کوئی کیوں نل نہیں چلاتا، میں جلدی سے نل کے قریب پہنچا اور کہا حضور آپ رہنے دیں میں نل چلاتا ہوں، آپ نے چھوڑا میں نے چلانا شروع کیا تو کافی لوگوں نے پانی پیا جب سارے پانی پی چکے تو میں نے پھر کتابوں کو سر پر اُٹھایا، اور اب ساتھ ہاتھ میں فروٹ بھی آ گیا، یہ پتا نہیں کہاں سے آیا، پہلے میرے پاس نہ تھا، جب پھر سفر شروع

کیا تو میں نے حضور مناظر اہلسنت علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ حضور میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس نام ''وہابی اہلحدیث نہیں'' ہے آپ کو پیش کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے دے دینا میں نے کہا کہ حضور میں وہ کتاب آپ کے پاس لے کر آؤں گا۔ اگر آپ نہ ملے تو کس کو دوں، میرے دل میں خواب ہی میں آیا کہ فرمائیں گے فلاں کو دے دوں، اگر میں نہ ملا تو (اس شخص کا نام اب بھی یاد ہے لیکن مصلحتاً ان کی جگہ فلاں لکھا ہے۔ رضوی) تو فرمانے لگے کہ اگر میں نہ ملا تو کسی نیک آدمی کو دیکھ کر دے آنا۔

مکمل اس خواب کی تعبیر تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی جانتے ہیں لیکن جو فقیر کی سمجھ میں بات آئی کہ جو کام میں نے کیا ہے اور کر رہا ہوں اس سے بزرگ راضی ہیں اور اس وقت مصائب میں تھا یہ نہ سوچا تھا کہ آگے کوئی کام ہوگا لیکن میرے ذہن میں بات آئی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مناظر اہلسنت علیہ الرحمۃ کی طرز پر مزید کام کرنے کی توفیق دے گا اور پھر ماشاء اللہ یہ کتاب مکمل ہو گئی ہے۔

دوستوں کی یاد دہانی:

اب جب سے ''وہابی اہلحدیث نہیں'' کتاب چھپی اس میں فقیر رضوی نے کہا کہ اس کے بعد ''حنفیت اور مرزائیت'' کا رد ہم لکھیں گے۔ دوست احباب یاد دہانی کراتے رہے، خصوصاً بہاولنگر سے ایک دوست محمد اسلم شاکر صاحب جو اس قدر اسرار اور یاد دہانی کراتے اور فون کرتے رہے کہ صحیح بات ہے کہ بار بار کہتے کہ ابھی اس کا جواب اور رد مکمل نہیں ہوا، شرمندگی ہونے لگی اور بالآخر وہ کتاب جس کا دوستوں کو انتظار تھا، مکمل ہو گئی۔

آخر میں اپنے نہایت ہی مخلص دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے فقیر رضوی کے ساتھ ہر حوالے سے تعاون فرمایا، خصوصا محترم ڈاکٹر فیض الرسول صاحب، ڈاکٹر محمد مدثر صاحب، ڈاکٹر محمد امتیاز صاحب اور چوہدری محمد ریاض صاحب آف منڈیر خورد، انہوں نے ہر حوالے سے تعاون فرمایا اور فقیر رضوی یہ کتاب مکمل کرنے کے قابل ہوا۔اللہ تعالی سب کو جزائے خیر دے۔آخر میں چند ضروری اور اہم باتوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔

چند ضروری گذارشات:

یہ ہیں کہ ہم نے جواب دیتے وقت ان ہی باتوں کا جواب دیا ہے جن کو ہم نے قابل جواب سمجھا ہے۔اور جو باتیں اور کتابیں ہمارے نزدیک قابل اعتبار اور قابل جواب نہیں، ان کا جواب ہم نے نہیں دیا۔خصوصا تذکرہ غوثیہ، تذکرۃ الاولیاء، سیرت محبوب ذات، وغیرہ، ان کتابیں کا رد تو خود ہمارے بزرگوں سے ثابت ہے اگر کوئی صاحب غیرت ہمت کرکے اور ان کتابوں کو تو ثابت کردے، تو ہم اپنی بات کا ثبوت پیش کردیں گے اور فریق مخالف سے بھی یہی کہیں گے کہ ہمارے مسلمات میں سے حوالے پیش کریں۔خصوصا سیرت محبوب ذات کو تو خود صاجزادہ ڈاکٹر مسعود صاحب نے کہا کہ ہماری اجازت کے بغیر اور اضافہ کے ساتھ چھپی ہے، جس کے ہم ذمہ دار نہیں اور ایک ایڈیشن کے بعد ہم نے چھاپنا بھی روک دیا ہے اور دوسرے ایڈیشن میں یہ ساری قابل اعتراض باتوں کو نکال دیا ہے اور وہ کتاب بھی فقیر رضوی کو عطا فرمائی۔

بہرطور اللہ تعالی میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور میرے تمام اساتذہ کو بھی

جزائے خیر دے کہ جن کی وجہ سے آج دین کی خدمت کی توفیق ہوئی، خصوصاً استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا خاور حسین نقشبندی مدظلہ جن سے فقیر رضوی نے شرح ملا جامی کے علاوہ تقریباً تمام صرف ونحو کی کتابیں پڑھی، آپ میرے استاد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دوستانہ شفقت بھی فرماتے ہیں اور مشکلات اور مصائب میں بڑی شفقت ومہربانی فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل میں مزید برکتیں فرمائے اور آپ کے طفیل مجھے مزید دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعائے رضوی:

اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں بدمذہبوں کا رد بھی کروں اور نیک عمل کرتے ہوئے زندگی گزاروں۔ اور دوسروں کی اصلاح کا سبب بھی بنوں۔

اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو میرے لیے، میرے والدین واساتذہ وجملہ احباب کے لیے ذریعہ نجات کا سامان بنائے۔ آمین

شبیر احمد رضوی

امیر ادارہ فیضان القرآن سیالکوٹ

فاضل جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ

مستقل رہائش: قاضی چک متصل اگوکی تحصیل وضلع سیالکوٹ

۱۳ اپریل ۲۰۱۱ء، ۹ جمادی الاول ۱۴۳۲ھ بروز بدھ بعد نماز مغرب

0321-6183860

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رب یسر ھذا الکتاب ولاتعسر ھذا الکتاب وتمم بالخیر وبک

نستعین، نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

مقدمہ

کافی عرصہ پہلے ایک کتاب مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھی تھی جس کا نام ''وہابیت ومرزائیت'' ہے۔ حضرت مناظر اسلام علیہ الرحمۃ نے وہابیت ومرزائیت میں وہابیوں اور مرزائیوں کا آپس میں تعلق بیان فرمایا تھا اور وہابیوں کا مرزائیوں کو مسلمان تسلیم کرنا اوران کے پیچھے نماز پڑھنا اور ایسے فتاویٰ جات کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے اس کو لکھ کر بتایا تھا کہ مرزائیوں کے ساتھ ان کا تعلق کیا ہے پھر ان باتوں کو تسلیم کرنے کی بجائے وہابیوں نے مولوی عبدالغفور صاحب اثری سے اس کتاب کا جواب لکھوایا۔ جس میں دور دور تک مناظر اسلام علامہ محمد ضیاء اللہ قادری کے دلائل کو چھوا تک نہیں۔ کتاب کا نام حنفیت اور مرزائیت رکھا گیا۔ پھر علامہ محمد ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمۃ نے ''کھلا خط'' میں وہابیت ومرزائیت کتاب کی مکمل سرخیوں کو لکھا کہ اس کا جواب کس صفحہ پر دیا گیا ہے، اگر ہے تو وہ صفحہ پیش کریں۔

قارئین خود ملاحظہ فرمالیں۔ کہ کیا یہ وہابیت ومرزائیت کا جواب ہے؟ اگر جواب ملاحظہ کرنا ہو تو علامہ محمد ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمہ کی کتابیں جو وہابیت کے جواب

میں ہیں۔ان کو ملاحظہ فرمائیں مثلاً: قصر وہابیت پر بم، گیارھویں شریف اور راقم الحروف، شبیر احمد رضوی کی کتاب وہابی اہلحدیث نہیں بجواب ہم اہلحدیث کیوں ہیں۔ مناظر اہلسنت علامہ ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب کی کتاب یا ''کیا جشن میلادالنبی غلو فی الدین ہے''، علامہ کاشف اقبال مدنی صاحب کی کتاب علمی محاسبہ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں کہ جواب کیسا ہوتا ہے اور پھر یہ کتاب جو ہم حنفیت اور مرزائیت کے جواب میں تحریر کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر عنایت سے ہمارے جواب دیکھو اور ایسا جواب ہونا چاہیے۔

ایک تو اثری نہ کورنے وہابیت ومرزائیت کے جواب کو چھوا نہیں اور دوسرے نمبر پر اکثر ایسی کتابیں بطور حوالہ پیش کی ہیں جن کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس کتاب میں ہم اس بات کی خوب وضاحت کریں گے

بہرحال حنفیت اور مرزائیت کتاب نو باب پر مشتمل ہے۔

تصدیر مولوی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب نے لکھی ہے۔

تقدیم مولوی حافظ ساجد میر صاحب نے لکھی ہے۔

پیش لفظ میں جناب مولوی جانباز صاحب نے گل کھلائے ہیں۔

اور باعث تالیف جناب عبدالغفور صاحب اثری مصنف کتاب ہذا نے تحریر کیا ہے۔

بہرحال ہم تصدیر، تقدیم، پیش لفظ اور باعث تالیف میں قابل جواب باتوں کو مقدمہ ہی میں تحریر کرکے ان کے جواب دیں گے۔ (بعونہٖ تعالیٰ)

مولوی اسمٰعیل صاحب کا جھوٹ

تقدیر میں مولوی اسمٰعیل اسد صاحب لکھتے ہیں:

صد حیف ہے ارباب تقلید پر کہ کلمہ تو خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے اور فرمان پیغمبر کی موجودگی میں بات اپنے امام و مقتدا کی مانتے ہیں۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۱۳)

فرمان پیغمبر کی موجودگی میں بات اپنے امام و مقتدا کی مانتے ہیں اس کا جواب تفصیلی تو انشاءاللہ تعالٰی کسی اور جگہ پر دیں گے یہاں پر اس کے جواب میں صرف لعنة اللہ علی الکاذبین ہی کہیں گے۔ ہم صرف اُوپر والی عبارت کی طرف توجہ کرانا چاہتے ہیں کہ اسد صاحب لکھتے ہیں: صد حیف ہے ارباب تقلید پر کہ کلمہ تو خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے ہیں۔

جناب مولوی اسمٰعیل اسد صاحب یہ بات اثری صاحب کو بھی بتانی تھی کہ کلمہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے ہیں اگر اُن کو آپ بتاتے تو وہ حنفیت اور مرزائیت کتاب تحریر نہ کرتے آپ نے ان کو بتایا نہیں یا جان بوجھ کر اثری صاحب کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر گئے ہیں کہ جو کلمہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھے اس کا مرزائیت کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

اس بات پر اسد صاحب کو اور اثری صاحب کو مشورہ کرنا چاہیئے تھا۔ باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں امام و مقتدا کی بات مانتے ہیں یہ اُن کی بات جھوٹ اور ایسا جھوٹ کہ دن کو رات کہنے والی بات ہے۔

مولوی اسد صاحب اگر جھوٹ نہ بولیں تو ان سے سوال:

اسد صاحب لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ بھلا کرے ہمارے دوست مولانا عبدالغفور اثری صاحب کا جنہوں نے وہابیت اور مرزائیت کے جواب میں حقیقت حال کی کشافی کرتے ہوئے حنفیت اور مرزائیت کے نام سے معلومات کا قیمتی اور مدلل ذخیرہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ (حنیفت اور مرزائیت ص ۱۴)

آپ فرماتے ہیں کہ ''وہابیت اور مرزائیت کے جواب میں'' کیا آپ نے تصدیر لکھنے سے پہلے وہابیت ومرزائیت کا مطالعہ کیا تھا؟۔

اگر نہیں دیکھا تھا تو آپ نے یہ کیوں لکھا کہ وہابیت ومرزائیت کا جواب ہے۔ اگر آپ نے وہابیت ومرزائیت کو دیکھا تھا۔ اور اس کے بعد حنفیت اور مرزائیت کو دیکھا تھا تو کیسے آپ نے وہابیت ومرزائیت کا جواب سمجھ لیا؟

اگر واقعی آپ حنفیت اور مرزائیت کو وہابیت ومرزائیت کا جواب سمجھتے ہیں تو بتائیں کہ مولوی ساجد میر صاحب نے تقدیم میں مولوی محمد علی جانباز نے پیش لفظ میں، اور مولوی عبدالغفور اثری نے باعث تالیف بلکہ پوری کتاب میں یہ کیوں نہ کہا اور ایک جگہ بھی ان تینوں نے نہ لکھا کہ یہ وہابیت ومرزائیت کا جواب ہے۔

بتائیں اگر مصنف اس کتاب کو وہابیت ومرزائیت کا جواب سمجھتے تو کسی جگہ پر لکھتے کہ یہ وہابیت ومرزائیت کا جواب ہے۔

مصنف صاحب اور دوسرے حضرات یعنی مولوی محمد علی جانباز اور ساجد میر صاحب نے یہ کیوں نہ لکھا کہ یہ وہابیت ومرزائیت کا جواب ہے، ان تینوں کے ذہن

میں بھی یہ بات نہ تھی جو آپ نے ارشاد فرمادی۔اس کی وجہ اگر جھوٹ نہ بولیں تو ارشاد فرمادیں۔عین نوازش ہوگی۔

بہرحال رضوی تصدیر تقدیم اور پیش لفظ کو پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ تینوں نے حنفیت اور مرزائیت کو دیکھا تک نہیں اور خاص کر اسد صاحب انہوں نے وہابیت و مرزائیت کو بھی نہیں دیکھا بس عقل کی تقلید کرتے ہوئے اور اثری صاحب کی کتاب پر تصدیر لکھتے ہوئے خوشی سے باچھیں کھل گئی ہوں گی کہ اب کتاب میں میرا بھی نام آئے گا۔یہ سوچتے ہوئے اندھا دھند قلم چلا دیا ہوگا ورنہ یہ صاحب اس قابل معلوم نہیں ہوتے کہ کسی کی کتاب پر تصدیر لکھ سکیں۔

تقدیم ساجد میر کی:

ساجد میر صاحب لکھتے ہیں:

قادیانی و لاہوری مرزائیوں کی فتنہ سامانیوں اور دسیسہ کاریوں کا پردہ چاک کرنے والے نامور اہل حدیث علماء میں بالخصوص حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری اور حضرت مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کی کاوشیں اور علمی جدوجہد تاریخ کا حصہ ہیں۔(حنفیت اور مرزائیت ص ۱۵)

مولوی ساجد میر صاحب اگر ایسا ہو تو ہمیں خوشی ہے لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہے وہ اس لیے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے ہم سبق تھے براہین احمدیہ پر تقریظ لکھی، اپنے رسالے اشاعۃ السنہ میں براہین احمدیہ کو بہترین عمدہ کتاب قرار دیتے ہوئے اس کی تعریف کی مرزا قادیانی کے نکاح میں شریک ہوئے بلکہ

رشتہ خود کروایا۔ مرزائیوں کو عدالت میں کافر کہنے سے گریز کیا اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہونے کا فتویٰ دیا۔

کیا یہ اُن کی علمی اور عملی جدوجہد ہے جو تاریخ کا حصہ ہے اگر مولوی ساجد میر صاحب ہمیں ان حوالوں کے بارے میں للکاریں تو ہم اس کا مکمل ثبوت پیش کر دیں گے۔ ہے کوئی وہابی مولوی جرأت کرنے والا جو ان باتوں کو جھٹلائے۔

بہر حال اثری صاحب کی کتاب پر مولوی حافظ ساجد میر صاحب نے تقدیم لکھی ہے شاید ان کا خون جوش میں آئے ہم انتظار کریں گے۔ کہ شاید اثری صاحب جواب دیں۔ لیکن اثری صاحب سے جواب کی اُمید فضول نظر آتی ہے۔

مولوی ساجد میر صاحب کی صریح گپ:

میر صاحب تقدیم لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ گمراہی سے بچیں گے وہ جو کتاب وسنت پر کاربند ہوں اور تقلید کے متعصب حامی اس کے مقابلہ میں کہیں کہ گمراہ ہوتے ہی وہ ہیں اور کرتے ہی وہ ہیں جو مسلک کتاب وسنت کو اپنانے والے اور اُس کے داعی ہوں۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۱۶)

مولوی حافظ ساجد میر صاحب کس ذمہ دار عالم نے یہ الفاظ کہے ہیں اگر ساجد میر صاحب یہ الفاظ کسی کتاب سے ہمیں دکھا دیں کہ یہ آپ کے فلاں ذمہ دار عالم کے الفاظ ہیں اور فلاں کتاب میں لکھے ہوئے ہیں ہم ساجد صاحب کو وہی کتاب اور اس سے دس گناہ زیادہ رقم انعام میں دیں گے۔

اگر نہ دکھا سکیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ الفاظ مولوی ساجد میر صاحب کسی کتاب سے ہرگز نہیں دکھا سکتے۔ ساجد میر صاحب لعنة الله على الكاذبين کا تعویز بنا کر اپنے گلے میں ضرور ڈالیں۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈریئے کہ دنیا اکٹھی کرنے کے لیے صریح گپ ہانکنے سے گریز نہیں کرتے۔

اثری صاحب! ایسے آدمی سے تقدیم لکھوائی ہے جو بے سروپا باتیں لکھے۔

مزید کذب بیانی:

میر صاحب رقم طراز ہیں کہ مگر تقلید پسندوں اور فرقہ نوازوں کو اس بات کی کیا پروہ کہ ان کا مفروضہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے صریحاً خلاف ہے انہوں نے اس کے اثبات کے لیے جہاں اور محاذ اور مزید مفروضات اور کذب بیانیوں کا سہارا لیا وہاں یہ بے اصل و بے بنیاد دعویٰ بھی کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی مسلک کتاب وسنت کا پابند اور اہل حدیث تھا۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۱۶)

میر صاحب ثابت کریں:

مولوی ساجد میر صاحب ثابت کریں کہ کس مولوی صاحب عالم صاحب شیخ الحدیث یا شیخ القرآن صاحب نے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی مسلک کتاب وسنت کا پابند تھا۔

اور اگر کسی نے اہلحدیث لکھا بھی ہو تو اس وجہ سے وہابیوں سے اس کے سارے عقائد ملتے ہیں بلکہ سیرت المہدی جلد ۲ صفحہ ۴۹ میں لکھا ہے کہ اگر عقائد و تعامل کے لحاظ سے دیکھیں تو آپ کا طریقہ حنفیوں کی نسبت اہل حدیث سے زیادہ ملتا جلتا

ہے۔(سیرت المہدی ج ۲ ص ۴۹)

باقی رہا یہ معاملہ کہ دعویٰ بھی کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی مسلک کتاب وسنت کا پابند۔۔۔۔

یہ ساجد میر صاحب کی کذب بیانی ہے اگر یہ سچ ہے تو ساجد میر صاحب یہ الفاظ اور دعویٰ ثابت کریں۔

اثری صاحب! آپ بھی زور آزمائی کر لیں کہیں آپ یہ نہ کہہ دینا کہ مجھے نہیں کہا گیا ورنہ میں اس طرح کر دیتا اور اُس طرح کر دیتا۔ بلکہ دونوں بھائی مل کر زور لگاؤ اور وقت بچاؤ اور جلدی ارشاد فرماؤ ورنہ اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔

اثری صاحب کی سعادت۔۔۔یا۔۔۔؟:

اثری صاحب کے متعلق مولوی حافظ ساجد میر صاحب ارشاد فرماتے ہیں:
اب یہ سعادت ہمارے فاضل دوست حضرت مولانا عبدالغفور اثری کے حصہ میں آئی ہے۔(حنفیت اور مرزائیت ص ۱۶ تا ۱۷)

اثری صاحب اور دیگر مولوی صاحبان نے اس کتاب میں جو کذب بیانیاں فرمائی ہیں کچھ مثالیں آپ دیکھ چکے اور مزید آگے آ رہی ہیں۔(انشاء اللہ تعالیٰ)

اور میر صاحب اس کو سعادت فرما رہے ہیں۔ کیسی سعادت ہے۔ سبحان اللہ ایک سے بڑھ کر ایک جھوٹ بولا گیا ہے۔ اگر یہ سعادت ہے تو شقاوت کس بلا کا نام ہے۔

مولوی محمد علی جانباز کا پیش لفظ:

مولوی محمد علی صاحب جانباز نے اکثر وہی باتیں اور حوالے دیئے جو جناب مولوی عبدالغفور صاحب اثری خطیب فتح گڑھ سیالکوٹ نے دیئے۔ کچھ حوالے اور باتیں ہم یہاں لکھیں گے اور ان کا جواب دیں گے اور باقی پہلے باب کے ضمن میں جو اثری صاحب نے حوالے دیئے ہیں ان کے ضمن میں ہم جواب دیں گے۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

مولوی محمد علی جانباز صاحب نے جو مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف، اس نے جو جو دعویٰ کیا اور اس کے جو حالات زندگی بیان کیئے اکثر وہی باتیں اور حوالے ہیں جو اثری صاحب نے اپنی کتاب کے اندر درج کیئے ہیں۔ اس سے یہ بات بخوبی معلوم کی جاسکتی ہے۔ کہ مولوی جانباز صاحب نے اثری صاحب کی کتاب کو دیکھے بغیر پیش لفظ لکھا ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب اور مرزا قادیانی کا لوگوں کو اُلو بنانا:

جانباز عنوان قائم کرتے ہیں ''مرزا قادیانی کا مولانا محمد حسین بٹالوی کے ساتھ مناظرہ''۔ اس واقعہ کو مولوی محمد علی صاحب جانباز نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ مناظرہ حنفی مقلدوں کی مشہور کتاب ترک تقلید کے بھیانک نتائج صفحہ ۴۷ تا ۴۸ فتویٰ امام ربانی بر مرزا غلام احمد قادیانی ص ۳۵ میں بحوالہ مجدد اعظم ج ۲ ص ۱۳۴۳ میں مذکور ہے اس کے علاوہ سیرت المہدی حصہ دوم ص ۹۱، اور حیات طیبہ ص ۴۰، ۴۱ میں بھی مذکور ہے۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۲۰)

مولوی جانباز صاحب یہ واقعہ ان ساری کتابوں کے حوالہ سے لکھتے ہیں اور

جناب اثری صاحب ان میں سے تین کتابوں کا حوالہ دیتے ہیں۔ مجدد اعظم ج ۲ ص ۱۳۴۳، سیرت المہدی حصہ دوم ص ۹۱، اور حیات طیبہ ص ۴۰، ۴۱، اور پھر تینوں کتابوں میں جو واقعہ لکھا ہے اس کو تین مرتبہ تحریر کیا ہے اور ایک مرتبہ مولوی محمد علی صاحب جانباز نے اس واقعہ کو لکھا، مکمل یہ واقعہ چار مرتبہ لکھا گیا۔ اللہ جانے یہ اُستاد شاگرد اس سے کیا تاثر دینا چاہتے ہیں یا مل ملا کر کتاب کا حجم بڑھانا چاہتے ہیں یا مولوی محمد علی جانباز صاحب نے واقعہ تحریر کیا اور اثری صاحب کو اس پر اعتبار نہیں یا اثری صاحب نے واقعہ لکھا اور جانباز صاحب کو اس پر اعتبار نہیں یا دونوں نے ایک دوسرے کی تحریر کو دیکھا نہیں۔

دونوں اُستاد شاگرد شاید اس واقعہ سے جو ثابت کرنا چاہتے ہیں ذرا دیکھیں کیا وہی اس سے ثابت ہوتا ہے یا مولوی محمد حسین صاحب اور مرزا قادیانی نے لوگوں کو اُلو بنانے کی کوشش کی ہے ہم وہ واقعہ جو جانباز صاحب نے لکھا ہے اس کو تحریر کریں گے۔ پھر اس پر اپنا کچھ تبصرہ پیش کریں گے اور فیصلہ عوام پر چھوڑیں گے۔ لیجئے واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔ مولوی محمد علی صاحب جانباز لکھتے ہیں:۔

مرزا قادیانی کا مولانا محمد حسین بٹالوی کے ساتھ مناظرہ:

۱۸۶۸ یا ۱۸۶۹ کا واقعہ کہ پنجاب میں اہلحدیث کی شدید مخالفت تھی۔ جس مسجد کے ملاں کو پتہ لگتا کہ اس میں کسی اہلحدیث نے نماز پڑھی ہے بعض اوقات اس کا فرش تک اکھڑوا دیتا یا دھلوا دیتا ہے۔ جب مولانا محمد حسین بٹالوی مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی سے نئے نئے تحصیل علم کر کے واپس بٹالہ آئے تو عوام مسلمانوں میں ان کے

خلاف شدید جذبات پائے جاتے تھے چنانچہ اسی دوران بٹالہ کے حنفیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ حنفی اور وہابی (اہلحدیث) مسائل پر مناظرہ کے لیے پیش کیا جس میں مرزا قادیانی کو ذلت آمیز شکست فاش ہوئی سامعین نے دیوانہ وار شور مچادیا ہار گئے ہار گئے۔

حنفیت اور مرزائیت صفحہ ۲۰ بحوالہ ترک تقلید کے بھیانک نتائج ص ۴۷، ۴۸، فتوئ امام ربانی بر مرزا غلام احمد قادیانی ص ۳۵ میں بحوالہ مجدد اعظم ج ۲ ص ۱۳۴۳ میں مذکور ہے اس کے علاوہ سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۹۱، اور حیات طیبہ ص ۴۰، ۴۱ میں بھی مذکور ہے۔

یہی واقعہ جناب اثری صاحب نے موخر الذکر تین کتابوں کے حوالہ سے تین مرتبہ مختلف الفاظ کے ساتھ لکھا ص ۶۰، ۶۱، ۶۲۔

اب وہی واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

مرزا بشیر احمد قادیانی، مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے:

ایک دفعہ قبل دعویٰ مسیحیت لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مقابلہ میں بعض حنفی اور وہابی مسائل کی بحث کے لیے بلایا اور ایک بڑا مجمع لوگوں کا اس بحث کے سننے کے لیے جمع ہوگیا اور مولوی محمد حسین نے ایک مرتبہ تقریر کر کے لوگوں میں ایک جوش کی حالت پیدا کردی اور وہ حضرت صاحب کا جواب سننے کے لیے ہمہ تن انتظار ہو گئے مگر حضرت صاحب نے سامنے سے صدرف اس قدر کہا کہ اس وقت کی تقریر میں مولوی صاحب نے بیان کیا ہے اس میں مجھے کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی۔

کہ قابل اعتراض ہو اس لیے میں اس کے جواب میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ کیونکہ میرا مقصد خواہ مخواہ بحث کرنا نہیں بلکہ تحقیق حق ہے۔آپ کے جواب میں نے جو مایوسی اور استہزا کی ہر سولوگوں کے اندر پیدا ہوگئی وہ ظاہر ہے۔مگر آپ نے حق کے مقابلہ میں اپنی ذاتی شہرت و نام و نمود کی پرواہ نہیں کی اور ڈر گئے، بھاگ گئے، ذلیل ہو گئے، اور طعن سنتے ہوئے وہاں سے اٹھ آئے مگر خدا کو اپنے بندے کی یہ سنت جو اس کی خاطر اختیار کی گئی تمام فتحوں سے زیادہ پیاری ہوئی اور ابھی ایک رات بھی اس واقعہ پر نہ گزری تھی کہ اس نے اپنے بندے کو الہام کیا کہ خدا کو تیرا فعل بہت پسند آیا اور وہ تجھے عزت اور برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۹۱،۹۲)

حنفی وہابی مسائل میں مناظرہ یا ڈرامہ:

اگر رفع یدین پر بٹالوی تقریر کرتے مرزا صاحب اگر حنفی ہوتے تو اس کا جواب دیتے، آمین بالجہر پر تقریر کرتے تو جواب دیا جاتا، اگر فاتحہ خلف الامام پر بات ہوتی تو جواب دیا جاتا، لیکن بٹالوی صاحب نے کون سے حنفی وہابی اختلاف پر تقریر کی جس کے جواب میں مرزا قادیانی بول اٹھا کہ اس میں تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔وہابیوں نے بٹالوی صاحب کو اگر فاتح مرزائیت مانا ہے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی وہابی غیر مقلد تھا کیوں کہ وہابی حنفی مسائل پر بات ہے مرزا قادیانی جواب نہ دے سکا۔مرزا قادیانی وہابی نہیں مانا جاتا تو کم از کم بٹالوی صاحب فاتح مرزائیت ہرگز نہیں کہ جو مرزا قادیانی کے آگے موضوع تبدیل کر گئے۔اب غیر مقلدین کو چاہیے کہ

اثری صاحب اس بارے میں جواب ضرور لکھیں کہ ڈر کے مارے بٹالوی صاحب کو موضوع تبدیل کرنا پڑا کہ مرزا قادیانی بھی بٹالوی صاحب کا ہم عقیدہ تھا جسے یہ کہنا پڑا کہ اس تقریر میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔

صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آنہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

یہ وہ واقعہ ہے جو ہوا جو اُستاد و شاگرد کو چار مرتبہ نقل کرنا پڑا۔

ور پھر جانباز صاحب کا یہ جملہ بھی قابل غور ہے کہ ذلت آمیز شکست فاش ہوئی اب جانباز صاحب ہی فرمائیں کہ اگر حنفی وہابی مسائل میں مناظرہ ہوتا اور مرزا حنفی ہوتا تو کیا وہ کہہ سکتا تھا کہ اس میں تو کوئی بات ایسی نہیں جو قابل اعتراض ہو۔یا پھر بٹالوی صاحب آپ کے فاتح مرزائیت ڈر کے مارے موضوع بدل گئے ہوں گے آخر فاتح مرزائیت جو ہوئے۔

لیکن اصل بات یہ ہے کہ ان دونوں اُستاد بھائیوں نے مل کر پروگرام بنایا ہوگا کہ ایک دوسرے کو شہرت کیسے دیں۔لیجئے مولوی بشیر احمد قادری صاحب مؤلف اہل حدیث اور انگریز صفحہ ۹۰ سے ۹۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔اصل بات کو واضح کرتے ہیں کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔

دو بچھڑے ہوئے دوستوں کا ملاپ:

مرزا صاحب اور بٹالوی صاحب ہم ضلع ہم تحصیل ہم مکتب اور ہم استاد تھے۔ذہناً و دماغاً ایک دوسرے سے قریب تھے۔دور طالب علمی میں ایک دوسرے سے

قریب تھے۔ دور طالب علمی میں ایک دوسرے کے جانثار اور فداکار تھے طبائع میں کافی مناسبت تھی۔ خصوصیات میں کافی حد تک اشتراک تھا۔ متوسطات کی تعلیم کے بعد مرزا صاحب سیالکوٹ میں ملازم ہو گئے اور بٹالوی صاحب علوم دینیہ کی تکمیل کے لیے شیخ الکل فی الکل شمس العلماء مولانا نذیر حسین دہلوی صاحب کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ علوم دینیہ تکمیل کرنے کے بعد لاہور چلے آئے اور چینیاں والی مسجد میں خطابت کے فرائض انجام دینے لگے۔ اسی دوران اک مرتبہ بٹالہ گئے تو مرزا صاحب نے بٹالہ آکر اپنے رفیق قدیم اور حبیب صمیم سے ملاقات کی۔ مدت کے بچھڑے ہوئے اور فراق کے صدمات سے ملاقات کی۔ دو دوست ہم آغوش ہوئے، گلے شکوے ہوئے، اور آپس میں ان عاشقانہ فقرات کا تبادلہ ہوا۔

مرزا صاحب مدت سے آپ کی ملاقات کا اشتیاق تھا جب سنا کہ آپ بٹالہ آئے ہیں تو جی چاہتا تھا کہ پر لگا کر جاؤں اور آپ سے ملوں۔

بٹالوی صاحب میری آنکھیں بھی ہر وقت آپ کو ڈھونڈ رہی تھیں اور دل ملاقات کے لیے بیقرار تھا۔ اس کے بعد مشورے ہوتے ہیں اور آئندہ کے لیے پروگرام سوچے جا رہے ہیں۔ (اہلحدیث اور انگریز ص ۹۰ تا ۹۱)

قارئین کچھ سمجھے آپ؟ کہ پروگرام سوچے جا رہے ہیں کہ کیسے شہرت اور پیسہ حاصل کیا جائے پھر پروگرام سوچنے کے بعد ان دونوں نے ایک دوسرے کی مدد کرنے کا سوچ لیا اور اس پر بھرپور عمل ہوا۔ یہ صرف ہمارا الزام ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے یہاں پر مرزا قادیانی اپنی بے عزتی کروا کر محمد حسین بٹالوی صاحب کو شہرت دیتا ہے ان کی عزت بڑھاتا ہے پھر زمانہ آتا ہے مرزا قادیانی نے ایک کتاب براہین احمدیہ کے نام سے

تصنیف کی تو اب بدلا دینے کا وقت آگیا تو بٹالوی صاحب براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بٹالوی صاحب کا فرمان:

فرماتے ہیں۔اس کا مؤلف (مرزا غلام احمد قادیانی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔(اہلحدیث اور انگریز ص ۸۹، بحوالہ مجدد اعظم ج ا ص ۲۲)

سمجھے کچھ آپ؟ بٹالوی صاحب کیا ارشاد فرمارہے ہیں پہلے مناظرے کا واقعہ ہے اور بعد میں براہین احمدیہ پر تقریظ لکھنے کی بات۔

اب بات واضح ہوگئی کہ مناظرہ میں ایک زبردست ڈرامہ بٹالوی اور قادیانی دونوں اُستاد بھائیوں نے کیوں کیا۔اب جانباز صاحب اور اثری صاحب دونوں اُستاد شاگرد کچھ ارشاد فرمائیں کہ یہ مناظرہ ہوا تھا کہ لوگوں کو اُلو بنانے کی کوشش کی گئی۔اور ایک دوسرے کو شہرت دینے کی کوشش ہے۔یہ زبردست دلیل سمجھی جاتی ہے کہ مرزا حنفی تھا اب صاف ظاہر ہوگیا کہ وہ ہرگز حنفی نہ تھا بلکہ پکا غیر مقلد تھا۔

اثری صاحب کی کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے جانباز صاحب مزید فرماتے ہیں:

نیز یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مرزائی بننے کے لیے پہلے حنفی بننا پڑتا ہے۔مرزا نے اپنی جماعت پر فقہ حنفی پر عمل کرنا فرض قرار دیا ہے۔

مولوی محمد علی جانباز صاحب سے سوال:

مولوی جانباز صاحب اگر صفحہ کی نشاندہی فرمادیتے کہ اثری صاحب نے

فلاں صفحہ پر ثابت کیا ہے کہ مرزائی بننے کے لیے پہلے حنفی بننا پڑتا ہے مرزا نے اپنی جماعت پر فقہ حنفی پر عمل کرنا فرض قرار دیا ہے تو اس سے میرا خیال ہے کہ کافی فائدہ ہوسکتا تھا لیکن اگر جانباز صاحب یہ جھوٹ اپنی طرف سے لکھ رہے ہیں۔ مرزا نے مرزائیوں پر فقہ حنفی کو فرض کیا ہے۔ تو جانباز صاحب اس کا حوالہ ضرور ارشاد فرمائیں ورنہ اثری صاحب کے ذمہ یہ ہمارا قرض ہے کہ مرزا قادیانی کی کتاب سے کوئی حوالہ دکھا دیں کہ مرزائیوں پر فقہ حنفی پر عمل کرنا فرض ہے تاکہ حقیقت کھل سکے۔

لیکن اثری صاحب یا مولوی جانباز کہاں سے دکھائیں، جب کہ ایسا کوئی حوالہ ہے ہی نہیں۔ بہرحال جانباز سے ہماری گزارش ہے کہ آپ وہابیہ کے بزرگ سمجھے جاتے ہیں آپ کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ (یہ تحریر لکھ کر ہم فارغ ہی ہوئے تو جانباز صاحب کے فوت ہونے کی خبر آ گئی ہے۔ چلو اثری صاحب تو زندہ ہیں، وہ جواب دے دیں)

لیجیے جناب مولوی محمد علی صاحب جانباز کے پیش لفظ کے بعد جناب مولوی عبدالغفور صاحب اثری کا باعث تالیف کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔

باعث تالیف:

اثری صاحب یہ عنوان لکھنے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کے بعد الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ لکھا ہے۔

باعث تالیف کی ابتداء میں درود و سلام ان الفاظ کے ساتھ لکھا ہے اور آخر میں ان الفاظ کے ساتھ لکھا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وعلیٰ الہ اصحابہ وجمیع متبعیہ الی یوم الدین۔ امین۔

اثری صاحب بتائیں کہ مذکورہ بالا دونوں درود حدیث شریف کی کون سی کتاب سے ثابت ہیں اگر نہیں تو کیا یہ بدعت نہیں؟

اثری صاحب اور پوری دنیا کے وہابیوں سے سوال:

اثری صاحب اور پوری دنیا کے وہابی مل کر جواب دیں کہ ''صلوٰۃ وسلام'' جو نقل کیے ہیں یہ بدعت کیوں نہیں اور ''الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ'' کیوں بدعت ہے۔ لیکن جس قانون سے لوگوں پر بدعت کا فتویٰ چسپاں کرتے ہو اپنے دورد کے متعلق اُن باتوں اور قانون کو ملحوظ رکھیں۔

اثری صاحب کا گکھڑوی صاحب کی تقلید کرنا:

قارئین کرام ہم نے اثری صاحب کے متعلق اپنی کتاب لاجواب ''وہابی اہلحدیث نہیں'' میں لکھا تھا کہ اثری صاحب نے اپنی کتابوں میں باعث تالیف وغیرہ میں الفاظ گکھڑوی صاحب سے چرائے ہیں باعث تالیف کی چوری تو ''وہابی اہلحدیث نہیں'' میں ملاحظہ فرمائیں لیکن اثری صاحب نے مزید باعث تالیف کے اندر لکھا ہوا درود گکھڑوی صاحب کی کتابوں سے چرایا ہے۔

مولوی سرفراز صاحب گکھڑوی اپنی کتابوں کے آخر یہ درود عام طور پر لکھتے ہیں اور اثری صاحب نے بھی اس کو نقل کر دیا اور تحقیق نہیں کی کہ آیا یہ گکھڑوی صاحب نے درود لکھا ہے یہ کہیں بدعت ہی نہ ہو لیکن اثری صاحب نے تحقیق نہیں بلکہ تقلید کی

ہے کہ گکھڑوی صاحب نے لکھا تو ہم بھی نقل مار لیتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید تو وہابیوں کے نزدیک حرام اور شرک ہے جبکہ گکھڑوی صاحب کی تقلید اثری صاحب نے گوارہ کرلی ہے۔ اثری صاحب شاید اس کی حکمت بیان فرمائیں لیکن ان سے امید ہرگز نہیں ہے کیوں کہ وہ رضوی کی کتابوں کے جواب کا بوجھ اُٹھانے سے قاصر ہیں۔ شاید اس بوجھ سمیت ہی دنیا سے کوچ کرنا چاہتے ہیں۔

اثری صاحب کی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ جات میں یہودیانہ تحریف:

اثری صاحب نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کچھ فتاویٰ جات نقل کیے ہیں اور ان میں شدید بددیانتی اور یہودیانہ تحریف کرتے ہوئے قادیانی وغیرہ کے الفاظ ہضم کرگئے ہیں۔ انہوں نے اس لیے یہ تحریف کی کہ قادیانیوں کے کافر مرتد کے الفاظ ظاہر نہ ہوجائیں اور لوگ اُن کو کافر و مرتد نہ کہنا شروع کردیں اس لیے کہ بٹالوی صاحب نے عدالت میں اُن کو مسلمان تسلیم کیا اور ان کے خلاف فتویٰ دینے سے گریز کیا اور ثناء اللہ امرتسری صاحب نے ان کے پیچھے نماز ہوجانے کا فتویٰ دیا اور اثری صاحب نے بھی اندرون خانہ فتاویٰ جات سے قادیانی وغیرہ کے الفاظ ہضم کرکے اندرونی گٹھ جوڑ کا ثبوت دیا ہے اور دوسری بات یہ کہ اثری صاحب نے قادیانی وغیرہ کے الفاظ چھوڑ کر حنفیوں کا قادیانیوں کے ساتھ تعلق ثابت کرنے کی سعی بے کار کی ہے۔

اگر نقل کرتے تو.......:

اگر اثری صاحب قادیانی وغیرہ کے الفاظ نقل کر دیتے تو یہ کتاب لکھنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا۔ پوری کتاب میں اثری صاحب نے ایڑی سے چوٹی تک زور لگا دیا کہ حنفی اور قادیانی گٹھ جوڑ ثابت ہو جائے لیکن اس میں بری طرح ناکام ہوئے اور اگر یہ الفاظ نقل کرتے تو ہر کوئی غور کرتا کہ جو قادیانیوں کو کافر و مرتد کہہ رہے ہیں ان حنفیوں کا قادیانیوں سے کیا تعلق ہے۔

اثری صاحب کا نقل کردہ تحریف شدہ فتویٰ:

اثری نے اعلیٰ حضرت کے فتویٰ میں تحریف کر کے یوں لکھا ہے:

یہودی کا ذبیحہ حلال ہے جب نام الٰہی عز جلالہ لے کر ذبح کرے وہابی، دیوبندی، وہابی غیر مقلد......ان سب کے ذبیحے محض نجس و مردار حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیز گار بنتے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔

(حنفیت اور مرزائیت صفحہ ۳۵ بحوالہ احکام شریعت حصہ اوّل ص ۱۴۲)

اصل فتویٰ احکام شریعت حصہ اوّل صفحہ ۱۳۶

یہودی کا ذبیحہ حلال ہے جب نام الٰہی عز جلالہ لے کر ذبح کرے......وہابی دیوبندی، وہابی غیر مقلد، قادیانی، چکڑالوی، نیچری ان سب کے ذبیحے محض نجس و مردار حرام قطعی ہیں، اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں اور کیسے ہی متقی، پرہیز گار بنتے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔(احکام شریعت حصہ اوّل ص ۱۳۶)

اثری صاحب کا نقل کردہ دوسرا فتویٰ

وہابی......دیوبندی...... جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہاں میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوگا۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۳۵ بحوالہ ملفوظات حصہ دوم ص ۱۱۱، ۱۳)

اصل فتویٰ:

وہابی ، قادیانی ، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی، جملہ مرتدین ہیں۔ کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہاں میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوگا۔ (ملفوظات حصہ دوم ص ۲۲۷)

اللہ جانے اثری صاحب نے قادیانیوں سے اندر کھاتے کیا لیا ہوا ہے جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے فتویٰ سے قادیانی کے لفظ ہڑپ کر گئے ہیں۔ ایک تو وجہ یہ ہے کہ کہیں لوگ قادیانیوں کو کافر سمجھنے نہ لگیں، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اپنے بڑوں کے طریقے پر عمل کیا ہے کہ بٹالوی صاحب نے عدالت میں قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کیا، اور مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب نے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے جواز کا فتویٰ دیا اور اثری صاحب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فتویٰ سے قادیانی کے لفظ کھا گئے ہیں تا کہ بڑوں کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے قادیانی وہابی گٹھ جوڑ کا ثبوت دیا جائے۔

ہمارے خیال میں سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ قادیانی کے لفظ اگر اثری صاحب نقل کر دیتے تو پوری کتاب لکھنے کا مقصد فوت ہو جاتا کیونکہ اثری صاحب

دھوکہ وفریب کاری کے ذریعے حنفی قادیانی گٹھ جوڑ ثابت کرنا چاہتے۔

اثری صاحب سے سوال:

اثری صاحب ارشاد فرمائیں کہ جو قادیانیوں کو کافر مرتد کہہ رہے ہیں اُن کا قادیانیوں سے کیا تعلق ہے اور آپ نے بھی اسی لیے قادیانی کے لفظ چھوڑے تا کہ کسی طرح حنفی قادیانی گٹھ جوڑ ثابت ہو۔ اثری صاحب جھوٹ بول کر کبھی کوئی کامیاب نہیں ہوتا، خدا تعالیٰ سے ڈریئے اور سچی بات لکھیں آخر بارگاہ الوہیت میں بھی پیش ہو کر جواب دینا ہے۔

اثری صاحب بتایئے! کیا مولانا احمد رضا علیہ الرحمہ نے قادیانیوں کو کافر کہا ہے کہ نہیں؟

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

قارئین کرام ہوسکتا ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ بات آئے کہ یہ بات تو ٹھیک ہے کہ امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے قادیانیوں کو تو مرتد کہا لیکن ساتھ وہابی دیوبندی بھی آ گئے تو گذارش یہ ہے کہ آپ خود فیصلہ فرمالیں کہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو پاگلوں اور جانوروں سے ملائے جو کہے ان کی اتنی عزت کرو جتنی بڑے بھائی کی۔ جو چمار سے زیادہ ذلیل کہے آپ کا اُن کے متعلق کیا خیال ہے۔ اگر تفصیل کے ساتھ مطالعہ فرمانا چاہیں تو مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتابیں مطالعہ فرمائیں جیسے، وہابی مذہب، الوہابیت، وہابیت کا پوسٹ مارٹم، نجد سے قادیاں براستہ دیوبند، وغیرہ پھر خود

فیصلہ فرمائیں کہ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ آیا صحیح ہے یا نہیں۔ جو قادیانیوں کے پیچھے نماز کا فتویٰ دے آیا وہ مسلمان ہے یا نہیں اور جو ایسے شخص کو کافر کہے کیا اُس نے غلط کہا ہے؟

بس ان الفاظ کے ساتھ ہم مقدمہ ختم کرتے ہیں اور باب اوّل کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ نَجَّاۃً مِّنْكَ یَاسَیِّدَنَا الْکَرِیْمِ نَجِّنَا وَخَلِّصْنَا بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

مناظر اسلام، محقق اہلسنت

ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت ابو البیان علیہ الرحمۃ وامیر اعلیٰ مرکزی ادارہ عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الحمدلله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی خاتم النبیین وعلی آله واصحابه اجمعین۔اما بعد!

سرور کائنات حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلم، ہادی اور مربی بن کر تشریف لائے، آپ نے اپنی امت کی ہدایت کے وہ تابندہ نقوش چھوڑے ہیں کہ ان کی پیروی کرنے سے ہی امت کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔

آپ کی شریعت مبارکہ اور سنت مقدسہ میں روشنی ہی روشنی ہے۔ایسی روشنی کہ اب کسی تاریکی اور گمراہی کا کوئی خدشہ نہیں ہے۔آپ نے ہر خیر وشر کو بخوبی واضح فرمادیا اور قیامت تک آنے والے ہر فتنے کی پوری پوری خبر دے دی ہے۔

حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

والله انی لا علم الناس بکل فتنة هی کائنة فیما بینی وبین الساعة وما بی الا ان یکون رسول الله صلی الله علیه وسلم اسر الی فی ذلك شیئا۔ (مسلم ج۲ص۳۹۰ کتاب الفتن واشراط الساعۃ)

اللہ کی قسم! بے شک میں اس وقت سے قیامت تک ہونے والے ہر فتنے کو جانتا ہوں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ چیز رازداری کے ساتھ بتادی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ مزید بیان کرتے ہیں:

واللہ ماترك رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من قائد فتنة الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معه ثلاثمائة فصائدا الا قد سماہ لنا باسمه واسم وابیه واسم قبیلته۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۶ کتاب الفتن، مشکوٰۃ ص ۴۶۳)

قسم بخدا! دنیا کے ختم ہونے تک رسول اللہ ﷺ نے ہر فتنے کے لیڈر جس کے پیروکار تین سو یا اس سے بھی زائد ہوں گے، اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام ہمیں بتادیا ہے۔

اس قسم سے تعلق رکھنے والی متعدد پیش گوئیوں کے لیے احادیث مبارکہ کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔ جن فتنوں کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے ان میں منافقت، خارجیت، رافضیت، ناصبیت، انکار ختم نبوت، جیسے خطرناک اور ایمان شکن فتنے بھی شامل ہیں۔ انہی فتنوں میں نجدیت اور مرزائیت کے نام پر پیدا ہونے والے دینی رہزن بھی اپنے بال و پر نکال چکے ہیں۔

۱......رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث پاک میں فرمایا:

سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۸، ترمذی ج ۲ ص ۴۵، مشکوٰۃ ص ۴۶۵)

یعنی میری امت (کہلانے والوں) میں تیس (کے لگ بھگ) جھوٹے افراد

پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر کوئی یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین (سب نبیوں کے بعد میں آنے والا) ہوں میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں۔

۲...... دوسری حدیث مبارکہ میں آپ نے نجد کے متعلق دعا نہ کرنے کی وجہ کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

هنالك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان۔

(بخاری ج ا ص ۱۴۱، ابواب الاستقاء، ج ۲ ص ۱۰۵۱ کتاب الفتن)

وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ اُگے گا۔

پہلی حدیث میں منکرین ختم نبوت یعنی نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی اور دوسری حدیث میں نجدیت اور وہابیت کے اہل کاروں کی پُرزور مذمت کی گئی ہے۔

ایک گروہ جھوٹی نبوت کا مدعی ہے اور دوسرا گروہ شیطانی فتنہ ہے۔

نتیجہ دونوں کا ایک ہی ہے۔ شیطانی گروہ بھی کذب و افتراء سے باز نہیں آسکتا اور منکرین ختم نبوت کے شیطانی فتنہ ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ گو جھوٹے مدعیان نبوت پہلے بھی ہوتے رہے ہیں وہ سب حدیث اول کا مصداق ہیں لیکن ماضی قریب میں مرزا قادیانی دجال، کذاب، افاک اور مکار نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے خود کو اس پیش گوئی کا مستحق ٹھہرالیا اور ختم نبوت کا انکار کر کے اپنی ذریت خبیثہ کو امت مسلمہ سے الگ کر دیا۔

ایسے ہی نجد سے اٹھنے والے فتنے کی ابتداء محمد بن عبدالوہاب نجدی تمیمی نے اپنی وہابی تحریک سے کی۔ جو مسلمانوں کے دشمن، صحابہ کرام کو کافر قرار دینے والے،

امت مسلمہ کو مشرک بنانے والے حتی کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی شرک کا ارتکاب ہو جانے کا عقیدہ رکھنے والے اس شیطانی گروہ نے مسلمانوں کو تہہ تیغ کر کے ثابت کر دیا کہ نجد سے اُگنے والا شیطان کا ناپاک سینگ یہی لوگ ہیں۔

اسی شیطانی گروہ کے پیروکار ہندوستان میں اپنی ابلیسی کاروائیاں کرتے رہے ہیں۔ ہندوستان میں محمد اسماعیل دہلوی نامی آدمی نے اس ٹولہ کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ انکار ختم نبوت کے لیے بھی پوری طرح راستہ ہموار کر دیا۔ اس نے اپنی آخرت کو یوں برباد کیا، لکھتا ہے:

''اس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبریل اور محمد ﷺ پیدا کر ڈالے۔

(تقویۃ الایمان ص ۳۱، مطبع فاروقی دھلی)

اسلامی نقطۂ نظر سے اگر ایک نیا نبی مان لینے سے ایمان ختم ہو جاتا ہے تو جو کروڑوں محمد ﷺ پیدا ہونے تسلیم کر رہا ہے بتایا جائے وہ انکار ختم نبوت کے کس درجہ پر ہو گا؟۔

یہیں سے مرزا قادیانی کی نبوت کے لیے راستہ ہموار کیا گیا اور چور دروازہ کھولا گیا۔ آج غیر مقلد وہابی، نجدی حضرات کی طرف سے واویلا کیا جاتا ہے کہ مرزے کے رد میں اولین فتویٰ انہوں نے صادر کیا تھا، حالانکہ کہنا یہ چاہیئے تھا کہ مرزے کی حمایت و وکالت کے لیے سب سے پہلا اور سب سے آخری فتویٰ بھی نجدی دارالافتاء سے آیا تھا۔ (تفصیل آگے آئے گی)

مرزے کے اعلان سے کئی سال پہلے انکار ختم نبوت کے اس شیطانی قول کی تردید صرف اور صرف علمائے اہلسنت نے کی تھی۔ تقویۃ الایمان کے رد میں بے شمار

کتب شائع ہوئیں، مثلاً: امتناع النظیر، معید الایمان وغیرہ۔

لیکن یہ لوگ باز آنے والے نہیں، دہلوی جی کے مر کر مٹی میں مل جانے کے بعد جب مرزا قادیانی دجال نے اپنے گردوپیش کے حالات کا بغور جائزہ لیا تو انگریز کے اس شاطر پالتو نے جان لیا کہ مجھ سے قبل انگریزی نمک خواروں نے انکار ختم نبوت کی بنیاد رکھ دی اور میری حوصلہ افزائی بلکہ پشت پناہی کا پورا پورا سامان کر دیا ہے۔

کیونکہ تجارت کے نام پر ہندوستان پر تسلط و ظالمانہ قبضہ جمانے والا انگریز شریر بھی یہی چاہتا تھا کہ میرے مشن کو کامیاب بنانے کے لیے ہندوستان کے باشندوں میں ہی کوئی حق نمک ادا کرنے والے وفادار مل جائیں تو مسلمانوں کو الو بنانے میں آسانی رہے گی، چنانچہ اس چالاک و مکار نے ایک اسماعیل دہلوی اور پھر مرزا قادیانی کو منتخب کیا۔ اور ان دونوں نے بھی ہر طرح سے اپنے دین وایمان اور خلوت وجلوت کو اس کے نام کر دیا۔ قادیانی کذاب نے ختم نبوت اور انگریز کے خلاف جہاد کا انکار کیا۔ جبکہ دہلوی جی نے ''خاندان دہلی کے چشم و چراغ'' ہونے سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی کوکھ سے بے شمار فتنوں کو جنم دیا جن میں انکار ختم نبوت، انکار حدیث، غیر مقلدیت، دیوبندیت اور نجانے کیسی کیسی بلائیں اور آفتیں شامل ہیں، اس شخص نے انگریز کے خلاف جہاد کو بھی غلط قرار دیا، بلکہ انگریز کی حمایت ودفاع کے لیے مسلمانوں کی ذہن سازی کرتا رہا۔

احناف کی خدمات اسلام:

ہندوستان میں صرف ایک احناف ہی تو تھے جو اس ملک کی اکثریت بھی تھے

اور اسلام کی نشر و اشاعت بھی انہوں نے کی۔ اور اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کا مقابلہ بھی ان کا مقدر بنا۔ یہ صرف ہم نہیں کہتے بلکہ ان لوگوں نے بھی اس حقیقت کو چار و ناچار تسلیم کر ہی لیا ہے جو خود کو اسلام کا واحد ٹھیکیدار باور کراتے ہوئے نہیں شرماتے۔

امام الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے لکھا ہے:

"خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے...... اس وقت سے آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے اور ہیں اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی حاکم ہوتے رہے"۔ (ترجمان وہابیہ ص ۱۰)

اسی حقیقت کو وہابیوں کے مرکزی جمعیۃ اہلحدیث کے سابق ناظم اعلیٰ اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ نے بھی تسلیم کر رکھا ہے کہ ہندوستان میں جہاد کرنے والے حنفی لوگ تھے۔ "ہندوستان میں اسلام" کی سرخی جما کر لکھا ہے:

معلوم ہے کہ ہندوستان میں فاتحین اسلام دو راستوں سے آئے، سندھ کی راہ سے اور ایران کی راہ سے...... یہ فاتح عموماً حنفی تھے"۔ (تحریک آزادی فکر ص ۹۶، ۹۷)

حنفی مسلمانوں کے خلاف زبان طعن دراز کرنے والوں سے بھی قدرت نے حق کا اعلان کرا دیا ہے۔

وہابیوں کی انگریز سے وفاداری:

وہابی گروہ نے مسلمانوں کے مقابلہ میں انگریز کی حمایت و وفاداری میں سر توڑ کوشش کی، لوگوں کو ذہنی طور پر انگریز کا غلام بنایا حتی کہ انگریز کے خلاف جہاد کو ناجائز اور حرام تک کہہ دیا۔ چند حوالہ جات بطور اختصار ملاحظہ ہوں!

۱......مقتدائے وہابیہ اسماعیل دہلوی نے انگریز کا حق نمک یوں ادا کیا ہے:

ان (انگریز) پر جہاد کسی طرح واجب نہیں ہے ایک تو ان کی رعیت ہیں، دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے، ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے۔ بلکہ اگر ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں (وہابیوں، نجدیوں) کا فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔ (حیات طیبہ ص ۲۹۴، مطبع فاروقی دہلی)

دیکھ لیجیے! ایک تو انگریز کے خلاف جہاد درست نہیں اور دوسرے اگر کوئی مسلمان ہو یا غیر مسلمان، اس پر حملہ کرے تو وہابی دھرم میں یہ فرض ہے کہ وہ انگریز پر حملہ کرنے والے کے خلاف صف آرا ہو جائے اور وہابیوں کی گورنمنٹ پر کوئی آنچ نہ آنے دے۔

۲......محمد حسین بٹالوی نے لکھا ہے:

مولانا اسماعیل شہید کا جہاد سکھوں سے تھا......نہ انگریزوں سے۔

(اشاعۃ السنہ ج ۹ ش ۲، ص ۲۹)

۳......یہی بات نواب صدیق حسن خاں نے لکھی ہے:

''انہوں نے کبھی یہ ارادہ (جہاد) ساتھ سرکار انگریزی کے ظاہر نہیں کیا''۔

(ترجمان وہابیہ ص ۴۵)

حیات طیبہ وغیرہ کتب میں اسماعیل دہلوی کی انگریزی دوستی بلکہ انگریز ایجنٹی کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔

۴...... محمد حسین بٹالوی نے لکھا ہے:

ہندوستان کے تمام طبقات رعایا سے صرف یہی ایک فرقہ اہلحدیث (؟) ہے جو اس سلطنت کے زیر سایہ رہنے کو بلحاظ امن و آزادی، اسلامی سلطنتوں کے زیر سایہ رہنے سے بھی بہتر جانتا ہے، کیونکہ اس فرقہ کو بجز اس سلطنت کے کسی اور سلطنت میں (اسلامی کیوں نہ ہو) پوری آزادی حاصل نہیں۔ (اشاعۃ السنہ ج ۹، ش ۷ ص ۱۹۶،۱۹۵)

ظاہر ہے ایسے گھناؤنے عقائد و نظریات کے حامل لوگ اسلامی ریاست کے تحت کیسے رہ سکتے ہیں کیونکہ وہاں اسلامی حدود کے جاری ہونے کا خدشہ ہے، یہ کام تو صرف انگریزوں کے ماتحت رہ کر ہی کیا جاسکتا ہے۔ العیاذ باللہ!

۵...... اشاعۃ السنہ کی فائلیں اس پر گواہ ہیں کہ وہابیوں کے نزدیک انگریزی حکومت ایک مہربان حکومت ہے اور وہابی اس کے وفادار اور مطیع ہیں، وہابیوں پر انگریزی حکومت کے بے شمار احسانات ہیں، انہوں نے بیانگ دھل کہا:

اہلحدیث چاہتے ہیں کہ قیصر ہند کی عمر دراز ہو۔

مزید کہا: ہم ہیں حضور کی وفادار اور جاں نثار رعایا۔

۶...... عزیز الرحمان یزدانی نے لکھا ہے:

شیخ الکل استاذ العرب والعجم میاں نذیر حسین محدث دہلوی...... گورنمنٹ برطانیہ نے انہیں شمس العلماء کا خطاب دیا...... انہوں نے جنگ آزادی کے حق میں فتویٰ نہ دیا تھا۔ (سر دلبراں ص ۶۱، ۶۲)

وہابیوں نے انگریزی حکومت کو مبارک بادیاں پیش کیں، جس کی تفصیل کے لیے البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ، وہابی مذہب دیکھی جاسکتی ہیں۔

سردست یہ گزارش کرنا تھی کہ اسی بٹالوی نے انگریز کے خلاف جہاد کے ناجائز ہونے پر ''الاقتصاد فی مسائل الجہاد'' نامی کتاب لکھی، جس میں انگریز دوستی، وفاداری، ایجنٹی اور نمک خواری کا پورا پورا حق ادا کیا، اور اس میں برملا لکھ دیا کہ جہاد کہیں بھی نہیں ہو سکتا۔ اس کی صرف دو عبارتیں پیش کر کے ہم آگے چلتے ہیں۔

۷......لکھا ہے:

مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک ہوئے تھے، وہ سخت گنہگار اور بحکم قرآن وحدیث وہ مفسد و باغی بد کردار تھے...... باخبر و سمجھدار علماء (وہابی مولوی) اس میں ہرگز شریک نہیں ہوئے اور نہ اس فتویٰ پر...... دستخط کیے۔ (الاقتصاد ص ۵۰،۴۹)

۸......مزید دو ٹوک لکھ دیا:

ہم لوگ اہلحدیث کے مذہب میں بادشاہ ہے۔ جس کے امن میں رہتے ہیں، جہاد حرام ہے۔ (اشاعۃ السنہ ج ۱۰ ش ۲۵، ص ۳۶)

مجلہ اشاعۃ السنہ، ترجمان وہابیہ، الحیاۃ بعد المماۃ، حیات طیبہ، فتاویٰ نذیریہ اور دیگر کتب کے مخصوص صفحات چیخ چیخ کر اعلان کر رہے ہیں کہ وہابیوں کے انگریز کے نزدیک خلاف جہاد کرنا حرام، کبیرہ گناہ، فساد، بغاوت اور خلاف اسلام ہے بلکہ انگریز کا دفاع کرتے ہوئے دوسرے لوگوں سے لڑنا فرض ہے کیونکہ انگریز وہابیوں کے لیے مادر مہربان کا درجہ رکھتا ہے۔

مرزائیوں کی انگریز سے وفاداری:

دہلوی جی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جس طرح بعد کے وہابیوں نے اپنی

مہربان سرکار کی حمایت ودفاع میں کوئی کسر نہ اٹھائی، ایسے ہی دہلوی جی کے پیروکار قادیانی دجال نے بھی انگریزی حکومت کی وفاداری میں کوئی کمی نہیں آنے دی۔ چند شواہد ملاحظہ ہوں!

۱.....قادیانی دجال نے انگریزی کی حمایت میں پوری کتاب ''ستارہ قیصریہ'' کے نام سے لکھی تھی۔

۲.....وہابیوں کی طرح اس نے بھی لکھا ہے:

خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔(کتاب البریہ ص ۳۱)

۳.....مزید لکھا ہے:

جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا۔(شہادۃ القرآن ص ۸۴)

۴.....مزید کہتا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(تحفہ گولڑویہ، ۴۳ درثمین ص ۵۹)

ملاحظہ فرمائیں! جو بات وہابیوں کی زبان سے نکلی وہی مرزا کہہ رہا ہے، گویا ''وہابیت ومرزائیت'' یہ نام الگ الگ ہیں، لیکن ان دونوں کا کام ایک ہے۔ زبان جدا جدا ہے لیکن بیان ایک ہے۔ تحریک علیحدہ علیحدہ ہے لیکن تاثیر ایک ہے۔ دونوں ہی انگریز کے وفادار اور جہاد اسلامی کے غدار ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ دونوں غیر مقلد، آوارہ مزاج اور آزاد

خیال تھے

غیر مقلدیت، گمراہی کا دروازہ:

غیر مقلدیت وہابیت ونجدیت گمراہی و بے دینی کا دروازہ ہے۔

چلیئے اس حقیقت کا اعتراف بھی انہی کے زبان سے کراتے ہیں۔

❁......وہابیوں کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی نے فاسئلو اھل الذکر......الآیة سے تقلید کے وجوب پر استدلال کیا ہے۔ (معیار الحق ص ٦٧)

گویا تقلید ترک کرنے والا واجب کا مخالف اور گمراہ ہے۔

❁......وحید الزمان نے لکھا ہے:

اگر مقلد بنتا تو اس آفت میں کاہے کو گرفتار ہوتا؟۔

(تیسیر الباری اردو ترجمہ وشرح صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۶۹)

واضح ہوا کہ غیر مقلد طرح طرح کی آفتوں میں گرفتار اور فتنوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

❁......محمد حسین بٹالوی نے اپنی تجرباتی زندگی کا خلاصہ یوں لکھا ہے:

پچیس (۲۵) برس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ بلآخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں، ان میں سے بعض عیسائی ہو جاتے ہیں، بعض لامذہب جو کسی دین ومذہب کے بغیر نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق وخروج تو اس آزادی کا ادنیٰ کرشمہ ہے...... دینداروں کے بے دین ہونے کے لیے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے۔ (اشاعۃ السنہ ج ۱۱ نمبر ۲، ۱۸۸۸ء)

نوٹ:

یہ بات خوش آئند ہے کہ وہابیوں نے بٹالوی کی ان عبارتوں کی تصدیق کر دی ہے۔ ملاحظہ ہو تحفہ حنفیہ ص ۵۱۶۔

❁......اسماعیل سلفی کے نزدیک بھی غیر مقلدیت بے دینی اور گمراہی کا دوسرا نام ہے ملاحظہ ہو! تحریک آزادی فکر ص ۱۸۸ تا ۱۹۰۔

ان عبارات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ تقلید نہ کرنے والے بے دین اور گمراہ ہو جاتے ہیں حتی کہ ان میں بہت سارے غیر مقلد بے دین ہو کر سرے سے اسلام ہی کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔

❁......ہمارے مؤقف کی تائید کرتے ہوئے ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے:

والد مرحوم کہا کرتے تھے کہ گمراہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے کہ پہلے وہابیت پھر نیچریت، نیچریت کے بعد تیری قدرتی منزل جو الحاد قطعی کی ہے اس کا وہ ذکر نہیں کرتے تھے اس لیے کہ وہ نیچریت ہی کو الحاد قطعی سمجھتے تھے۔ لیکن میں تسلیم کرتے ہوئے اتنا اضافہ کرتا ہوں کہ تیسری منزل الحاد ہے اور ٹھیک مجھے یہی پیش آیا۔ سرسید مرحوم کو بھی پہلی منزل وہابیت ہی کی پیش آئی تھی۔ اصل یہ ہے کہ عقائد و فکر کے توسیع کے لیے پہلی چیز یہ ہے کہ تقلید کی بندشوں سے پاؤں آزاد ہوں، وہابیت اس زنجیر کو توڑتی ہے اب اگر اس کے بعد آزادی فکر، بے قیدی و مطلق العنانی کی صورت اختیار کر لے، تو بلاشبہ یہ نہایت مضر صورتیں بھی اختیار کر سکتی ہے۔ (آزاد کی کہانی ص ۲۴۰)

غیر مقلد وہابی قادیانی مرتد ہو گئے:

لیجیے! اس کی ایک مثال فی الفور دیکھ لیں!۔۔۔

❀......وہابیوں کے ''امام العصر'' ابراہیم سیالکوٹی نے لکھا ہے:

جماعت اہلحدیث کے کثیر التعداد لوگ قادیانی ہو گئے تھے...... جماعت اہلحدیث کے معزز افراد، مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو گئے۔ (احتفال الجمہور ص ۲۳)

وہابیوں کی داؤدیہ پارٹی کے رکن رکیں داؤد ارشد نے واشگاف الفاظ میں لکھ دیا ہے:

مولوی محمد احسن امروہی (جو نواب صدیق حسن خان مرحوم کا ملازم تھا اور بعد میں مرتد ہو کر قادیانی ہو گیا)۔ (تحفہ حنفیہ ص ۳۵)

گویا جس چیز کی طرف بٹالوی وہابی نے اشارہ کیا تھا، ابراہیم سیالکوٹی اور داؤد ارشد نجدی نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے مثال بھی پیش کر دی تاکہ ہر کسی پر واضح ہو جائے کہ واقعی غیر مقلدیت بے دینی گمراہی اور ارتداد کا دروازہ ہے، اس دروازہ سے داخل ہونے والوں کا ''ایمان'' غیر معتبر ہوتا ہے۔

یہ حقیقت مزید کھل کر سامنے آ گئی ہے اور معمولی عقل و دانش رکھنے والا بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ وہابیت، غیر مقلدیت، نجدیت، لامذہبیت، مرزائیت، قادیانیت اور انکارِ ختم نبوت درحقیقت ایک ہی آئینہ کے مختلف رُخ ہیں۔ ایک ہی ادارہ کے ارکان ہیں اور ایک ہی تنظیم کے ورکرز ہیں۔

حضرت قبلہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ کی تائید:

آپ ہمارے مؤقف کی تائید کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: آنحضرت صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تیس کذابوں کے وجود سے اطلاع دی جو کہ اپنے کو خدا کا نبی زعم کریں گے۔ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انه نبی اللہ۔

راوی ثوبان، ابوداؤد، ترمذی، مشکوۃ اور نیز ان تیس دجالوں کے حدوث سے آگاہ فرمایا جو اپنے کو خدا کا رسول ہونا زعم کریں گے۔ لاتقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ۔ ابوہریرہ۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ پس اگر ان پیشین گوئیوں کو بھی خارج میں مطابق کر کے دیکھا جاوے تو مسیلہ کذاب اور اسود عنسی اور حمدان بن قرمط اور محمد بن عبدالوہاب کے جیسے ہی قادیانی صاحب ہیں جنہوں نے اپنے کو نبی سمجھا۔ (سیف چشتیائی ص ۱۰۰۔۱۰۵)

اس عبارت کے حاشیہ میں ہے: اس میں فرقہ باغیہ وہابیہ کے حالات پر تاریخی روشنی ڈالی گئی ہے اور اس سرکش گروہ کے سرگروہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مسلم آزار کارنامے درج ہیں اور بتایا گیا ہے کہ اس باغی فرقہ نے حرمین شریفین ان کے زائرین اور روضہ ہائے مقدسہ پر کیا کیا ستم ڈھائے ہیں...... اس فرقہ کا ہندو پنجاب میں منتقل ہوگیا گویا خدا کے غضب نے اس ملک میں ظہور کیا چنانچہ پنجاب میں اس مذہب کی اشاعت مولوی عبداللہ غزنوی کے وجود سے ہوئی جو اسی مذہب کی بدولت غزنی سے بہت رسوائی کے ساتھ نکالا گیا...... امرتسر میں جاگزین ہوا اور وہابیت کا بیج بودیا۔ غالباً اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو قادیانی صاحب نے ازالۃ الاوہام ص ۳۸۱ میں اپنی الہامی تفسیر کے اثبات میں نقل کیا کہ عبداللہ غزنوی کو ایک دفعہ الہام ہوا رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق اور اس سے مراد اس کے معنی نہ تھے بلکہ یہ مراد تھی کہ مولوی صاحب کوہستان ریاست کابل سے پنجاب کے ملک میں زیر سلطنت

برطانیہ آئیں گے۔اور یہی مولوی غزنوی ہیں جن کا ایک کشفی قول قادیانی صاحب نے اپنے دعویٰ کی صداقت کے لیے ازالۃ الاوہام کی جلد ثانی میں نقل کیا ہے۔پس پنجاب میں اس وقت تک جس قدر وہابی مولوی ہیں وہ سب اسی غزنوی مولوی کے متبع اور مقلد ہیں۔اور ہم کو ان کے فروعی اعتقادات اس موقعہ پر نقل کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ اس قدر مشہور ہیں کہ عورتیں اور بچے بھی ان سے ناواقف نہیں اور خدا ہم کو اور ہمارے دوستوں کو ان کے شر سے بچاوے اور صلح اور خیر کے حنفی راستے پر قائم رکھے۔آمین یارب العالمین......مرزائے قادیانی کے سلسلہ ابحاث میں محمد بن عبدالوہاب اور اس کے ہم خیال مطلق العنان لا مذہب افراد کا ذکر بھی ضرور تھا کیونکہ یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔(حاشیہ سیف چشتیائی ص ۱۰۱ تا ۱۰۳، بار چہارم)

ڈاکٹر اقبال کی تائید:

ڈاکٹر اقبال نے بھی ہماری بات کی یوں تائید کی ہے:

قادیان اور دیوبند اگرچہ بظاہر ایک دوسرے کی ضد ہیں......لیکن دونوں کا سرچشمہ ایک ہے اور دونوں اس تحریک کی پیداوار ہیں جسے عرف عام میں وہابیت کہا جاتا ہے۔(اقبال کے حضور ص ۲۶۱، از سید نذیر نیازی، اشاعت اول، اقبال اکیڈمی کراچی)

واضح ہو گیا کہ وہابیت اور مرزائیت نام دو ہیں لیکن کام ایک ہی ہے۔

قادیانی نے وہابیت سے جنم لیا:

چونکہ غیر مقلدیت، آوارہ مزاجی اور آزاد خیالی کا نام ہے اور یہی سوچ گمراہ، بے دین اور مرتدین کو جنم دیتی ہے، اس لیے قادیانی دجال بھی اسی منحوس شکم سے

متولد ہوا، اور وہابی، نجدی اس کے محافظ و معاون بنے رہے۔ ہم دو الگ الگ عنوانوں کے تحت یہ ثابت کریں گے کہ انکار ختم نبوت میں یہ دونوں ایک ہی راہ پر گامزن ہیں اگر چہ الفاظ، جملے اور اظہار خیال جدا جدا ہے لیکن مقصود و مراد دونوں کی ایک ہی ہے۔

وہابیوں کی آواز:

ا......اسماعیل دہلوی کی عبارت گزر چکی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کے نزدیک کروڑوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہو سکتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۱)

۲......وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے:

رامچندر، لچھمن، کشن جی (ہندوؤں کے نزدیک) زرا تشت (اہل فارس کے نزدیک) کنفسیوس، بدھا (اہل چین کے نزدیک) جاپان، سقراط، فیثاغورس، اہل یونا کے یہاں معتبر ہیں۔ لیکن ہم (وہابیوں، نجدیوں، غیر مقلدوں) پر لازم ہے کہ انہیں نبی صالح تسلیم کریں، اگر چہ یہ لوگ کافروں کے ہاں معروف ہیں (ہدیۃ المھدی ص ۸۵)

یہ سارے لوگ وہابیوں کے ہاں نبی ہیں، گویا غیر نبی کو نبی ماننا وہابی دھرم میں کفر نہیں بلکہ عام مروج ہے۔

۳......عبد المجید خادم سوہدروی نے لکھا ہے:

جماعت اہلحدیث کا ہر فرد، ہر رکن حضرت مولانا کے نقش قدم پر چل کر لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی زندہ تفسیر بن جائے۔

(سیرت ثنائی ص ۲۴۳)

قرآن نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کو اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے لیکن عبد المجید

وہابی غیر مقلد خادم سوہدروی نے ثناء اللہ امرتسری وہابی نجدی کو "رسول اللہ" بنا کر حضرت رسول پاک ﷺ کے متعلق نازل ہونے والی آیت کو اس پر فٹ کر دیا ہے۔ معاذ اللہ

۴......نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے:

الم یجدك یتیما فاوی مجھ پر بھی صادق آتی ہے۔ (مآثر صدیقی ج ۲ ص ۲)

۵......عبداللہ غزنوی کہتا ہے مجھے الہام ہوا:

الم نشرح لك صدرك۔ (سوانح عمری ص ۱۲۱)

۶......یہ بھی الہام ہوا، ولسوف یعطیك ربك فترضی۔ (ص ۱۲۰)

اس کے علاوہ بہت ساری مثالیں ہیں جہاں رسول اللہ ﷺ کے متعلق نازل ہونے والی آیتوں کو وہابی ملاؤں پر چسپاں کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کا انداز:

یہی انداز مرزا قادیانی دجال کا ہے۔ اس کی صرف پانچ مثالیں حاضر ہیں:

۱......مرزا کہتا ہے: یہ وحی اللہ، محمد رسول الله والذی معه اشدآء علی الکفار رحمآء بینهم۔ اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱)

۲......مزید لکھتا ہے: انا اعطیناك الکوثر۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۲)

۳......وما ارسلناك الا رحمة للعالمین۔ (ایضاً ص ۸۲)

۴......یٰسٓ انك لمن المرسلین۔ (ایضاً ص ۱۰۷)

۵......سبحان الذی اسری بعبده لیلاً۔ (ایضاً ص ۷۸)

زبیری پارٹی کا فیصلہ:

صدیق رضا وہابی نے زبیر علیزئی نجدی کی تائید سے لکھا ہے:
''دلائل کی روشنی میں ہم امتی پر الہام کے قائل نہیں''۔

(الحدیث نمبر ۸۵ ص ۱۹)

یعنی وہابیوں اور مرزائیوں نے الہام کا دعویٰ کر کے خود کو امتیوں کی صف سے نکال کر مقام نبوت پر کھڑا کیا ہے۔ گویا دونوں ختم نبوت کے برابر کے غدار ہیں۔

عبدالغفور اثری کا تبصرہ:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اہلسنت کو مرزائیوں کے ساتھ ملانے والے وہابی، نجدی، غیر مقلد اثری ہی کا تبصرہ یہاں نقل کر دیا جائے تا کہ ان بہروپیوں کا مکروہ چہرہ ہر شخص دوپہر کے اجالے میں نمایاں ہوتا دیکھ لے۔

''مرزا قادیانی کی تحریفات'' کی سرخی جما کر ''تحریف منصبی'' کے تحت لکھا ہے:
جو آیات رسول اللہ ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں ان کو اپنے اوپر یا کسی اور پر منطبق کرنا، یا جو آیات مکہ مکرمہ یا بیت اللہ شریف کی شان میں ہوں ان کو کسی اور جگہ پر چسپاں کرنا وغیرہ۔

قرآن مجید میں تحریف کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ اور اس کا مرتکب آخرت میں عذاب عظیم کا مستحق بیان کیا گیا ہے۔ ایسے یہود فطرت لوگ کفر صریح کے مرتکب ہیں۔
واضح ہوا کہ تحریف قرآن مرزا غلام احمد قادیانی کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۲۳۰)

ہم نے ثابت کر دیا کہ تحریف قرآن وختم نبوت کا انکار دونوں گروہوں نے کیا ہے لہٰذا دونوں پر ایک ہی حکم ہے اور دونوں ایک ہی مشن کے دو سپاہی ہیں، مقصد و بنیاد کے لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ "تحریف منصبی" کا ارتکاب دیگر وہابیوں کی طرح خود اثری وہابی نے بھی کر رکھا ہے ملاحظہ ہو! حنفیت اور مرزائیت ص ۳۷۔

ع اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی

دونوں گروہوں کا حنفیت کے نام سے دھوکہ:

غیر مقلد نجدی وہابی عوام الناس کو گمراہ کرنے کے لیے ایسے حوالہ جات پیش کر دیتے ہیں جس میں مرزا قادیانی دجال کا فقہ حنفی سے تعلق ظاہر کیا گیا ہے اور پھر وہ یہ کہتے نہیں شرماتے کہ مرزا حنفی اور مقلد تھا۔ دراصل چونکہ ہندوستان احناف سے بھرا پڑا تھا۔ وہاں فقہ حنفی کا نفاذ تھا اور حنفیوں کی حکومت تھی۔ اس لیے مرزا قادیانی غیر مقلد ہو یا وہابی نجدی غیر مقلد ان دونوں فتنوں نے حنفیت کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح سنی حنفی مسلمانوں کو ورغلانے کی کوششیں کیں، تاکہ وہ حضرت امام اعظم اور فقہ حنفی کا نام سن کر ہمارے نرغے میں پھنس جائیں، اس پر چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں!

۱...... عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے: محمد حسین بٹالوی (وہابی نجدی) نے حنفی مذہب کی موافقت کی ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج ۱ ص ۱۰۸)

۲...... بٹالوی خود کہتا ہے: میرا مذہب حنفی ہے (ملخصاً)۔

(اشاعۃ السنہ ج ۲ ش ۳ ص ۴۷)

۳......وہابیوں کے مجلہ میں ہے کہ کئی (وہابی) اکابر خود کو بڑے امام حدیث وفقہ (امام اعظم وغیرہ) کی طرف منسوب کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(ماہنامہ محدث، جنوری ۲۰۰۳ء ص ۷۷)

۴......بہت سارے وہابیوں نے فقہ حنفی کو بلند درجہ مانا اور اسکا ضروری ہونا تسلیم کیا، فقہ حنفی کو انتہائی تفقہ وگہرائی اور بڑی محتاط روش کی حامل مانا ہے۔حتی کہ نواب صدیق خان نماز پنجگانہ حنفی طریقہ پر پڑھتے تھے۔(مآثر صدیقی ج ۴ ص ۶۳)

۵......اس وہابی نواب صدیق حسن نے مذہب حنفی کو حدیث سے زیادہ موافق قرار دیا ہے ملاحظہ ہو! مآثر صدیقی ج ۴ ص ۶۔

۶......یحیٰی گوندلوی نے لکھا ہے: ابوحنیفہ کو امام اعظم لکھنا خالص حنفی نظریہ کی ترجمانی ہے۔(مطرقۃ الحدید ص ۵۰)

یہ خالص حنفی انداز بھی وہابیوں میں بکثرت کارفرما ہے، ملاحظہ فرمائیں! فتاویٰ نذیریہ ج ۴ ص ۵۴۳ وغیرہ، معیار الحق ص ۱۳، ۲۱ وغیرہ، تاریخ اہلحدیث ص ۳۷، صلوٰۃ الرسول ص ۱۹۷، الحطہ ص ۷۶، ۹۹۰، داؤد غزنوی ص ۳۷۹، حقیقۃ الفقہ ص ۱۳۹ وغیرہ۔

اس کے علاوہ متعدد حوالہ جات پیش کیے جاسکتے ہیں جہاں وہابیوں نے حنفی اور مقلدانہ انداز اپنا رکھے ہیں۔تفصیل کے لیے ہمارا غیر مطبوعہ مقالہ ''وہابیوں کی تقلید'' دیکھا جاسکتا ہے۔

مرزا قادیانی غیر مقلد بھی چونکہ وہابیوں نجدیوں کے نقش قدم پر تھا اس لیے اس کی کتب میں بھی ایسے مواد کی کوئی کمی نہیں۔جس میں فقہ حنفی کی حمایت اور امام ابو حنیفہ کی تعریف کی گئی ہے۔یہی وہ مواد ہے جسے پیش کر کے وہابی نجدی مرزا کو حنفی مقلد

ثابت کرنے کی بھونڈی کوشش میں ہیں۔ حالانکہ اگر اس مواد سے مرزا حنفی ثابت ہوتا ہے تو ہمارے پیش کردہ حوالہ جات سے ان وہابیوں نجدیوں کو بھی حنفی مقلد تسلیم کرلیا جائے۔ یا پھر انہیں بھی مرزائی یقین کرلینا چاہیے:

جبکہ حقیقت میں دونوں گروہوں نے کذب وافتراء اور مکروفریب سے حنفیت کا لباس پہن کر ہندوستانی سنی، حنفی مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ زنی کی، مقصد دونوں کا ایک تھا۔ بظاہر وہ ایک دوسرے کو برا بھی کہتے رہے ہے، لیکن حقائق وواقعات دونوں کو ایک ہی ثابت کرر ہے ہیں۔

بتا اے عقل انسانی حل کوئی اس معمے کا
خبر کچھ اور کہتی ہے نظر کچھ اور کہتی ہے

وہابی اور قادیانی جنگ کی حقیقت:

عوام الناس کے ذہن میں یہ بات ضرور کھٹکتی ہوگی کہ اگر یہ دونوں ایک ہی مشن کے دوور کر ہیں تو پھران دونوں کا آپس میں مقابلہ کیوں؟۔ وہابی قادیانیوں کے بظاہر مخالف ہیں اور قادیانی دجال بھی بظاہران کے خلاف نظر آتا ہے۔ دراصل وہابی لوگوں نے انکار ختم نبوت کا دروازہ کھولا اور ابھی اس میں داخل ہونے کے لیے پرتول ہی رہے تھے کہ مرزا دجال کچھ تیز نکلا اور جلدی سے اس میں داخل ہوگیا۔ اب یہ جنگ وجدال بیر اور ضد کے سلسلہ میں ہے۔ اسی بنیاد پر دونوں میں مقابلہ جاری ہے۔ وہابیوں غیر مقلدوں کو مرزے کی یہ جلد بازی برداشت نہیں ہورہی اور وہ مرزے کے خلاف کمر بستہ ہیں ایسے ہی مرزائی پارٹی بھی جوابی کاروائیاں کرنے میں مصروف ہے۔ ورنہ آج

بھی غیر مقلد وہابیوں نجدیوں کے فتاویٰ اور حوالہ جات بطور دستاویز موجود ہیں جس میں قادیانیوں کی امامت کو جائز قرار دیا گیا اور مرزائیت کی راہ اپنائی گئی ہے۔

غیر مقلد وہابی یا قادیانی مرزائی؟

اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے ہم درج ذیل وہابیوں ہی کی عبارات پیش کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ خود کریں!

۱......وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے: ہمارے زمانے میں......نیچریہ اور مرزائیہ اور ثنائیہ ایسے فرقے نکلے ہیں جو قرآن کی آیتوں کی تفسیر اپنی ہوائے نفسانی کے مطابق کرتے ہیں۔ (لغات الحدیث ج ۱ ص ۳۳ کتاب ح)

مرزائیہ یعنی قادیانی مرزائی ثنائیہ یعنی وہابی ثناء اللہ امرتسری دونوں ایک جیسا ہی کام کر رہے ہیں، قرآن کی تفسیر نہیں، تحریف کر رہے ہیں۔

۲......عبدالحمید غیر مقلد وہابی نے عبدالوہاب دہلوی اور عبدالستار دہلوی کی امامیہ پارٹی کے متعلق لکھا ہے: (یہ) تمام اہل اسلام کو جہالت و کفر کی موت مارنے میں کسی مرزائی سے پیچھے نہیں ہیں۔ (اخبار اہلحدیث ص ۶، ۷، ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء)

۳......قاضی عبدالاحد خانپوری نے ثناء اللہ امرتسری کو مخاطب کر کے کہا ہے: آپ کی جماعت میں مرزائیت کا شعبہ بھی موجود ہے۔ (القول الفاصل ص ۳۰)

یہ ثناء اللہ امرتسری وہ آدمی ہے جسے وہابی نجدی "فاتح قادیان" قرار دیتے ہیں۔ اب سوچیے کہ اگر یہ فاتح ہے تو مفتوح قادیان کون ہے؟۔ یہاں ان دریدہ دہن وہابیوں کا بھی جواب ہو گیا کہ مرزائی بننے سے پہلے حنفی نہیں وہابی ہونا پڑتا ہے اور یہ

شعبہ امرتسری نے سنبھال رکھا ہے۔

۴......یہی وجہ ہے کہ "مولوی محمد احسن امروہی" نواب صدیق کا خادم قادیانی ہو گیا تھا۔

(تحفۂ حنفیہ ص ۳۵)

۵......وہابیوں نے لکھا ہے: امرتسر میں سب سے پہلے جس شخص نے عمل بالحدیث (یعنی وہابیت کا کام شروع) کیا وہ حافظ محمد یوسف صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر مرزا غلام احمد کا مؤید وحامی بن گیا۔ (اشاعۃ السنہ ج ۲۱ ص ۱۱۴)

گویا ان کے بقول پہلا غیر مقلد وہابی، غیر مقلد مرزائی ہو گیا۔

۶......وہابیوں کے اسماعیل غزنوی امرتسری نے ظہیر الدین اکمل قادیانی کو ایک خط لکھا، اس کے آخر میں یہ جملہ ہے: "آپ کا اسماعیل" ملاحظہ ہو! تحفہ نجدیہ ص۔

گویا یہ وہابی مسلمانوں کے نہیں، مرزائیوں کے ہیں۔

۷......مرزا قادیانی کا خلیفۂ اول حکیم نور الدین (جس کے اہلحدیث یعنی وہابی رہنے کی گواہی عبد الغفور اثری نے بھی دی ہے۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۹۵ حاشیہ) نے جب وہابیوں کی "انجمن اتحاد المسلمین" کی ممبر شپ قبول کی تو وہابیوں کے نام نہاد فاتح قادیاں امرتسری نے اس پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر)

گویا قادیانی مسلمان بھی ہیں اور ان کا وہابیوں سے متحد ہونا باعث مسرت بھی ہے۔

۸......مرزائیوں کی جماعت احمدیہ لاہور کے رکن ڈاکٹر بشارت قادیانی کے مرنے پر امرتسری نے "خبر وفات" شائع کی جس میں انتقال کر گئے، اور مرحوم جیسے اعزازی کلمات لکھ کر اظہار افسوس اور اس کے متعلقین سے ہمدردی ظاہر کی۔

(اہلحدیث امرتسر ص ۶، اپریل ۱۹۴۳ء)

گویا یہ دونوں پارٹیاں اندر سے ایک ہی ہیں۔ وہابی غیر مقلد قادیانی مرزائیوں کے مرنے پر افسوس بھی کرتے ہیں اور انہیں مسلمانوں کی طرح رحمت کا حقدار بھی سمجھتے ہیں۔

۹......ایک مرتبہ وہابی نجدی ملاؤں نے مرزائیوں کے خلاف ہونے والے جلسے کو روک دیا۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۳۔۴ فروری ۱۹۱۶ء)

۱۰......ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک اسماعیل غزنوی مرزائی تھا۔ (فیصلہ مکہ ص ۳۶)

۱۱......قاضی عبدالاحد نے لکھا ہے: ثناء اللہ زندیق کا دین اللہ کا دین نہیں۔ کچھ اس کا دجالوں نیچریوں مرزائیوں کا ہے۔ (الفیصلۃ الحجازیہ ص ۸)

یہ ثناء اللہ امرتسری نجدی وہابی، قادیانی مرزائی کے دین کا حامل تھا۔ اس کو "شیخ الاسلام" کہنے والے بھی کیا اسی کھاتے میں نہیں ہیں۔ گویا وہابی مرزائی: بھائی بھائی۔

۱۲......محمد حسین بٹالوی نے کہا ہے: ثناء اللہ اہلحدیث نہیں بلکہ چھپا معتزلی، مرزائی، چکڑالوی ہے۔ (الاربعین ص ۴۳، اشاعۃ السنہ ج ۲۱ نمبر ۸ ص ۲۵۵)

۱۳......عنایت اللہ امرتسری گجراتی وہابی نے عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کا انکار کرتے ہوئے پوری کتاب بنام "عیون زمزم فی میلاد عیسیٰ ابن مریم"، لکھی اور مرزائیوں کی حمایت کر ڈالی۔ جس پر مرزائیوں نے انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔ ملاحظہ ہو! العطر البلیغ ص ۱۸۴۔

یہ تیرہ عدد نقول پکار پکار کر اعلان کر رہی ہیں کہ وہابی غیر مقلد نجدی لوگ اہلحدیث نہیں مرزائی، قادیانی ہیں اور مرزائیت کے بہترین وکیل ہیں۔

وہابی مرزائیوں سے بھی دو قدم آگے:

اب ہم دلائل کے ساتھ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ غیر مقلد نجدی مرزائیوں کے بھی پیشوا ہیں:

ا......قاضی عبدالاحد خانپوری نے لکھا ہے:

اہلحدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل (دروازہ) ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے...... پھر ملاحدہ مرزائیہ قادیانیہ نکلے تو انہوں نے بھی انہی کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہونا اختیار کیا اور جماعت کثیرہ کو ان سے مرتد اور منافق بنادیا۔ (کتاب التوحید والسنہ ج ا ص ۲۶۲)

یعنی جس طرح وہابی نجدی ہر گمراہی و بے دینی کا دروازہ ہیں اسی طرح مرزائی بھی اسی بطن سے پیدا ہوئے۔ یہ ان کے بھی پیشوا ہیں۔

۲......ابراہیم میر سیالکوٹی نجدی نے اپنی جماعت کے ایک ملاں کے متعلق لکھا ہے: ان مولوی صاحب نے مرزائیوں، نیچریوں اور چکڑالویوں کے بھی کان کاٹ دیئے ہیں۔ (سیرت المصطفےٰ ص ۱۰۰)

گویا جو کام مرزائی وغیرہ نہیں کر پاتے وہ وہابی نجدی انجام دے لیتے ہیں۔

۳......ثناء اللہ امرتسری وہابی نے ”تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن“ کے نام سے ایک عربی تفسیر لکھی تو پھر کیا ہوا؟ لکھا ہے:

”مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی، حضرت امام عبدالجبار غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر (عربی) کو جماعت اہلحدیث کے لیے

ایک فتنہ قرار دیا اور کہا کہ مرزائی فتنہ سے یہ زیادہ فتنہ ہے"۔ (فیصلہ مکہ ص ۱)

آج وہابی نجدی صرف اپنے مفاد کی خاطر مرزائیوں سے بظاہر نبرد آزما دکھائی دیتے ہیں، اگر مرزائیت فتنہ ہے تو وہ جان لیں کہ ان کی وہابیت، نجدیت اور غیر مقلدیت کا فتنہ مرزائیوں سے بڑا فتنہ ہے۔

مرزائی مسلمان ہیں:

۱......وحید الزمان نے اسلامی فرقوں میں "مصالحت" کے نام سے مضمون لکھ کر مرزائیوں کو اسلام ہی کا ایک فرقہ تسلیم کیا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۱، ۲۳ جون ۱۹۱۱ء)

۲......امرتسری نے عدالت میں مرزائیوں کو مسلمان مانا۔ (فیصلہ مکہ ص ۳۶)

۳......ثناء اللہ امرتسری نے مرزائیوں کو یوں مسلمانوں میں شامل کیا ہے:

اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا بھی اختلاف ہو مگر آخر کار نقطہ محمدیت پر جو درجہ ہے والذین معہ کا سب شریک ہیں......مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطۂ محمدیت کی وجہ سے میں ان کو بھی اس میں شامل جانتا ہوں۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۳، ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء)

سب سے بڑا مخالف ہو کر بھی انہیں "محمدیت" میں شریک کر دینا کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت بڑی غداری نہیں، ختم نبوت کے منکروں کو مسلمان قرار دینا کیا سب سے بڑا دجال ہونا نہیں، اس سے بڑی مرزائیوں کی حمایت اور کیا ہو سکتی ہے؟۔ لیکن پھر بھی خود کو بڑا مخالف باور کرانا، یہ آنکھوں میں دھول جھونکنا، منافقانہ رویہ اور دورنگی چال ہے۔ جو وہابی جماعت آج تک چل رہی ہے۔ اندر سے مرزائیوں کے پکے حامی اور اوپر اوپر

سے مخالف بنے پھرتے ہیں، لیکن ہم نے انہیں بے نقاب کردیا ہے۔

۴......عبدالقادر حصاری وہابی نے لکھا ہے:

مولوی محی الدین (وہابی نجدی) تو اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے۔ (تنظیم اہلحدیث لاہور ص ۶ کالم نمبر ۱، ۲۲، ۲ مارچ ۱۹۷۴ء)

مرزائیوں کو امام بنانا درست:

وہابیوں کے نزدیک مرزائیوں کو امام بنانا بھی درست ہے۔ ملاحظہ ہو!

۱......ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے: اگر وہ (مرزائی) جماعت کرا رہا ہو تو مل جاؤ۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۱۱ کالم ۲، ۳ مئی ۱۹۱۲ء)

۲......عبدالعزیز وہابی نجدی نے لکھا ہے:

آپ (امرتسری) نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی۔

(فیصلہ مکہ ص ۳۶)

۳......وہابیوں کے حافظ عبداللہ شاہ عین الحق، عبدالعزیز وغیرہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۸، ۲۸ جون ۱۹۱۲ء)

۴......عنایت اللہ امرتسری نے محمود احمد قادیانی سے کہا میں آپ کو مسلمان سمجھ کر اقتداء کررہا ہوں۔ (الجبر البلیغ ج ا ص ۱۲، ۱۳)

مرزائیوں سے نکاح بھی صحیح:

ثناء اللہ امرتسری سے مرزائی عورت سے نکاح کے متعلق سوال ہوا تو اس نے لکھا:

"اگر عورت مرزائن ہے تو اور علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو، میرے ناقص

علم میں نکاح جائز ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۱۳، ۲ نومبر ۱۹۳۴ء)

قادیانیوں کو کافر کہنا ضروری نہیں:

وہابیہ، نجدیہ، غیر مقلدیہ کی طرف سے بڑے زور و شور سے یہ پراپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی پہ سب سے پہلا فتوائے کفر وہابیوں کی طرف سے صادر ہوا تھا۔ ان کی اس بات سے کم از کم اتنا تو ثابت ہو ہی جاتا ہے کہ اگرچہ بعد میں ہی، بہر حال اہلسنت نے بھی اسے کافر قرار دیا تھا اور اس پر بے شمار شواہد خود انہی کے گھر سے موجود ہیں۔

لیکن ہم فی الحال یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس بات سے بحث نہیں کہ ان کا فتویٰ پہلا تھا یا بعد کا حقیقت تو یہ ہے کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا وہ ایک وقتی کاروائی اور حالات سے سمجھوتہ تھا ورنہ دراصل ان کے نزدیک مرزا کو کافر کہنا کوئی ضروری نہیں، ویسے بھی انہوں نے اسے مسلمان اور امام بھی تسلیم کر لیا ہے۔ درج ذیل حوالہ جات دعوت فکر دے رہے ہیں:

۱......اخبار اہلحدیث امرتسر میں تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مرزائیوں کو کافر نہیں کہتا تو وہ بھی مسلمان ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے۔

(ص ۱۳ کالم نمبر ۱، ۲ نومبر ۱۹۳۴ء)

۲......ان کے محمد حسین بٹالوی نے بھی تکفیر مرزا سے رجوع کر لیا تھا ملاحظہ ہو! الاقتداء ص ۵۳، ۵۴، سیرت الرسول اور احمد ﷺ جلسوں کا خیر مقدم ص ۱۶، از عنایت اللہ اثری۔

۳......امرتسری نے بھی انہیں مسلمان مانا۔ (فیصلہ مکہ ص ۳۶)

۴......عنایت اللہ اثری نے مسلمان سمجھ کر مرزائی کی اقتداء کا ارادہ ظاہر کیا۔

مرزا قادیانی اہلحدیث یعنی وہابی تھا:

وہابیوں کے مستند فرد عنایت اللہ اثری گجراتی وہابی کے پاس دو قادیانی آئے، دیگر بحث کے علاوہ انہوں نے ایک چھپے راز کو بھی افشاء کیا۔ وہ کیا ہے۔ اثری گجراتی کی زبانی ملاحظہ کیجیے!

انہوں نے باتوں باتوں میں یوں بھی فرمایا تھا کہ اکثر اہلحدیث (وہابی) احمدی (مرزائی) ہوئے ہیں، میں نے کہا مرزا صاحب تو حنفی تھے، فرمایا کہ نہیں وہ بھی اہلحدیث ہی تھے۔ (العطر البلیغ ص ۱۵۶)

وہابی مولوی اثری نے اس بات کو نقل کیا بلکہ روایت کیا اور اس کی تردید نہیں کی۔ گویا ان کے نزدیک یہ بات درست ثابت ہوگئی کہ مرزا قادیانی وہابی، نجدی، غیر مقلد تھا۔ صرف عوام کو الو بنانے کی خاطر وہابیوں کی طرح حنفیت کا مصنوعی لباس اوڑھ رکھا تھا۔ خود مرزائی بھی یہی کہتے ہیں اور وہابیوں کو بھی اس کی تردید کی جرأت نہیں۔

❁......اسی طرح وہابیوں کے امام اسماعیل سلفی نے بھی مرزا قادیانی کے حنفی ہونے کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے:

"(مرزا غلام احمد قادیانی) البتہ غیر مقلد ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ نہ فقہ حنفی کے پابند تھے نہ وہ صحابہ اور تابعین، ائمہ سلف کی روش پر چلنا پسند کرتے ہیں"۔

(تحریک آزادیٔ فکر ص ۱۸۸)

ان مسائل میں کچھ ژرف نگاہی ہے درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لب باب نہیں

چونکہ ان حقائق وواقعات کو عوام الناس سے چھپا رکھا تھا اور اہلسنت کے خلاف جھوٹا واویلا کیا جاتا تھا کہ مرزا کی راہ کو ہموار کرنے والے سنی لوگ ہیں۔ حالانکہ اہلسنت ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہندوستان کے ہر فرقے کا ڈٹ کر مقابلہ ومحاسبہ کیا۔ اور وہابیت ومرزائیت کو بھی ناکوں چنے چبوائے۔

ردمرزائیت میں اہلسنت کی روشن خدمات کو وہابیوں نے بھی چاروناچار مان ہی لیا ہے۔ جس کے چند حوالہ جات زیر نظر کتاب میں بھی پیش کیئے گئے ہیں اور ایک آدھ حوالہ آگے بھی آئے گا۔ لیکن وہابیوں کو حقائق وواقعات سے کیا غرض یہ لوگ وقت کے ساتھ ساتھ اپنا رنگ بدلتے ہیں۔ ان کا مقصد صرف اور صرف سادہ لوح عوام کو ورغلانا ہے اور بس۔ عوام کو ان کے مکروہ دھندے سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

اسی ضرورت کے پیش نظر کاشف اسرار نجدیت حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے ''وہابیت ومرزائیت'' کے نام سے ایک کتابچہ ترتیب دیا اور وہابیوں کی مرزائیت نوازی بلکہ مرزائیت سازی کی مختصر مگر جامع داستان رقم کردی۔ کچھ عرصہ بعد وہابیوں نے عبدالغفور اثری نامی شخص کو استعمال کر کے اپنا غیظ وغضب اتارنے کی کوشش کی اور ''حنفیت اور مرزائیت'' کے نام سے کذب وافتراء، اتہام والزام اور خیانت وبددیانتی کا ایک مجموعہ تیار کردیا۔ جو کہ ساجد میر، محمد علی جانباز، اسماعیل اسد وغیرہ کی مشترکہ کاوش سے معرض وجود میں آیا۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ان ظالم یہود صفت نجدیوں نے حقائق وواقعات کا بھی انکار کیا اور اپنے ہم

مذہب بھائی قادیانی دجال کی طرح تحریف وخبث باطن کا بھی بھرپور مظاہرہ کیا، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ سے قادیانیوں کا ذکر مٹا کر اپنے ابلیسی ذوق کی آبیاری کی۔اور اس پر بے ایمانی کا مزید اظہار یہ کہ وہ اس کتاب کو دنیائے تحقیق کا ایک انوکھا کارنامہ قرار دیتے نہیں شرماتے اور ارشاد الحق اثری جیسے نجدی وہابی بھی اس پر بغلیں بجاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ملاحظہ ہو! مقالات۔

''وہابیت ومرزائیت'' کے جواب میں سر توڑ کوشش کر کے پوری پارٹی نے مل کر ''حنفیت اور مرزائیت'' کے نام پر کتاب چھاپ تو دی لیکن اسکی ضخامت بڑھانے کے باوجود حضرت مولانا رحمۃ اللہ کی بنیاد کو ہلا نہیں سکے۔جبکہ مولانا مرحوم نے وہابیوں کے رد میں ''کھلا خط'' بھی لکھا اور پرزور مطالبہ کیا کہ بتاؤ اس کا جواب کہاں دیا گیا ہے؟۔''احقاق حق'' نامی کتابچہ لکھ کر غلط مبحث اور مکروفریب کا پلندہ تو وہابیوں نے تیار کر دیا، لیکن آج تک ''وہابیت ومرزائیت'' کے اٹھائے گئے سوالات کا جواب نہ دے سکے اور نہ ہی جیتے جی دے سکتے ہیں۔انہوں نے ''حنفیت اور مرزائیت'' صرف اپنے مکروہ چہروں پر نقاب ڈالنے کے لیے لکھی ہے۔اہلسنّت کے سوالات سے آنکھیں موند لینا اور جھوٹا واویلا کرنا وہابیت کا شعار ہے۔لیکن حقیقت کو چھپایا نہیں جاسکتا وہ روز روشن کی طرح نمایاں ہے۔

قارئین سے گذارش ہے کہ وہ حضرت مولانا قادری علیہ الرحمۃ کی کتب وہابیت ومرزائیت، کھلا خط اور نجد سے قادیاں براستہ دیوبند بھی ضرور پڑھیں!

اللہ بھلا کرے فاضل نوجوان، مقرر ذیشان مولانا محمد شبیر احمد رضوی طولعمرہٗ کا کہ انہوں نے وہابیوں کی اس مایہ ناز کاوش کا سر کچل دیا، ان کی قابل فخر تحقیق کی جڑیں

اکھاڑ دیں، ان کے نام نہاد علمی کارنامہ کی حقیقت دکھا دی ہے۔

مولانا گو ابھی تصنیف و تالیف کے ابتدائی مراحل سے گذر رہے ہیں لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ وہ اپنا ذمہ نبھانے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے حق کو سمجھنے میں مدد و معاون ثابت ہوگی جنہیں مکر و فریب سے راہ حق سے برگشتہ کرنے کی وہابیانہ کوششیں کی گئی ہیں۔

وہابی پارٹی کے رد میں مولانا شبیر احمد رضوی کی کاوش اپنی جگہ لیکن جی چاہتا ہے کہ وہابیوں کی اس مشترکہ کاوش پر ایک نظر ہم بھی ڈال کر حقائق و واقعات کو دو پہر کے اجالے کی طرح نمایاں کر دیں۔

حنفیت اور مرزائیت پر ایک نظر:

وہابیوں کی اثری سیالکوٹی پارٹی نے اپنے کذب و افتراء، مکر و فریب کے اس پلندہ کو نو ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ ہر باب پر نقد و نظر درج ذیل ہے:

باب اول میں اپنے ہم مذہب مرزا قادیانی کو ''حنفی المذہب مقلد'' ثابت کرنے کے لیے وہابی اور حنفی مسائل پر مناظرہ، وہابیوں سے نفرت، وہابیوں کے امتیازی مسائل اور ''چند مخصوص خیالات و نظریات'' بیان کر کے اسے اہلسنّت سے ملا دیا۔

اگر انہیں امور کی وجہ سے مرزے کا حنفی ہونا ثابت ہوتا ہے تو لیجیے اس خود ساختہ تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ ہو!

مرزا غیر مقلد:

وہابیوں کے دو مولویوں کی گواہی تو پیچھے گزر چکی ہے۔ اب سنیئے مرزے کی گواہی! فتاویٰ احمدیہ میں ہے، مرزا کہتا ہے:

''فرقہ مقلدین اس قدر تقلید میں غرق ہیں کہ وہ تقلید اب بت پرستی کے رنگ میں ہوگئی ہے غیر معصوم لوگوں کے اقوال حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے برابر سمجھے جاتے ہیں صدہا بدعات کو دین میں داخل کرلیا ہے۔ (ج ا ص ۵)

یہ بالکل وہابیوں، غیر مقلدوں، نجدیوں کے انداز میں بہتان تراشی کرتے ہوئے مقلدین کا رد کیا گیا ہے۔ اور انہیں بدعتی قرار دیا ہے۔ ثابت ہوا کہ مرزے کا مقلدین سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ مقلد کو بت پرست قرار دیتا ہے۔ لعنۃ اللہ علیہ

❁...... مرزا ایک جگہ لکھتا ہے:

نور الانوار حنفیوں کے اصول فقہ کی کتاب ہے۔ (ایضاً ج ا ص ۷۶)

یعنی یہ کتاب مرزائیوں کی نہیں، کیونکہ حنفی اور ہیں اور مرزائی اور ہیں۔

❁...... مرزا قادیانی حنفیوں کو یوں فرقہ قرار دیتا ہے:

ایک فرقہ حنفیوں کا ہے۔ (ایضاً ج ا ص ۱۴۸)

یہاں نام لے کر حنفیوں کی تردید کر رہا ہے۔

❁...... مرزا کہتا ہے: ہندوستان میں جس قدر گدیاں اور مشائخ اور مرشدین ہیں سب سے ہمارا اختلاف ہے۔ (ایضاً ج ا ص ۱۴۸)

گویا مرزا دجال تمام سنیوں، حنفیوں اور مقلدوں کا مخالف تھا، ثابت ہوگیا کہ

مرزا سنی، حنفی اور مقلد نہیں بلکہ غیر مقلد تھا

داؤد ارشد کی فیصلہ کن عبارت:

اگر کوئی شقی القلب پھر بھی اصرار کرے تو اس کے لیے داؤدیہ گروپ کا یہ اقتباس مناسب رہے گا۔ پڑھے اور اپنا ناطقہ بند رکھے۔

''کسی تحریک سے چند افراد کا یا کسی فرد کا مرتد ہو جانا کیا اس تحریک کے باطل ومردود ہونے کی دلیل بن سکتی ہے؟

یہ ایک بہترین سوال ہے جس سے موضوع بحث میں قدرے علمی رنگ بھی آجاتا ہے اور بات کو سمجھنے میں بھی آسانی رہے گی۔ اس سوال کے جواب میں ہم سب سے پہلے کتاب اللہ کو پیش کرتے ہیں جو تعلیم محمدی کا بنیادی ماخذ ہے۔ چنانچہ تعلیم قرآن کی رو سے ہدایت من جانب باللہ (؟) ہے۔ یعنی اللہ کی توفیق سے ہی کوئی شخص ہدایت کو قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کے بعد اس پر قائم رہتا ہے۔ گویا کوئی فرقہ یا گروہ کسی کو ہدایت یافتہ بنا سکتا ہے نہ ہی اسے ہدایت پر قائم رکھ سکتا ہے یہی راز ہے کہ انسان دن میں کم از کم سترہ بار نماز میں صراط مستقیم کی دعا کرتا ہے۔

تعلیم قرآن پر ایک طائرانہ نظر ڈالیے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کافر تھے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی کو یہ کہنے کا حق مل گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام برائیوں کی جڑ تھے۔

نعوذ باللہ من ذلک اس سے نیچے آیئے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے

مقدس گروہ کی امثلہ ہمارے سامنے موجود ہیں۔ کہ ان کے ایمان کی گواہی اللہ نے بار بار قرآن میں دی ہے۔ مگر اسی گروہ میں بعض نام کے مسلمان بھی تھے جو منافقین کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ بلکہ ایک کاتب وحی مرتد ہو گیا تھا۔ (بخاری ص ۵۱۱ ج ۱)

مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہوئے جس شخص نے کہا تھا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انصاف کیجیے۔ (بخاری ص ۵۰۹ ج ۱)

وہ بھی تو خود کو مسلماں ہی سمجھتا تھا۔ اب اگر کوئی کافر و بت پرست ان باتوں کو لے کر یہ اعتراض کر دے کہ صحابہ میں سے منافقین کا وجود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بے انصافی کا اعتراض اور کاتب وحی کا مرتد ہونا درحقیقت تعلیم اسلام کا نقص ہے اور مرتد ہونا وحی کی کتابت کا نتیجہ ہے۔ تو کیا کوئی عقل منداس اعتراض میں وزن محسوس کرے گا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسے معترض کو ہر باشعور انسان علم و فہم سے کور تعصب سے لبریز اور پڑھا لکھا جاہل کہے گا۔

...... تاریخ کے آئینہ میں دیکھو۔ معروف مدعی نبوت مختار بن عبید اللہ جس کا دعویٰ تھا کہ میرے پاس وحی آتی ہے اور میں اللہ کا نبی ہوں۔

(مسند طیالسی وغیرہ بحوالہ فتح الباری ص ۳۸۴ ج ۶)

یہ خبیث معروف صحابی حضرت عبید اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیٹا تھا۔ کیا کوئی دانا یہ بات تسلیم کرنے کو تیار ہے کہ مختار کا دعویٰ نبوت صحابی رسول کا بیٹا ہونے کا نتیجہ ہے۔

...... اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ

((سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یذعم (؟) انه نبی الله))

(مشکوٰۃ ص ۴۶۵)

یعنی عنقریب میری امت سے تیس جھوٹے کذاب پیدا ہونگے جو تمام کے تمام نبی ہونے کا دعوئ کریں گے۔

امر واقعہ میں بھی یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور اسلام سے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا مگر آج تک کسی جاہل سے جاہل اور متعصب سے متعصب نے بھی اسلام پر اعتراض نہیں کیا کہ مسلمانوں سے جھوٹے مدعی نبوے پیدا ہوئے ہیں۔لہٰذا اسلام کی تعلیم میں کوئی بنیادی نقص ضرور ہے۔(تحفہ حنفیہ ص۵۱۹تا۵۲۱)

جب اتنا کچھ ہونے کے باوجود اسلام پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا تو اگر بالفرض بقول وہابیوں کے مرزا حنفی بھی ہوتو وہ جب مرتد ہو کر بے ایمان ہوگیا تو پھر فقہ حنفی پر طعن کرنا وہابیوں کی بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے؟

وہابی اور حنفی مسائل:

یاد رہے کہ کسی ایک موقع پر بھی مرزے نے مناظرہ کر کے حنفی موقف کو درست قرار نہیں دیا کیونکہ وہ ایسے مسائل میں وہابیوں کا طرفدار بلکہ وہابی مسائل پر عمل پیرا تھا۔وہ حنفیوں کو یوں طعنہ دیتا تھا:

"فرقہ مقلدین......قرأۃ فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر پر یوں چڑتے ہیں جس طرح ہمارے ملک کے ہندو بانگ پر......اپنی ضد کو نہیں چھوڑتے۔(فتاویٰ احمدیہ ج۱ص۵)

گویا وہ ایسا بدبخت غیر مقلد تھا کہ وہابیوں کی طرح حنفیوں کو کوستا اور ہندوؤں سے تشبیہ دیتے ہوئے بھی نہیں شرماتا تھا۔اور حنفی وہابی مسائل میں وہابیانہ طرز استدلال سے وہابی موقف کو ترجیح دیتا۔گویا وہ حنفی نہیں بلکہ "وہابی، غیر مقلد مناظر و محقق تھا"۔

سیالکوٹی پارٹی نے چند مسائل ذکر کر کے مرزے کی حنفیت کا بے کار اثبات کیا ہے جبکہ ہم اس سے چار گنا زیادہ مسائل نقل کر کے مرزے کا وہابی غیر مقلد ہونا ثابت کر سکتے ہیں۔فی الحال فتاوی احمدیہ سے اس کی صرف دس مثالیں حاضر ہیں!

(۱)......قادیانی دھرم میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔(ج۱ص۳۳) (۲)......آمین اونچی آواز سے کہنا چاہیئے۔(ج۱ص۳۳،۵)۔(۳)......رفع یدین کرنا چاہیئے۔(ج۱ص۳۴)۔(۴)......نماز میں بسم اللہ اونچی پڑھنا۔(ج۱ص۳۴)۔(۵)......نماز میں ہاتھ سینہ پر باندھنا۔(ج۱ص۳۵)۔(۶)......مصروفیت کی وجہ سے دو نمازیں اکٹھی پڑھنا۔(ج۱ص۴۷،۴۹)۔(۷)......پگڑی پر مسح کرنا(ج۱ص۸۹) (۸)......تراویح گیارہ رکعت۔(ج۱ص۱۷۶)۔(۹)......نماز عید کی تکبیریں بارہ ہیں۔(ج۱ص۱۵۹)۔(۱۰)......ایک وتر کا رد ثابت کرنے والے وہابیوں نے اتنا نہیں بتایا کہ مرزا تین رکعت حنفی طریقہ کے مطابق نہیں پڑھتا تھا۔(ج۱ص۱۵۹)

ثابت ہوا کہ وہابی پارٹی احمقوں کی دنیا میں رہتی ہے جو مرزے کو حنفی بتاتی ہے۔

نوٹ:

اتنی بات تو وہابیوں نے بھی تسلیم کر لی ہے کہ مرزا آٹھ تراویح، جرابوں پر مسح، جمع بین الصلوتین، گوکی حلت اور سینہ پر ہاتھ باندھنے کا قائل تھا۔

(تحفہ حنفیہ ص ۵۳۰)

وہابیوں سے محبت:

وہابیوں سے مرزے کی نفرت کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ کے طور

پر یہاں صرف ایک حوالہ ہی کافی ہے جس سے واضح ہے کہ مرزے کو وہابیوں سے محبت تھی ۔ ملاحظہ ہو! لکھتا ہے:

''وہ میرے خیال میں صالح آدمی تھا یعنی مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی...... وہ متقی اور راست باز تھا اور تبتل اور انقطاع اس پر غالب تھا اور عباد صالحین میں سے تھا...... مجھے عبداللہ صاحب مرحوم سے دلی محبت تھی۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۴۰،۲۳۹)

صرف محبت نہیں دلی محبت اور تعریف کے پل بھی باندھے ہیں۔ اگر مرزے کی ''وہابیوں'' سے نفرت والی عبارتیں ہیں تو پھر بھی کوئی مذائقہ نہیں۔ کیونکہ ایک وقت میں غیر مقلد نجدی وہابیوں نے بھی وہابیت سے نفرت کی ہے۔ ملاحظہ ہو! ترجمان وہابیہ ص۱۱، فتاویٰ سلفیہ ص۵ وغیرہ۔

چند مخصوص خیالات ونظریات:

سیالکوٹی پارٹی نے چند مخصوص مسائل نقل کرنے سے قبل مکروفریب کی انتہاء اور بہتان تراشی وکذب بیانی کا عالمی ریکارڈ قائم کرتے ہوئے ''بریلویت'' کا اصل بانی مرزے کو قرار دے کر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو اس کا ہم خیال اور بریلویت کو مرزائیت کی ایک ذیلی شاخ لکھا ہے۔ (حنفیت اور مرزائیت ص۷۴،۷۳)

ان کے اندھے پن اور خرد دماغ ہونے کی دلیل یہی ہے کیونکہ جب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ مرزا قادیانی دجال کذاب سے پہلے ہوئے ہیں، اور وہ پہلے ہی سے اپنے مسلک ومشرب پر گامزن تھے اور وہابیوں کے نزدیک بھی اعلیٰ حضرت کا مرزے

سے کوئی مکالمہ، مباحثہ وغیرہ نہیں ہوا تو مرزا بریلویت کا بانی کیسے ہوا؟ اور دونوں ہم خیال کیسے ہو گئے؟ جب بریلویت کا آغاز ہی بقول وہابیوں کے اعلیٰ حضرت سے ہوا ہے کہ تو پھر مرزا کو بریلویت کا بانی کہنا جھوٹ کا بھی ''لک'' توڑ دینے والی بات ہے۔ اور جب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے مرزے پر کفر وارتداد کے فتوے دیئے، اس کے رد میں کتب لکھی ہیں تو پھر ہم خیال کیسے ہوئے؟...... جبکہ دوسری طرف وہابیوں کی مرزے سے ملاقاتیں اور پیار و محبت کی داستانیں محفوظ ہیں۔ جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔

❁...... سیالکوٹی پارٹی کا یہ دھوکہ دینا بھی بکواس ہے کہ جس نے بھی مرزے کے ساتھ مباحثہ اور مکالمہ کیا تو اعلیٰ حضرت نے اسے کافر اور مرتد قرار دیا۔ (ص ۴۷)

اعلیٰ حضرت نے امرتسری وبٹالوی پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا اور قاسم نانوتوی، اشرفعلی تھانوی، خلیل ورشید نے مرزے سے مباحثہ نہیں کیا جبکہ ان کی کفریہ عبارات پر اعلیٰ حضرت کا کفر کا فتویٰ موجود ہے۔ اور مزے کی بات یہ کہ نہ صرف مرزے پر اعلیٰ حضرت کا فتوائے کفر موجود ہے۔ بلکہ آپ نے تمام مرزائیت نوازوں پر بھی فتویٰ صادر کیا ہے۔ دراصل وہابیوں کو یہی تکلیف ہے کہ فاضل بریلوی نے ان نجدی، وہابی، اور قادیانی گستاخوں کو ننگا کیوں کیا ہے! یہی وجہ ہے کہ اسی مکار پارٹی نے ''مقدمہ'' کی عبارتوں میں اعلیٰ حضرت کے قادیانیوں پر دیئے گئے فتوؤں میں خیانت کرتے ہوئے ان کا نام اڑا دیا ہے۔ اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ مرزے کا ہم خیال کون ہے!

❁...... نجدی سیالکوٹی پارٹی نے جو مسائل لکھ کر سنیوں کو مرزے کا ہم خیال ثابت کیا ہے وہی مسائل ان کے گھر سے ثابت کیئے دیتے ہیں۔ ان کے آئینے میں انہی کا چہرہ۔

۱...... ''کامل ہستیاں اولیاء، صلحاء، شہداء، صدیقین اور انبیاء سب قبر میں زندہ ہیں''۔

فضل الرحمن صدیقی نے لکھا ہے: موت اختتام زندگی کا نام نہیں بلکہ ابدی زندگی کا آغاز ہے۔(عید میلاد النبی ﷺ غلو فی الدین ص ۴۷)

گویا ہر صاحب قبر زندہ ہے اور وہ بھی ابدی زندگی کے ساتھ۔

۲...... بعد از وصال لوگوں سے انبیاء کی بیداری میں ملاقات۔ غلام رسول قلعوی نے کہا ہے کہ مجھے جاگتے ہوئے حضور کی زیارت ہوئی آپ میری مسجد میں آئے اور ممبر پر بٹھایا اور فرمایا وعظ کیا کرو۔(سوانح حیات ص ۱۴۱) بتایئے کیا یہ مرزائیوں کا بھی سردار ہے؟

۳...... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر۔ نواب صدیق حسن بھاپالوی نے لکھا ہے: حقیقت محمدیہ تمام موجودات کے ذروں اور افراد ممکنات میں جاری وساری ہے(مسلک الختام ج ۱ ص ۲۴۴)۔ ۴...... صلی اللہ علیک یارسول اللہ پڑھنا۔ ابن قیم نے اس مضمون کو خود نقل کیا ہے۔(جلاء الافہام ص ۲۵۸) سمجھ جائیں مرزائی کون ہے؟۔

۵...... غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے۔ وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے: اے اللہ اس کتاب کو مکمل کرنے کے لیے انبیاء، صالحین، ملائکہ مقربین بالخصوص امام حسن بن علی، شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت مجدد الف ثانی وغیرہ کی روحوں کو مددگار بنا (ھدیۃ المھدی ص ۳،۴)۔ ۶...... چالیسویں کا جواز۔ اسمٰعیل دہلوی نے مردوں کی فاتحہ کو اچھا قرار دیا (صراط مستقیم ص ۶۷، مترجم)۔ وحید الزمان نے لکھا: مروجہ فاتحہ کا انکار جائز نہیں (ھدیۃ المھدی ص ۱۱۸)۔ ۷...... اہل کشف کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے احکام پوچھنا۔ یہی نظریہ محمد حسین بٹالوی وہابی نے مرزے کی حمایت میں لکھے گئے ''ریویو'' میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! اعجاز احمدی ص ۲۹۔

۸...... چلہ کشی۔ عبدالمجید خادم نے مشاہدہ، مراقبہ، تصفیہ باطن اور تصوف و درویشی کو تسلیم

کیا ہے(کرامات اہلحدیث ص ۵)۔ ۹...... کشف قبور۔ قاضی سلیمان بھی کشف قبور کا حامل تھا۔(کرامات اہلحدیث ص ۱۹) قاضی کو صاحب کشف لکھا ہے۔(کرامات اہلحدیث ص ۲۱) سلیمان روڑوی تو کشف جنت کا قائل تھا۔(ایضاً ص ۲۸)

۱۰...... مولود خوانی۔ ابن تیمیہ نے محبت رسول ﷺ کی وجہ سے میلاد منانے کو کار ثواب تسلیم کیا ہے۔(اقتضاء الصراط المستقیم ج ۲ ص ۲۸۴)

نور الدین بھیروی غیر مقلد:

مختلف حیلوں بہانوں سے اس شخص کو ''حنفی'' ثابت کرنے کے لیے ''باب دوم'' کو وقف کیا، جبکہ یہ بھی ایسا ہی حنفی تھا جیسے وہابی حنفی کہلاتے تھے اور اگر یہ حنفی ثابت ہو بھی جائے تو پھر بھی احناف پر طعن نہیں دلیل داؤد ارشد کا مضمون ہے جو پیچھے گذر گیا۔ اسے دوبارہ پڑھ لیں!

تیسری بات یہ ہے کہ اس سیالکوٹی نجدی پارٹی نے اتنا تو خود بھی مان لیا ہے کہ ''حکیم نور الدین بھیروی تھوڑا عرصہ اہلحدیث رہا''۔(ص ۹۵ حاشیہ)

ثابت ہوا کہ یہ سابق وہابی نجدی بھی تھا۔ لیکن چلیے ہم وہابی اور حنفی مسائل پر اس کے وہابیوں کے ہم خیال ہونے پر چند مسائل پیش کر دیتے ہیں:

یہ شخص مقتدی کے لیے الحمد شریف پڑھنے کا قائل تھا۔(فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۲۸) آمین بالجہر۔(ج ۱ ص ۳۳) رفع یدین کرنا قوی ہے۔(ج ۱ ص ۳۴) بسم اللہ جہراً پڑھنا۔(ج ۱ ص ۳۴) نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا۔(ج ۱ ص ۳۵) دو نمازیں اکٹھی پڑھنا(ج ۱ ص ۶۶) تین وتر مغرب کے مشابہ نہ ہوں۔(ج ۱ ص ۶۹) اور گیارھویں،

فاتحہ، تیجہ، عرس کو ناجائز قرار دیتا تھا۔ (ایضاج ا ص ۱۱۸)۔

بتائیے! کیا یہ حنفیوں اور بریلویوں کے نظریات ہیں؟ یا وہابیوں، نجدیوں کے۔

میدان کس نے ہموار کیا؟:

تیسرے باب میں بڑی چابک دستی سے تقلید کو انکار ختم نبوت کی دلیل بنایا جبکہ وہابیوں نے خود بھی تقلید کو واجب لکھا ہے۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۸۵) اور بغیر دلیل کے غیر نبی کی بات کو مانا ہے۔ ملاحظہ ہو! کتاب ''اہلسنت کی پہچان'' ص ۱۵۶ اور (غیر مطبوعہ) مقالہ وہابیوں کی تقلید۔ ثابت ہو گیا کہ یہ خود منکر ختم نبوت ہیں۔

❁...... یاد رہے کہ کتب احناف میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا اجتہاد فقہ حنفی کے موافق ہوگا، یہ نہیں کہ وہ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مقلد ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طریقہ کسی فقہ سے تو ضرور ملتا ہوگا تو وہابیوں نے بات کا بتنگڑ بنا ڈالا کہ دیکھو! حضرت عیسیٰ کو امام اعظم کا مقلد بنا دیا۔ لعنة الله علی الکاذبین

❁...... اسی باب میں غیر معتبر کتاب اشارات فریدی کے دیئے گئے حوالے مردود ہیں جیسا کہ مولانا کاشف اقبال مدنی رضوی صاحب کی تقریظ میں موجود ہے۔ مزید دیکھیے گستاخ کون ص ۱۴۴، احناف کے متعلق بکواس کرنے سے مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ ہم شروع میں ثابت کر آئے ہیں کہ انکار ختم نبوت میں مرزا وہابیوں کا پیروکار ہے اور ان کے اکابر ہی نے مرزے کے لیے میدان ہموار کر دیا تھا۔

فائدہ: اشارات فریدی یعنی مقابیس المجالس کا حوالہ نجدی فریب کاروں نے بار بار پیش

کیا جبکہ وہ کتاب غیر معتبر ہے۔اس پر ایک گواہی ہم خود مرزا قادیانی کی پیش کیئے دیتے ہیں۔انجام آتھم ص ۶۹ پر قادیانی نے ان لوگوں کے نام لکھے ہیں جنہوں نے اسے کافر، جھوٹا اور دجال کہا ہے،اس فہرست میں حضرت خواجہ غلام فرید چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی موجود ہے۔لیکن

ع دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے!

اسی طرح خوجہ صاحب نے اپنی کتاب فوائد فریدیہ صفحہ ۵۳ پر جہنمی اور مردود فرقوں کا ذکر کیا ہے اور ان میں احمدیہ مرزائیہ فرقہ کا ذکر کر کے واضح کردیا ہے کہ ان کے نزدیک مرزائی جہنمی اور مردود ہیں۔اس کے علاوہ مرزائیوں کی حمایت میں آپ کے نام پر جو کچھ کہا جاتا ہے وہ سب باطل و مردود ہے

چور دروازے:

باب چہارم میں شیخ ابن عربی، علامہ شعرانی، ملا علی قاری حضرت مجدد الف ثانی علیہم الرحمۃ کے حوالے سے یہ مکاری کی ہے کہ یہ حنفیوں، بریلویوں کے معتبر لوگ ہیں اور انہوں نے ''غیر تشریعی و امتی نبی اور مثیل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بننے کے لیے چور دروزے'' کھولے ہیں۔نجدی پارٹی نے اس باب میں قاسم نانوتوی، عبدالحیی لکھنوی اور حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمہ کا بھی ذکر چھیڑا ہے......خواجہ صاحب کے نام سے دیئے گئے حوالے مردود ہیں چونکہ وہ غیر معتبر ہیں اور نانوتوی ولکھنوی ہمارے لیے حجت نہیں۔لیکن اس بد بخت پارٹی کو اپنے ''وڈیرے'' بھول گئے۔مثلاً:

ا......نواب صدیق نے لکھا ہے: لانبی بعدی ......کہ میرے بعد کوئی نبی شرح ناسخ لے

کر نہیں آئے گا۔ (اقتراب الساعۃ ص ۱۶۲) بولیئے! یہ کتنا بڑا قادیانی ہے۔

۲......وحید الزمان نے ایسے لوگوں کو نبی مانا ہے: رامچندر، لچھمن، کشن جی، زراتشت، کنفسیوس، بدھا، جاپان، سقراط، فیثا غورث۔ (ھدیۃ المھدی ص ۸۵)

۳......اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے: کروڑوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو سکتے ہیں۔

(ملخصاً، تقویۃ الایمان ص ۳۱ مطبوعہ دہلی، ص ۵۵، ۵۶ مکتبہ سلفیہ لاہور)

کیا یہ ختم نبوت کے باغی نہیں، یہ مرزے کے پیشوا نہیں، یہ اسلام کے غدار نہیں، یہ چور دروازے کھولنے والے نہیں۔ بد باطنو!

ے تم قتل بھی کرتے ہو تو چرچا نہیں ہوتا!

اب ہمارا کمال یہ ہے کہ اولاً اوپر ذکر کیئے گئے افراد کو وہابیوں کے معتبر اور مستند ثابت کر دکھائیں اور پھر ان کی عبارتوں کی وضاحت بھی خود انہی کے گھر سے دکھادیں تا کہ یہ نجدی سیالکوٹی پارٹی چلو بھر پانی میں ڈوب مرے اور ہمیں کوسنے کے ساتھ ساتھ اپنوں کا بھی گلا دبا دے۔

شیخ ابن عربی علیہ الرحمۃ:

عبداللہ امرتسری نے لکھا ہے: ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابن العربی، بزرگ۔ (محمدیہ پاکٹ بک ص ۶۴۲، ۶۴۳) وحید الزمان حیدر آبادی نے ان کو اصول فروع کے لحاظ سے اہلحدیث لکھا ہے۔ (ہدیۃ المھدی ص ۵۱)

نذیر حسین دہلوی نے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ (فتاوی نذیریہ ج ۱ ص ۱۰۴)

نواب صدیق نے بھی تعریف کی ہے۔ (التاج المکلل ص ۱۷۰ تا ۱۷۶)

ثناء اللہ امرتسری نے بھی قابل عزت قرار دیا ہے۔(فتاویٰ ثنائیہ ج ا ص ۳۳۴)
داؤد غزنوی نے آپ کو اپنا بزرگ مانا ہے۔(داؤد غزنوی ص ۸۸) غزنوی کو حضرت ابن عربی سے طبعی مناسبت بھی تھی۔(ایضاً ص ۲۸۴)

علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ:

عبداللہ امرتسری نے انہیں "بزرگ" لکھا ہے۔(محمدیہ پاکٹ ص ۶۴۵)
ابراہیم سیالکوٹی نے لکھا ہے: بعدازاں شیخ عبدالوہاب شعرانی کے مرقد منور کی زیارت کی......ان سے بھی کمال حسن عقیدت ہے اور میں نے ان کی کتب سے سلوک و فروع کے متعلق بہت فیض حاصل کیا۔(تاریخ اہلحدیث ص ۷۹) امام عبدالوہاب شعرانی مصر کے اولیاء اللہ سے تھے۔(ص ۸۲)

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ:

عبداللہ امرتسری نے لکھا ہے: حضرت امام ملا علی قاری (محمدیہ پاکٹ بک ص ۶۲۰) امام ملا علی قاری رحمہ اللہ (ص ۶۲۱) عبدالمجید خادم سوہدری نے لکھا: حضرت ملا علی قاری۔(کرامات اہلحدیث ص ۶) اسماعیل سلفی نے لکھا: ملا علی قاری رحمہ اللہ۔(تحریک آزادیٔ فکر ص ۳۰۵)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ:

عبداللہ امرتسری لکھتا ہے: مجدد الف ثانی: حضرت شیخ احمد سرہندی (محمدیہ پاکٹ بک ص ۶۴۷) ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے: حضرت مجدد صاحب سرہندی

قدس سرہٗ۔(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۳۸۴) ابراہیم سیالکوٹی نے لکھا ہے: امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ......آپ بلا اختلاف عالم باعمل عارف کامل جامع کمالات ظاہری وباطنی اور گیارہویں صدی کے مسلّم مجدد ہیں۔(تاریخ اہلحدیث ص ۲۷۵) داؤد غزنوی مکتوبات امام ربانی کو اپنے سے جدا نہیں کرتے تھے......ایک خاص عقیدت تھی اور اپنا امام کہا ہے۔(داؤد غزنوی ص ۸۹،۲۸۴)

مولانا عبدالحی لکھنوی:

اسماعیل سلفی نے لکھا ہے: مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ۔ مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔(تحریک آزادیٔ فکر ص ۳۱۰۔۲۷۵)

اگر یہ مجرم ہیں پھر تو ان کے حامی ومداح مجرم کیوں نہیں؟ کیونکہ اعانت جرم بھی جرم ہے۔

قاسم نانوتوی:

یہ دیوبندی ہماری لیے حجت نہیں، اس کی عبارت پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا فتویٰ مشہور عام ہے، لیکن وہابیوں غیر مقلدوں نے اسے ''عالم باعمل مولانا محمد قاسم صاحب'' لکھا ہے۔(اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۹۵۔۱۲ فروری ۱۹۱۵ء)

مزید لکھا ہے: سلامتی ہو مولانا محمد قاسم نانوتوی کی روح پاک پر......جن کے فیوض وبرکات سے......اسلام کی روشنی اور نور سنت نبی کریم اس براعظم میں پھیلتا رہا۔

(الارشاد جدید ص ۴۔۱۶ مئی ۱۹۵۷ء)

ان عبارتوں کی وضاحت:

اب آیئے! حضرت ابن عربی اور ملا علی قاری علیہما الرحمۃ کی پیش کردہ ان عبارتوں کی وضاحت وہابیوں کے گھر سے دیکھیئے! عبداللہ معمار امرتسری نے لکھا ہے:

جن علماء نے شریعت کی قید لگائی ہے (کہ کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا)، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو ملحوظ رکھ کر لگائی ہے یعنی وہ چونکہ حسب احادیث آنے والے ہیں اور ادھر آنحضرتؐ خاتم النبین ہیں اس لیے انہوں نے تخصیص کر دی کہ شریعت والی نبوت ختم ہے اور عیسیٰ علیہ السلام بغیر شریعت کے ایک خادم کی طرح کام کریں گے۔ حالانکہ ختم نبوت کے یہ معنی ہی نہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی شخص عہدہ نبوت نہ پائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام تو پہلے سے نبی ہیں **لانبی بعدی لا ینبا احد بعدہ** کہ آپ کے بعد کوئی نبی بنایا ہی نہ جائے گا باقی رہا ابن عربی کی تحریروں میں نبوت کے جاری رہنے کا ذکر سو اول تو مرزائیوں کو خاص طور پر شرم کرنی چاہیئے کہ جس شخص کو مرزا صاحب نے وحدت الوجود کا بڑا حامی قرار دیا اور ''رسالہ تقریر اور خط'' میں وحدت وجودیوں کو ملحد، زندیق وغیرہ قرار دیا ہے۔ آج اسی کی تحریروں کو دلیل بنایا جاتا ہے وہ بھی نصوص قرآن اور احادیث رسول علیہ السلام کے مقابلہ پر اس پر مزید لطف یہ ہے کہ ان کی تحریرات میں بھی خیانت معنوی کی جاتی ہے۔ ابن عربی وغیرہ صوفیائے کرام کی اصطلاح میں مرزائیوں کی طرح نبی دو قسم کے نہیں۔ ایک شریعت والے اور دوسرے بغیر شریعت کے بلکہ ان کے نزدیک جملہ نبی سب کے سب صاحب شریعت ہیں۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ وہ جملہ انبیاء کرام کو رسول کہتے ہیں اور غیر نبی اولیاء کو تشریعی نبی۔ چنانچہ وہ

فرماتے ہیں۔رسول وہ جس کو تبلیغ احکام شرعی کا حکم ہو جو اس پر نازل ہوتے ہیں اور نبی جس کو الہام تو ہو مگر وہ اس کی تبلیغ کے لیے مامور نہ ہو۔

الفرق بینھما ھو ان النبی اذا القیالیہ اروح شئیان اقتصر به ذلك النبی علیٰ نفسہٖ خاصة ویحرم علیه ان یبلغ غیره ثم ان قیل له بلغ ما انزل الیك اما لطائفة مخصوصة کسائر الا نبیاء اوعامة لم یکن ذلك الا لمحمد سمی بهذاالوجه رسولا وان لم یخص فی نفسه بحکم لایکون لمن الیهم فهو رسول لا نبی واعنی بها النبوة التشریع التی لایکون للاولیاء۔(الیواقیت والجواہر ص ۲۵)

نبی وہ ہے جس پر وحی خاص اس کی ذات کے لیے نازل ہو وہ اس کی تبلیغ پر مامور نہ ہو پھر اگر اس کو ایسا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس کی تبلیغ پر مامور ہوا ہے خواہ کسی خاص قوم کی طرف جیسا جملہ انبیاء کرام یا تمام دنیا کی طرف تو وہ رسول ہے مگر تمام دنیا کی طرف رسول سوائے محمد صلعم کے اور کوئی نہیں ہوا۔اور ہم نے جو نبوت تشریعی کا ذکر کیا ہے وہ یہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی یہ نبوت اولیاء کے لیے نہیں ہے۔

قد ختم الله تعالیٰ بشرع محمد صلعم جمیع الشرائع ولا رسول بعده یشرع ولا نبی بعده یرسل الیه یشرع یتعبد به فی نفسه انما یتعبد الناس بشریعتهٖ الی یوم القیمة۔(الیواقیت ج ۲ ص ۳۷)

خداتعالیٰ نے جملہ شرائع کو شریعت محمدیہ پر ختم کر دیا۔آپؐ کے بعد نہ کوئی نبی ہی آئے گا جس پر خاص اس کی ذات کے لیے وحی ہو اور نہ رسول ہی آئے گا جو تبلیغ کے لیے مامور ہوتا ہے۔

الذی اختص بہ النبی من ھذا دون الولی الوحی بالتشریع ولا یشرع الا النبی ولا یشرع الا الرسول ۔(فتوحات مکیہ)

یہ وہ خصوصیت ہے جو ولی میں نہیں پائی جاتی صرف نبی میں پائی جاتی ہے یعنی وحی تشریعی شرع نہیں مگر نبی کے لیے اور رسول کے لیے۔

ان تحریرات سے صوفیاء کا مطلب ظاہر ہے۔ یعنی وہ جملہ انبیاء کو تو تشریعی نبی کہتے ہیں اور اولیاء امت کا نام انہوں نے غیر تشریعی نبوت رکھا ہے لکل ان یصطلع

(محمدیہ پاکٹ بک بجواب احمدیہ پاکٹ بک ص ۴۴۲ تا ۴۴۴) مکتبہ سلفیہ لاہور)

ملا علی قاری کی وکالت:

عبداللہ امرتسری نے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کی یوں وکالت کی ہے:

بحث صورت مقدرہ میں ہے یعنی اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ختم نبوت کے منافی ہے جیسے لو کان موسٰی حیالما وسعہ الا اتباعی میں کیونکہ اس سے ہرگز یہ مقصد نہیں کہ موسیٰؑ حضور کے بعد تشریف لا سکتے ہیں بلکہ یہ محض مفروضہ ہے مقصد یہ ہے کہ حضور کے مرتبہ نبوت کو بیان کیا جائے اسی طرح لو عاش ابراہیم سے مراد حضرت ابراہیمؑ کی فضیلت بیان کرنا ہے۔

کیونکہ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر ص پر صاف فرماتے ہیں:

دعوی النبوۃ بعد نبینا صلعم کفر بالاجماع

آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔

(محمدیہ پاکٹ ص ۵۰۴)

فیصلہ کیجیے! اگر مذکورہ اشخاص ختم نبوت کے منکر اور انکار ختم نبوت کے چور دروازے کھولنے والے ہیں تو انہیں بزرگ کہنے والے، امام ماننے والے، ان کی تعریف کرنے والے اور ان کی عبارات کی صفائی دینے والے وہابی کس قدر اللہ ورسول کے غدار اور انکار ختم نبوت کے علمبردار ہیں؟۔

باب پنجم میں اس مکار کمپنی نے ''کلمہ طیبہ میں تحریف لفظی ومنصبی اور رسالت جدیدہ ناسخہ'' کا عنوان دے کر تذکرۃ الاولیاء، تذکرہ غوثیہ اور فوائد فریدیہ کے حوالے دینے شروع کیے۔ حالانکہ تذکرۃ الاولیاء غیر مستند اور تذکرہ غوثیہ مردود کتاب ہے دیکھیے! فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۲۷۹، میزان الکتب ص ۳۱۸، جبکہ فوائد فریدیہ میں ''شطحیات'' کا ذکر ہے۔ گویا اس پارٹی کے دلوں کی طرح چہرے بھی سیاہ ہو کر رہیں گے کیونکہ مکروفریب رسوا ہو کے رہتا ہے۔ اس پارٹی کو ہم گھر تک پہنچا دیتے ہیں۔ وہ اگر دل کی طرح آنکھ سے بھی اندھی نہیں ہوئی تو دیکھ لے کہ کلمہ طیبہ میں تحریف کس نے کر رکھی ہے!

❁...... غیر مقلد وہابی ابوالقاسم بناری نے لکھا ہے:

''اہلحدیث کے دور کو مدت گذر گئی اسی امتداد زمانہ کی وجہ سے ان کے آزاد خیالات میں انقلاب اور ہمت آ گئی۔ حتیٰ کہ اپنے پرانے دور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بھی بھولنے لگے اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا ایزاد (اضافے) کیے''۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۷، ۸، ۹ جولائی ۱۹۱۵ء)

❁...... ثناء اللہ امرتسری نے اپنے مسلک کے امام، عبدالجبار غزنوی اور ان کے معتقدین

کے متعلق لکھا:

''ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قومی کام میں مل کر کام کریں۔ بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب امرتسری جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لاالہ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ۔ اس سے ملنا جائز نہیں''۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۱۱ کالم ۳، ۱۵ اپریل ۱۹۱۲ء، بحوالہ وہابی مذہب ص ۵۱۵، ۵۱۶)

اپنے تیار کردہ آئینے میں اپنا مکروہ چہرہ دیکھ لیجیے!

باب ششم میں ''مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے مرزا قادیانی کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کیوں نہ کیا؟'' کا عنوان لکھ کر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا تعارف کراتے ہوئے ''وصایا شریف'' کی غلطی ''شوق کم ہوگیا'' کی تصحیح ''لطف آ گیا'' کو تحریف، امانت، دیانت اور صداقت کے سراسر خلاف قرار دے کر ہمارے لیے ایک ثبوت فراہم کر دیا کہ ہم بھی ان کی ''تصحیحات'' کو ''تحریفات'' ہی کا نام دیں۔ حالانکہ وصایا شریف کے ضمیمہ میں پوری وضاحت کر دی گئی ہے۔ پھر ان ظالموں نے ''محفوظ'' کو ''معصوم'' سے تعبیر کر کے ''عصمت خاصہ انبیاء ہے'' کے مخالف بنا کر اپنی عاقبت برباد کی اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ایک شعر کو غلط مفہوم پہنا کر ''حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک'' کے عرصہ پر مشتمل قرار دے دیا۔ حالانکہ اس کا تعلق آپ کے ہم عصر لوگوں سے ہے۔

یہ ذہن نشین رہے کہ محفوظ اور معصوم کی تقسیم وہابیوں کے اپنے گھر میں بھی کار

فرما ہے۔ ملاحظہ ہو! منصب امامت ص ٦٦ مطبوعہ طیب پبلیشرز یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، از اسماعیل دہلوی)

اور مزے کی بات یہ ہے امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے ''عصمت'' کو غیر انبیاء کے لیے بھی ثابت کیا ہے۔ ملاحظہ ہو اصراط مستقیم ص ٧٧۔

❁......دن رات تحریف وخیانت، اتہام وکذب افروزی میں سرگردان رہنے والوں نے دوسروں کے سفید وشفاف دامن پر بھی دھبے تلاش کرنے کی بھونڈی کوشش کی ہے۔ رماح القہار ص ٨ پر ایک عربی جملہ کو قرآنی تحریف گرداننے والے وہابی نجدیوں کو اپنی کتاب ''تحفہ رمضان'' کا خطبہ ہی دیکھ لینا چاہیئے تھا۔ جس میں عربی جملے پر کتب حدیث کے حوالہ جات درج کیے ہیں اگر ان میں غیرت وایمان کی کوئی ادنیٰ رمق بھی ہے تو وہ اس عبارت کو ثابت کر دکھائیں!

❁......اس مجسم جہالت وسفاہت پارٹی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی عبارت 'حتی الامکان شریعت نہ چھوڑو......الخ'' پر بھی اودھم مچادیا حالانکہ خود مان رہے ہیں کہ شریعت بنیادی طور پر کتاب وسنت کا نام ہے اور قرآن کا فیصلہ لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا یعنی شریعت پر حتی الامکان ہی عمل ہوتا ہے اور باقی رہا میرا دین و مذہب، تو وہ کونسا ہے؟ فرمایا: جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ یعنی وہ عقائد ونظریات جو قرآن وسنت، صحابہ وتابعین اور دیگر بزرگان دین سے میں نے اپنی کتب میں نقل کیے ہیں ان پر ہر حال میں قائم رہنا ضروری ہے۔ نجدی پارٹی نے اس کے علاوہ جو کچھ کہا وہ سوائے بکواس، الزام اور بہتان کے کچھ نہیں۔

بے شرمی اور کذب بیانی کی بھی کوئی انتہاء ہوتی ہے، اتنا طویل تعارف

کروانے کے باوجود ان شریروں نے پھر لکھ مارا ''بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب نے ...... کبھی بھی مرزا قادیانی یا کسی مرزائی کے ساتھ تحریری یا تقریری مناظرہ و مباحثہ یا مباہلہ وغیرہ نہیں کیا''۔ (ص ۱۸۴) جھوٹوں پر خدا کی لعنت!۔۔۔اس نجدی، وہابی، غیر مقلد، لامذہب منہ پھٹ اور ناعاقبت اندیش سیالکوٹی پارٹی نے عوام کے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ کیا ہے کہ جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ محمد علی جانباز تو قبر میں اسکی سزا بھگت رہا ہوگا باقی ارکان گروہ وہابیہ نجدیہ تیار رہیں۔ ان لوگوں نے ''باعث تالیف'' ص ۳۵ پر بھی اعلیٰ حضرت کے فتووں سے قادیانیوں، مرزائیوں کے خلاف دیئے گئے فتووں کے نام اڑا دیئے اور اپنی کتاب کا آغاز ہی بے ایمانی سے کیا اور یہاں آکر بھی یہی باور کرانے لگے کہ گویا اعلیٰ حضرت نے مرزا قادیانی کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی۔ کچھ حوالہ جات زیر نظر کتاب میں مذکور ہیں، ہم صرف ایک حوالہ اور وہ بھی وہابیوں کے گھر سے پیش کر کے ہر خاص و عام کو دعوت دینا چاہتے ہیں کہ ایسے کذابوں، دجالوں اور بہتان تراشوں کے متعلق آپ کا کیا فیصلہ ہے! کیا یہ قادیانی پارٹی سے کم ہیں؟۔

دیکھیے! وہابیوں کے ضیائے حدیث، ختم نبوت نمبر کے ص ۱۶، ۱۷ پر لکھا ہے:

''مسئلہ ختم نبوت میں ...... دیگر علماء کے علاوہ پیر مہر علیشاہ گولڑوی کا فتویٰ نہایت اہم ہے کہ انہوں نے مرزا کو واجب القتل قرار دیا تھا، اسی طرح مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ بھی قابل ذکر ہے کہ جو کوئی مرزا اور اس کے پیروکاروں کو کافر نہیں سمجھتا اس کا اپنا ایمان بھی نہیں ...... مولانا عبدالستار خاں نیازی کو فوجی عدالت نے سزائے موت کی ''نوید'' سنائی جو بڑی جرأت واستقامت سے انہوں نے قبول کی ......

قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جا چکا تھا۔ مولانا شاہ احمد نورانی اس کی نقل مکہ معظمہ سے لے کر آئے۔

معلوم ہو گیا کہ مرزا قادیانی دجال کے رد میں جو اہلسنت اور بالخصوص اعلیٰ حضرت نے کیا وہ وہابیوں نجدیوں سے بھی نہ ہو سکا۔ ہمارے اکابر کے کردار کو دھندلا کر یہ نجدی سیالکوٹی پارٹی اپنے ''وڈیروں'' کے داغدار کردار پر پردہ ڈالنا چاہتی ہے۔

امرتسری و بٹالوی کو فاتح قادیاں کے طور پر پیش کرنے والے لامذہبوں کو اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ سنی اکابر مرزا کا محاسبہ کر رہے تھے جبکہ ثناء اللہ امرتسری زیارت کا شوق لے کر قادیان جا رہے تھے۔ (تاریخ احمدیت ج ۲ ص ۱۸، تاریخ مرزا ص ۵۹) یہی امرتسری مرزائی قادیانی کو متقی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ (مظالم روپڑی ص ۱۳۷) مرزائیوں کو اسلامی فرقہ بھی مانتا ہے۔ (ثنائی پاکٹ بک ص ۵۵) امرتسری کے نزدیک قادیانی مرتد والی سزا کے مستحق نہیں۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۳، ۴۔ ۳، اکتوبر ۱۹۲۴ء) یہی امرتسری قادیانی کی اقتداء کو جائز بھی کہتا ہے۔ (فیصلہ مکہ ص ۷، ۳۶) مرزائیوں سے رقم بھی لیتا رہا (اخبار اہلحدیث ص ۹، ۳۰ مارچ ۱۹۱۷ء)

اور محمد حسین بٹالوی نے احناف کے فتوائے کفر کے مقابلہ میں قادیانی کی بھرپور حمایت اور وکالت کی، اس کی صفائی دی اور حسن ظن کا اظہار کیا۔ (اشاعۃ السنہ نمبر ۶ ج ۱۵ ص ۱۲۰، ۱۱۹) قادیانی اور بٹالوی ایک ہی اُستاد کے شاگرد تھے۔ (ایضا نمبر ۱۵ ج ۱۶ ص ۱۴۱، ۱۴۰) بٹالوی نے مرزا کے ساتھ مباحثہ کرنے سے توبہ کر لی اور وہابیوں کو بھی یہی مشورہ دیا۔ (ایضا نمبر ۴ ج ۱۹ ص ۱۰۳) یہی بٹالوی مرزائیوں کو مطلق کافر نہیں کہتے۔ (ایضا نمبر ۶ ج ۲۳ ص ۱۹۲) بٹالوی کا لڑکا قادیانیوں کا شاگرد تھا۔ (اخبار

اہلحدیث امرتسر ص ۸تا۱۰۔ ۶ مئی ۱۹۱۰ء) بٹالوی کے دولڑکے مرزا بشیر کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔ (حاشیہ تذکرہ ص ۲۶۸) بٹالوی کی تمنا تھی کہ مرزائی اسے کسی متفقہ اسلامی کام کے لیے بلائیں تو وہ ضرور جائے۔ (اخبار اہلحدیث ص ۲۔ ۱۲اپریل ۱۹۱۵ء)

ڈوب مرنا چاہیئے نجدیوں، وہابیوں کو کہ ان کے اپنے بڑوں کا اتنا گندا کردار ہے اور وہ دوسروں پر جھوٹ بول کر اسے چھپانا چاہتے ہیں۔ اس مکار پارٹی کا یہ کہنا: ''نیز بریلوی رضاخانی مذہب کے مخصوص مسائل کا مرزا پہلے ہی قائل تھا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بریلوی رضاخانی مذہب کا اصل بانی مبانی ہی مرزا ہے۔ (ص ۱۸۵) سراسر بکواس اور خبث باطن کا اظہار ہے۔ مرزا ہمارے نہیں وہابیوں، نجدیوں کے مخصوص مسائل کا قائل و عامل تھا۔ اس لیے وہ غیر مقلد لامذہب بنا اور مخصوص نظریات میں وہابیوں کا طرفدار تھا۔

باب ہفتم میں ''مرزائیت اور بریلویت کے عقائد و نظریات میں یکسانیت'' کو اپنی کوڑھ مغزی اور بدباطنی کے بل بوتے پر ثابت کرنے کے لیے ۲۶ مثالیں لکھی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں السیرت محبوب ذات، تذکرہ غوثیہ، تذکرۃ الاولیاء اور اشارات فریدی جیسی غیر معتبر، غیر مستند اور مردود کتابیں ہیں بھی پیش کی ہیں۔ ہم ان کے پیش کردہ بعض ''مخصوص مرزائی عقائد و نظریات'' کو کتب وہابیہ سے ثابت کر دکھاتے ہیں۔ اس رئیس الجہال کمپنی نے معمولات کو بھی عقائد بنا ڈالا ہے۔ ان لوگوں نے مکروفریب کی انتہاء کرتے ہوئے دیوبندیوں کو بریلویوں کے کھاتے میں ڈال دیا ہے جبکہ وہ وہابیوں نجدیوں کے بزرگ و ممدوح ہیں۔

۱......علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے ''مثیل انبیاء'' کا عقیدہ کشید کیا۔ جبکہ

یہ روایت عبدالمجید خادم سوہدروی نے بھی لکھ رکھی ہے۔ (سیرت ثنائی ص ۱۱۱)

۲...... غیر تشریعی نبوت کا جاری ہونا۔ جبکہ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے شرع غیر ناسخ والے نبی کی آمد کا اعتراف کیا ہے۔ (اقتراب الساعۃ ص ۱۶۲)

۳...... عبارت کو غلط مفہوم پہنا کر اپنے ٹیڑھے دماغ سے عقیدہ حلول کو فاضل بریلوی کے سر تھوپا۔ جبکہ امرتسری کہتا ہے، وحدۃ الوجود کے سوا چارہ نہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۱۴۶)

۴...... توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا الزام لگایا۔ جبکہ ان کے نزدیک صحابہ کرام فاسق اور لعنتی بھی ہیں اور انہیں رضی اللہ عنہم کہنا بھی جائز نہیں۔

(کنز الحقائق ص ۲۳۴، نیل الاوطار ج ۷ ص ۱۸۶، نزل الابرار ج ۳ ص ۹۴)

۵...... اعلیٰ حضرت کے تواضع والے کلمات کو نشانہ بنایا۔ جبکہ ابراہیم سیالکوٹی نے خود کو کتوں سے بھی برا لکھا۔ (سراج منیر ا ص ۱۰۲) اثری نے خود کو "احقر الناس" لکھا، یعنی تمام لوگوں سے ذلیل ترین۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۳۷) عبدالرحمن عثمانی نے خود کو خاک پا کا ادنی زرہ" لکھ کر خود کو انسانیت سے ہی نکال باہر کیا ہے۔

(دعا کی اہمیت ص ۳۲)

۶...... خدائی دعویٰ بھی ثابت کر دکھایا۔ اگر توڑ مروڑ کر ہی باتیں ثابت کرنا ہیں تو دیکھیئے! عبداللہ غزنوی کو الہام ہوا تھا: لا الہ غیرک (تیرے سوا کوئی الہ نہیں)۔

(سوانح عمر عبداللہ غزنوی ص ۱۰)

۷...... موسیٰ سہاگ کو خدا کی بیوی بنا دیا۔ جبکہ وہاں ایسے کوئی لفظ نہیں، سہاگ کا لفظ ان کے نام حصہ تھا اور وہ مجذوب تھے انہوں نے اپنی زبان میں بات کی ہے۔ جبکہ ایک وہابی

نے زمین کو ''سہاگ'' کہا ہے۔(خطبات نواز ص ۲۵)

۸......حضور کا دوبارہ دنیا میں آنا۔غلام رسول قلعوی کے بقول اس نے بحالت بیداری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور حضور نے آپ کو قلعہ میاں سنگھ کی خطابت سونپی۔(سوانح ص ۱۴۱) حضرت شخص عبدالقادر جیلانی نے عبدالمنان وزیر آبادی اندھے وہابی کی رہنمائی کی۔(عبدالمنان ص ۶۶،۶۵) حضرت مجدد الف ثانی نے قاضی سلیمان کا ہاتھ پکڑ لیا۔(کرامات اہلحدیث ص ۱۹)

۹......یہ جھوٹ بولا کہ بریلویوں کے سوا تمام لوگ کفار و مرتد ہیں۔لیکن اس بے ایمان کمپنی نے یہاں بھی تجانب اہل السنہ ص ۱۱۲ کے حوالہ سے قادیانیوں کے الفاظ اڑا کر اپنی بدطینتی،خبث قلبی اور مرزائیوں سے اندرونی تعلق کا ثبوت دیا۔حالانکہ وحید الزمان وہابی نے وہابیوں کے بارے میں لکھا ہے:اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں۔(لغات الحدیث ج ۲ ص ۹۱ کراچی)

۱۰.....تحریفات کے بیان میں ''تحریف منصبی'' کی وضاحت کر کے اہلسنت کو مجرم ٹھہرایا جبکہ یہ عبدالغفور (سراپا فتور) اثری وہابی اپنی ہر کتاب کے ابتدائیہ کے آخر میں ''فستذکرون ما اقول لکم ......الخ'' کے جملے لکھ کر کئی بار ''تحریف منصبی'' کا ارتکاب کر کے خود کو ''مرزائی'' بنا چکا ہے۔اسے کہتے ہیں خدا کی پھٹکار اور خدائی انتقام!

اس پارٹی نے اغلاط کو ''تحریفات'' بنا کر اسکی سترہ مثالیں پیش کی ہیں جبکہ ہم نے ان کے اصول کے مطابق ایک سو سے زائد مثالیں پیش کر دی ہیں ملاحظہ ہو!(غیر مطبوعہ کتب) قرآن وحدیث میں تحریفات و مطالعہ وہابیت۔

وہابی، مرزائی عقائد میں یکسانیت:

حقائق کا منہ چڑاتے ہوئے اور جھوٹ، مکر، دھوکہ وفریب کو فروغ دیتے ہوئے آٹھویں باب میں اس پارٹی نے ''وہابیوں اور مرزائیوں کے عقائد واعمال میں بری یکسانیت ہے؟'' کا بڑی دھٹائی سے انکار کیا ہے۔ تفصیلی گفتگو تو انشاء اللہ کسی وقت ضرور ہوگی سردست ہم ''فتاویٰ احمدیہ'' سے چند حوالہ جات نقل کیئے دیتے ہیں تاکہ وہابی اور قادیانی بے نقاب ہوجائیں۔ اوران کا عقائد میں ہم خیال ہونا واضح ہوجائے۔

(۱) مرزا کہتا ہے: مردوں سے مدد مانگنے کے طریق کو ہم نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، یہ ضعیف الایمان لوگوں کا کام ہے۔ (ج ۱ص ۱۳۲)۔ (۲) نورالدین بھیروی کہتا ہے: نذرونیاز کے لیے قبروں پر جانا اور وہاں جاکر منتیں مانگنا درست نہیں ہے۔ (ج ۱ص ۱۲۴)۔ (۳) مرزائی فوت شدگان کے توسل کے منکر ہیں۔ (ج ۱ص ۱۴۵)۔ (۴) بندوں کو حاضروناظر کہنے سے ان میں اور خدا میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ (ج ۱ص ۱۳۰)۔ (۵) مرزائی وہابیوں کی طرح سجدہ تعظیم کو بھی شرک کہتے ہیں۔ (ج ۱ص ۱۳۶)۔ (۶) یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا غلط ہے۔ (ج ۱ص ۹۱، ۱۲۹)۔ (۷) تصور شیخ کو بت پرستی اور ہندوؤں کی ایجاد قرار دیا ہے۔ (ج ۱ص ۱۰۸)۔ (۸) قلب جاری ہونا بھی ہندوؤں سے ماخوذ بتایا ہے۔ (ج ۱ص ۱۰۱)۔ (۹) مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ کو فرض قرار دیتے ہیں۔ (ج ۱ص ۳۳)۔ (۱۰) اور یہ بھی نظریہ رکھتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔ (ج ۱ص ۳۳)۔ (۱۱) آمین بالجہر کے قائل ہیں۔ (ج ۱ص ۳۴) (۱۲) نماز میں ہاتھ سینہ پر باندھتے ہیں۔ (ج ۱ص ۳۴)۔ (۱۳) بسم اللہ بلند پڑھتے

ہیں۔(ج اص ۳۴)۔(۱۴) رفع یدین کو روایتاً قوی جانتے ہیں۔(ج اص ۳۴)۔ (۱۵) نماز کے بعد دعا کو بدعت کہتے ہیں۔(ج اص ۲۶)۔(۱۶) عمداً نماز کے تارک کو کافر کہتے ہیں۔(ج اص ۱۲، ۱۴)۔(۱۷) پیروں فقیروں کے وظائف کو فضول بدعت کہتے ہیں۔(ج اص ۴۰)۔(۱۸) تین چار کوس، دو تین کوس، نو میل کے فاصلہ پر، چار روز یقینی اقامت ہو تو نماز قصر کر لیتے ہیں۔(ج اص ۴۵، ۴۶، ۱۰۵)۔(۱۹) مغرب سے مختلف تین وتر ادا کرتے ہیں۔(ج اص ۴۹، ۱۰۵)۔(۲۰) غائبانہ جنازہ پڑھتے ہیں۔(ج اص ۱۱۸، ۱۱۹)۔(۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴) گیارہویں، فاتحہ، تیجہ اور عرس کو بے سند کہتے ہیں۔(ج اص ۱۱۸)۔(۲۵) مردوں کے لیے ختم (قل، تیجہ، ساتا، دسواں، چالیسوں وغیرہ) کو بدعت کہتے ہیں۔(ج اص ۱۲۰، ۱۳۵، ۱۲۱)۔(۲۶) دسویں محرم کی خیرات کو بدعت شرک کی طرف لیجانے والی کہتے ہیں۔(ج اص ۱۲۰)۔(۲۷) جہلم کا نام لے کر کہا، یہ رسم سنت سے باہر ہے۔(ج اص ۱۲۳)۔(۲۸) تسبیح پھیرنے والے کو "بے توبہ" قرار دیا۔(ج اص ۸۲)۔(۲۹) پگڑی پر مسح کو جائز کہتے ہیں۔(ج اص ۸۹)۔ (۳۰) گیارہ رکعت تراویح کے قائل ہیں۔(ج اص ۱۷۶)۔اپنی تحقیق سے نہ کہ ائمہ احناف کی تقلید سے جیسا کہ سیالکوٹی پارٹی نے "گھپ" ماری ہے۔(۳۱) مرزائیوں کے نزدیک ایک بار تین طلاق دینے سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے۔(ج اص ۴۱) یہ اکتیس مثالیں ہیں، ہر خاص و عام خود فیصلہ کر سکتا ہے اگر وہابیت کا بھوت سوار نہ ہو تو!

روائتیں کس کی؟:

اس جھوٹ و خیانت کی ماہر سیالکوٹی پارٹی نے "قرن الشیطان" کا مصداق

ہونے کا پورا پورا ثبوت فراہم کرتے ہوئے ''باب نہم'' میں لکھا:

''ذیل میں...... حنفیوں کی کتب سے نقل کی گئی ان پانچ روایتوں کی تحقیق ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ پہلی روایت لکھ کر ''اشارات فریدی'' کا حوالہ دیا جو کہ مردود کتاب ہے اور پھر طرفہ یہ کہ ''اصل روایت'' لکھ کر حوالہ ''الکامل'' کا دیا ہے۔ ان کذابوں سے پوچھیئے کیا یہ حنفی ہیں؟۔ دوسری روایت سنن دار قطنی سے لکھی۔ کیا یہ بھی حنفی ہیں؟۔ تیسری روایت پر پھر اشارات فریدی یاد آ گئی۔ جبکہ اصل روایت المستدرک میں ہے۔ کیا یہ بھی احناف کا کیا دھرا ہے؟۔ چوتھی روایت ''لو لاك لما خلقت الافلاك'' لکھ کر ایک غلطی کی نشاندہی کرتے ہوئے نوبل پرائز ملنے کا ذکر کیا۔ جبکہ ان لوگوں کو جان بوجھ کر جھوٹ، خیانت اور مکروفریب اور بے غیرتی و بے ایمانی پر جہنم کے طبقات ملیں گے۔ حالانکہ اس روایت کو علامہ محمود آلوسی نے بھی نقل کیا ہے۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱ ص ۵۱) علامہ آلوسی کے متعلق خود اثری سیالکوٹی نے لکھا ہے: ''امام شہاب الدین السید محمود الوسی بغدادی (ندائے یا محمد صلی اللہ علیہ کی تحقیق ص ۱۳۴) گویا مرزائیوں کی راہ ہموار کرنے والوں کو اثری مذکور نے ''امام'' مان کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کی ہے۔ پانچویں روایت ''علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل'' کو مقلدین میں بڑی مشہور قرار دیا جبکہ یہ روایت وہابیوں کے نزدیک بھی معتبر صوفیہ کے ہاں مشہور ہے اور خادم سوہدروی وہابی نے بھی لکھ رکھی ہے۔ (سیرت ثنائی ص ۱۱۱)

وہابی سچے نبی کے جھوٹے غلام:

سیالکوٹی نجدی پارٹی کے رد میں یہ بات بڑی زبردست ہے کہ ان کے ہم

مذہب وہابی نجدیوں نے دوٹوک اعلان کردیا ہے:

مرزائی، جھوٹے نبی کے سچے غلام اور ہم (وہابی) سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے غلام ہیں۔ (ضیائے حدیث، ختم نبوت، نمبر ابتدائی صفحات)

اب فیصلہ عوام خود کریں کہ جھوٹے غلاموں نے سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا دفاع کیا کرنا ہے۔ یہ تو سچے غلاموں سنیوں ہی کا کام ہے۔

ہماری اس جامع اور جاندار گفتگو سے ہر عام و خاص پر واضح ہوگیا ہے کہ سیالکوٹی وہابیوں کی کتاب ''حنفیت اور مرزائیت'' مکروفریب اور کذب و خیانت کا پلندہ ہے۔ اختصار کو پیش نظر رکھنے کے باوجود ہماری گفتگو طویل ہوگئی، لیکن ایک معلوماتی مضمون تیار ہوگیا ''پیش لفظ'' کے آخری کلمات لکھتے ہوئے میں قارئین سے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز وہابیوں اور مرزائیوں کے تعلقات و نظریات پر ایک مفصل کتاب ضرور لکھوں گا۔ تب تک کے لیے دعاؤں کا طلبگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے فتنوں، چالاکیوں، مکاریوں اور دغابازیوں سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

باب اوّل

مرزا قادیانی کون تھا؟

اثری صاحب لکھتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا۔غیر مقلد وہابی اہلحدیث یا حنفی المذہب مقلد۔

بتا اے عقل انسانی کوئی حل اس معمے کا
نظر کچھ اور کہتی ہے خبر کچھ اور کہتی ہے

مقلدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضا خانی حضرات کا مرزا غلام احمد قادیانی کو غیر مقلد وہابی، اہل حدیث باور کرانا اور فتنہ مرزائیت کو غیر مقلدیت کی پیداوار قرار دینا وغیرہ گویا حق وانصاف کو زندہ درگور کردینے کے مترادف ہے۔(شاباش اثری صاحب جھوٹ بولنے کا حق ادا کرتا ہے۔رضوی) جو صرف ان مقلدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضا خانی حضرات کی شان کے شایاں ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ اہل حدیث سے عوام کو متنفر و بیزار کرنے کے لیے یہ ناپاک ہتھکنڈے اس دور کی ایسی عظیم ترین غلط بیانی اور بے انصافی ہے کہ سابقہ ادوار میں اس کی مثال نہیں ملتی (ہاں اثری صاحب آپ کو اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال مل جاتی ہے، لیکن اس کی مثال نہیں ملتی۔رضوی)

آگے جو اثری صاحب نے دلیلیں دیں اُن کا جائزہ لیتے ہیں اور غور کرتے ہیں کہ جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے کیا غیر نبی کی تقلید کرتا ہے یا اثری صاحب ہی اپنے فن کا اُلٹ مظاہرہ فرماتے ہیں۔

سب سے پہلی دلیل:

اثری صاحب نے اس بات کو تین چار مرتبہ نقل کیا ہے، اس سے کتاب کا حجم بڑھانا ہے ورنہ ایک مرتبہ ہی اس بات کو نقل کرتے اور حوالہ سب کتابوں سے دے دیتے اور اس کے علاوہ بھی ایک واقعہ کو تین تین چار چار مرتبہ نقل کیا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اور بٹالوی صاحب کا نام نہاد مناظرہ جس پر ہمارا تبصرہ پہلے گزر چکا ہے اس کو تقریباً تین مرتبہ اثری صاحب نے اور ایک مرتبہ جانباز صاحب نے نقل کیا ہے۔

بہر حال اس بات کو مختلف کتابوں سے تین چار مرتبہ نقل فرمایا ہے۔ ہم صرف سیف چشتیائی کا حوالہ نقل کرتے ہیں اور اس کے بعد اس پر اپنا تبصرہ پیش کرتے ہیں۔

اثری صاحب رقم طراز ہیں کہ:

بانی قادیانیت اور ان کی ابتدائی زندگی:

بریلویوں کے مشہور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی المتوفی (۱۳۵۶ء) کے مشہور مرید محمد حیات خانصاب اور محمد فاضل خاں صاحب لکھتے ہیں کہ

تحریک قادیانیت کے بانی کا نام مرزا غلام احمد تھا وہ برٹش انڈیا صوبہ پنجاب ضلع گورداسپور کے موضع قادیان میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے ان کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ جو سمرقندی مغل گھرانے سے تعلق رکھتے تھے ان کا پیشہ طبابت اور زمینداری تھا۔ مرزا غلام احمد علوم مروجہ عربی فارسی اور طب سے فارغ ہو کر ۱۸۶۴ء میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں بطور اہل مد قریباً چار سال ملازمت کرتے رہے بعدہ ملازمت چھوڑ کر اپنے والد محترم کا ہاتھ بٹنا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ مذہبی کتب کا مطالعہ بھی

جاری رکھا اور مذہبی مناظرات وغیرہ میں حصہ لیتے رہے جہاں تک معلوم ہوسکا ہے ان کے آباؤ اجداد حنفی المذہب مسلمان تھے اور خود مرزا صاحب بھی اوائل زندگی میں انہی کے قدم بقدم چلتے رہے اس وقت تک مرزا صاحب کے عقائد وہی تھے جو ایک صحیح العقیدہ سنی مسلمان کے ہونے چاہییں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بھی اُسی قدر قائل تھے جیسے دیگر مسلمان ان ایام میں مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی اور نزول کے عقیدہ پر بھی ایمان رکھتے تھے۔

پہلی بات:

اثری صاحب نے دو مصنف ظاہر کیے ہیں محمد حیات خان صاحب اور محمد فاضل خاں صاحب۔

وہ لکھتے ہیں جہاں تک معلوم ہوسکا ہے الی آخرہ یہ بات بڑی قابل غور ہے فرماتے ہیں کہ جہاں تک معلوم ہوسکا ہے اور یہ ظاہر نہیں فرمایا کہ آیا کیسے معلوم ہوسکا ہے نہ کسی کتاب کا حوالہ اور نہ کسی راوی کا نام اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر کسی کتاب میں پڑھتے تو ضرور اس کا حوالہ دیتے اور اگر کسی معروف آدمی سے سنتے تو بھی اس کا نام ضرور لیتے تو ایسا بھی نہیں ہے۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ معروف آدمی سے بھی ان کو خبر نہیں ملی بلکہ کسی مجہول آدمی نے کہا اور انہوں نے اسی بات کو نقل فرمادیا اور ہر دو حضرات کی نیک نیتی ہے کہ صاف لکھ دیا کہ جہاں تک معلوم ہوسکا اس سے صاف ظاہر کہ یہ کوئی مستند حوالہ نہیں ہے۔

دوسری بات:

یہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک معلوم ہوسکا ہے ان کے آباؤ اجداد حنفی المذہب مسلمان تھے اور خود مرزا صاحب بھی اوائل زندگی میں انہی کے قدم بقدم چلتے رہے اس وقت تک مرزا صاحب کے عقائد وہی تھے جو ایک صحیح العقیدہ سنی مسلمان کے ہونے چاہییں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بھی اُسی قدر قائل تھے جیسے دیگر مسلمان۔

غور طلب بات:

یہاں پر غور طلب بات یہ ہے کہ اُن کے آباؤ اجداد حنفی المذہب مسلمان تھے اور خود مرزا صاحب بھی اوائل زندگی میں انہی کے قدم بقدم چلتے رہے۔ کس بات میں قدم بقدم چلتے رہے؟ کیا مکمل طور پر قدم بقدم چلتے رہے؟ بلکہ صاف لکھ دیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بھی اُسی قدر قائل تھے۔ یعنی آباؤ اجداد کو اگر حنفی مان بھی لیا جائے جو بالکل نہ ممکن ہے تو مرزا صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں اُن کے قدم بقدم تھا۔ بہر حال یہ اُسی وقت ہے کہ جب کسی دلیل سے ثابت ہو جائے کہ اُس کے آباؤ اجداد حنفی المذہب تھے لیکن وہ کسی دلیل سے ثابت نہیں۔

لیجیے اب ہم مولوی عبدالغفور اثری صاحب اُستاد زادہ کی سچی بات اثری صاحب کو پیش کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی حنفی یا نبی؟:

یہ ایک کھلی اور نا قابل تردید حقیقت ہے کہ مرزا قادیانی آنجہانی مجددیت مسیحیت اور مہدویت کے مختلف مراحل طے کرتا ہوا نبوت ورسالت کا مدعی اور یہ بھی ایک کھلی حقیقت ہے کہ کوئی مدعی نبوت کسی غیر نبی کی تقلید نہیں کرتا، تو پھر مرزا قادیانی ائمہ اربعہ میں سے کسی کا مقلد کیونکر ہو سکتا ہے۔ (سیف حنفی ص ۲۳۲)

بہر حال سمجھدار آدمی کے لیے یہ بات ہی قابل غور ہے اس سے اگلی دلیلیں بھی دیکھیں اور فیصلہ فرمائیں کہ مرزا غیر مقلد تھا یا مقلد۔

اثری صاحب کی دوسری دلیل کہ مرزا حنفی تھا:

اثری صفحہ ۵۴ پر لکھتے ہیں مرزا قادیانی اصولاً ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر کرتا تھا اُس نے کسی زمانے میں بھی اپنے لیے اہل حدیث کا نام پسند نہیں کیا یہ عنوان ہے اور آگے لکھتے ہیں کہ

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے:

خاکسار عرض کرتا ہے کہ احمدیت کے چرچے سے قبل ہندوستان میں اہلحدیث کا بڑا چرچا تھا اور حنفیوں اور اہل حدیث جن کو عموماً لوگ وہابی کہتے ہیں کے درمیان بڑی مخالفت تھی اور آپس میں مناظرے اور مباحثے ہوتے رہتے تھے اور یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے گویا جانی دشمن ہو رہے تھے...... اور ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ بازی کا میدان گرم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گو دراصل دعویٰ سے قبل بھی کسی گروہ سے اس قسم کا تعلق نہیں رکھتے تھے جس سے تعصب یا جتھہ بندی کا رنگ ظاہر ہو۔ لیکن

اصولاً آپ ہمیشہ اپنے کو حنفی ظاہر فرماتے تھے آپ نے کسی زمانہ میں بھی اہل حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۵۴ بحوالہ سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۸،۴۹)

اب اثری صاحب کی چالاکی ملاحظہ فرمائیں۔ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنے لیے اہل حدیث کا لفظ کبھی بھی پسند نہیں کیا لہٰذا وہ حنفی تھا۔لیکن اثری صاحب کی اس بددیانتی اور خیانت کو کیا کہا جائے کہ انہوں نے مرزا قادیانی کو حنفی ثابت کرنے کے لیے کی ہے اور آگے عبارت ہضم کر گئے ہیں۔بہرحال وہ عبارت ملاحظہ فرمائیں اللہ تعالیٰ بددیانتی کرنے والوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

اگلی عبارت:

اثری صاحب یہ الفاظ لکھنے کے بعد کہ اصولاً آپ ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر فرماتے تھے اور آپ نے اپنے لیے کسی زمانہ میں بھی اہل حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا۔ حالانکہ عقائد وتعامل کے لحاظ سے دیکھیں تو آپ کا طریق حنفیوں کی نسبت اہل حدیث سے زیادہ ملتا جلتا ہے ۔(سیرت المہدی ج۲ص)

بہرحال یہ الفاظ قابل غور ہیں کہ حنفی ظاہر کرتا تھا اور حنفیوں کی نسبت اہل حدیث سے زیادہ ملتا جلتا ہے۔بہرحال اثری صاحب کو بددیانتی کرنے کی پرانی عادت ہے اور ہم اپنی کتاب ''وہابی اہل حدیث نہیں'' میں بھی یہ عبارت نقل کر کے ہضم کردہ عبارت کی طرف توجہ کرا چکے ہیں لیکن اثری صاحب کی سکوت وجمود میں کچھ فرق نہیں آیا اور نہ اُن سے جواب اور سمجھنے کی اُمید ہے۔قارئین کرام سے اپیل ہے کہ اس عبارت پر

غور کریں کہ یہ وہابیوں کی بہت بڑی دلیل ہے جس کو ہم اہل حدیث کیوں ہیں؟اور حنفیت اور مرزائیت میں بھی نقل کیا ہے اور اس کے علاوہ وہابیوں کے کئی ایک مولویوں نے نقل کیا ہے۔

بہرحال اثری صاحب اور دوسرے مولوی صاحبان کا قلم یہاں پہنچ کر آگے لکھنے سے انکار کر دیتا ہے کہ اگر اگلی عبارت نقل کر دی تو سارے کیے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ بہرحال اس سے حنفی ثابت کرنے والی سعی اثری صاحب کی رائیگاں گئی

؎ کرو توبہ کہ آنے والا ہے روز حساب
خدا کے سامنے دوگے بھلا تم کیا جواب

اثری صاحب کی بددیانتی کی ایک اور مثال:

صفحہ ۵۶ پر اثری صاحب مجدد اعظم جلد۳ ص ۹۸، ۹۹ اور جلد۲ ص ۹۱۷ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت احمد لکھتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے لکھا ہے کہ ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کر لیں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۵۶)

پہلے یہ عبارت مکمل نقل ہوتی ہے پھر قارئین کی توجہ کے لیے اس پر ہم کچھ لکھتے ہیں۔

مکمل عبارت:

مرزا قادیانی کے حوالہ سے مجدد اعظم جلد۲ صفحہ ۹۱۷ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر حدیث معارض اور مخالف قرآن و سنت نہ

ہو تو خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں اور انسانوں کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کرلیں۔ کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔ (مجدد اعظم ج ۲ ص ۹۱۷)

اثری صاحب اپنی عادت سے مجبور ہو کر خط کشیدہ عبارت ہضم کر گئے ہیں۔ لیکن یہ نہ سوچا کہ اگر کوئی اصل کتاب کی طرف رجوع کرے گا تو کتنی رسوائی ہوگی۔ بلکہ اثری صاحب نے خود ایسے کام کو دیانت داری کے خلاف لکھا ہے۔ پہلی عبارت کو بھی نقل کرنا اور آخری عبارت کو بھی نقل کرنا اور درمیان سے عبارت حذف کر جانا۔ اثری صاحب اپنی کتاب "اصلی اہل سنت" صفحہ ۴۴ پر لکھتے ہیں دیانت دار مصنف جب کسی عبارت کے درمیان میں سے کوئی سطر چھوڑتے ہیں تو وہاں پر اس طرح........ نقطے لگا دیتے ہیں جس سے پڑھنے والا بخوبی سمجھ جاتا ہے کہ یہاں سے کچھ عبارت چھوڑ دی گئی ہے۔

بقلم خود بددیانت:

اثری صاحب خود لکھتے ہیں کہ دیانت دار اگر درمیانی عبارت چھوڑے تو نشان لگاتا ہے آپ نے نشان نہیں لگائے اور درمیانی عبارت کھا گئے عبارت بھی وہ جس پر ساری عبارت کا دارومدار ہے آپ بقلم خود بددیانت ثابت ہو گئے ہیں۔ یقیناً آپ نے بددیانتی کی ہے میرے خیال میں آپ اپنی اس عظیم غلطی کو تسلیم کرلیں۔ اس میں ہی آپ کی بھلائی ہے ورنہ قارئین کرام کو مطمئن ضرور کرلیں کہ میں نے اس دھوکہ کے لیے

عبارت چھوڑی ہے۔

توجہ طلب بات:

بہر حال ہم یہاں اثری صاحب کو وہی بات کہتے ہیں جو ہم اکثر کہتے ہیں۔ اب قارئین اس مکمل عبارت پر غور کرلیں اور فیصلہ فرمائیں کہ قادیانی حنفی تھا یا غیر مقلد۔ یہ ابھی اثری صاحب کے دلائل ہیں۔ جو وہ بڑے جاندار سمجھ کر نقل کر رہے ہیں اور اُن کی کل کائنات ہے۔ صرف بددیانتی کر کے حنفی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب چوری پکڑی گئی تو وہ کوشش بھی رائیگاں گئی۔

اثری صاحب صفحہ ۵۸ پر عنوان قائم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی حنفی گر تھا۔ ذرا اس واقعہ کو دیکھیں اور اثری صاحب کی صلاحیت کو داد دیں کہ کیسے اور کن چکروں سے مرزا قادیانی کو حنفی ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور وہ بھی واقعہ ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ کیا یہ واقعہ کسی ڈرامہ سے کم ہے اور اثری صاحب کو کیسی کیسی چکر بازیوں سے کام لینا پڑ رہا ہے۔

مرزا قادیانی کا نوردین کو خط لکھنا:

اثری صاحب لکھتے ہیں کہ مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے:

حافظ روشن علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی دینی ضرورت کے ماتحت حضرت مسیح موعود نے مولوی نورالدین صاحب کو یہ لکھا آپ یہ اعلان فرمادیں کہ میں حنفی المذہب ہوں۔ حالانکہ آپ جانتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب عقیدۃً اہلحدیث تھے (شاباش اثری صاحب دوسرے باب کی تردید ہوگئی کہ نوردین حنفی نہیں وہابی تھا اور اللہ

جانے یہ حوالہ دوسرے باب میں آپ نے کیوں نہ لکھا۔ لکھ دیتے تو جس طرح پہلے باب کا حشر ہو رہا ہے۔ دوسرے باب کی تردید بھی اُدھر ہو جاتی مگر اثری صاحب یہ حوالہ آپ کا دیا ہوا ہے اس کو بدلنا نہیں کیونکہ جھوٹے آدمی کا حافظہ نہیں ہوتا۔ رضوی) حضرت مولوی صاحب نے اس کے جواب میں حضرت صاحب ی خدمت میں ایک کارڈ ارسال کیا جس میں لکھا:

به مے سجاده رنگین کن گرت پیر مغاں گوید.که سالك بے خبر نبود زاده ورسم منزلها۔ اور اس کے نیچے نورالدین حنفی کے الفاظ لکھ دیئے

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب نے یہ شعر لکھا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ اگرچہ اپنی رائے میں تو اہلحدیث ہوں۔ لیکن میرا پیر طریقت کہتا ہے کہ اپنے آپ کو حنفی کہو اس لیے میں اس کی رائے کو قربان کرتا ہوں اپنے آپ کو حنفی کہتا ہوں۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۵۸ بحوالہ سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۴۸)

اثری صاحب کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیانیت اختیار کرنے کے بعد بھی مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا حکم نامہ جاری کرنے تک حکیم نوردین غیر مقلد ہی تھے حنفی نہ تھے ورنہ قادیانی کو حکم نامہ جاری کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی لیکن حوالہ پیش کرنے میں گوندلوی صاحب نے بددیانتی کی ہے۔ اس کا جائزہ لینا ہم ضروری سمجھتے ہیں گوندلوی صاحب نے حوالہ سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۴۸ سے پیش کیا ہے۔ آیئے سیرت المہدی کی اصل عبارت ملاحظہ فرمالیں۔

مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتے ہیں کہ:

حافظ روشن علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی دینی ضرورت کے ماتحت حضرت مسیح موعود نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو یہ لکھا کہ آپ اعلان فرمادیں کہ میں حنفی المذہب ہوں حالانکہ آپ جانتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب عقیدۃً اہل حدیث تھے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اس کے جواب میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں ایک پوسٹ کارڈ ارسال کیا جس میں لکھا

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید کہ سالک بے خبر نبود زادہ ورسم منزلها اور اس کے نیچے نورالدین حنفی کے الفاظ لکھ دیئے۔

(سیرت المہدی ج ۲ ص ۴۸)

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتے ہیں کہ

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی صاحب نے جو شعر لکھا تھا اس کا یہ مطلب تھا کہ اگرچہ میں اپنی رائے میں تو اہل حدیث ہوں لیکن چونکہ میرا پیر طریقت کہتا ہے کہ اپنے آپ کو حنفی کہو۔اس لیے میں اس کی رائے پر اپنی رائے کو قربان کرتا ہوا اپنے آپ کو حنفی کہتا ہوں۔(ایضاج ۲ ص ۴۸)

گوندلوی صاحب کی تلبیس ملاحظہ فرمایئے کہ انہوں نے کس طرح خود تراشیدہ مفہوم بیان کر کے اور اصل عبارت کی کانٹ چھانٹ کو عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے گویا

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

باقی رہی وہ دینی ضرورت جس کی بناء پر حکیم نوردین صاحب نے اپنے آپ کو حنفی لکھا اور مرزا قادیانی نے حنفی لکھوایا تو آیئے اس کی حقیقت کا بھی جائزہ لے لیں۔ مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری مکتوبات احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۵۳، ۵۴ کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ (مرزا قادیانی نے حکیم نوردین بھیروی کو خط لکھا کہ) اس عاجز نے آں مخدوم کے نکاح ثانی کی تجویز کے لیے کئی جگہ خط روانہ کیے تھے۔ اک جگہ سے جو جواب آیا وہ کسی قدر حسب مراد معلوم ہوتا ہے یعنی میر عباس علی شاہ صاحب لدھیانوی کا خط جو روانہ خدمت کرتا ہوں۔ اس میں ایک عجیب شرط ہے کہ حنفی ہوں غیر مقلد نہ ہوں۔ چونکہ میر صاحب حنفی ہیں اور میرے مخلص دوست منشی احمد جان صاحب جن کی بابرکت لڑکی سے تجویز درپیش ہے پکے حنفی تھے اس لیے حنفیت کی قید بھی لگادی گئی۔ یوں تو حنیفا مسلما میں سب مسلمان داخل ہیں لیکن قید کا جواب بھی معقولیت سے دیا جائے بہتر ہے۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا دلاوری مرحوم فرماتے ہیں کہ

غرض غیر مقلد ظاہر کر کے افتخار احمد (منشی احمد جان کا بیٹا) اور اس کی ماں کو راضی کرلیا گیا، اور حکیم صاحب ان کی لڑکی بیاہ لائے، واقعی چودھویں صدی کی مجددیت کو یہی دیانت اور صداقت زیب دیتی تھی۔ (رئیس قادیاں ج اص ۱۵۹)

اس سے صاف طور پر ظاہر وعیاں ہے کہ وہ شہوت پرستانہ مصلحت جسے دینی ضرورت کا نام دیا گیا صرف منشی احمد جان کی بیوہ اور اس کے بیٹے کو دام فریب میں ڈال کر ان کی نوجوان اور خوب صورت لڑکی کو حکیم نوردین کے لیے حاصل کرنا تھا۔ چنانچہ ایسا

ہی کیا گیا اور حکیم نور دین (غیر مقلد) کو حنفی ظاہر کر کے وہ لڑکی ان کے لیے حاصل کر لی گئی۔ (سیف حنفی ۲۵۲ تا ۲۵۵)

یہ بات روز روشن کی طرح کھل کر سامنے آگئی کہ نور دین غیر مقلد تھا۔ بس نئی نویلی دلہن کو گھر لانے کے چکروں میں حنفی ہونے کا جھانسہ دیا۔

اثری صاحب سے سوال:

اثری صاحب یہ بتائیں کہ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ نور دین مرزا کو نبی ماننے سے پہلے غیر مقلد تھا اور اس کو سب کچھ ماننے کے بعد بھی کچھ عرصہ غیر مقلد وہابی رہنے کے بعد یہ حکم ہوا، اور جس کو دینی ضرورت کہا گیا وہ کیسی ضرورت تھی۔ اور یہ بھی بتائیں کہ یہ حوالہ دوسرے باب میں کیوں نہیں استعمال کیا گیا۔ کیوں کہ یہ نور دین کے متعلق بڑا زبردست حوالہ تھا۔

قارئین کرام غور فرمائیں کہ مرزا کو حنفی ثابت کرتے کرتے اثری صاحب نے نور دین کو اہلحدیث (وہابی) ثابت کر دیا ہے۔

اثری صاحب مزید صفحہ ۶۳ پر مرزا کو حنفی ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مرزا قادیانی کا رفع الیدین آمین بالجہر وغیر مسائل پر مباحثہ:

میاں محمد فضل الٰہی ریٹائرڈ سب جج درجہ اوّل سیالکوٹ نے پنڈت دیوی رام کا حلفیہ بیان مرزا قادیانی کے خلیفہ ثانی کی خدمت میں بھیجا اور خلیفہ صاحب نے خاکسار مرزا بشیر احمد ایم۔ اے کو برائے اندراج سیرۃ المہدی بھجوایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پنڈت دیوی رام ولد متھرا داس قوم پنڈت سکنہ دودو چک تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور کا

بیان ہے کہ میں ۲۱ جنوری ۱۸۷۵ء کو قادیاں گیا۔ مرزا قادیانی کے پاس اکثر جایا کرتا تھا اور میزان طب ان سے پڑھا کرتا تھا۔ مرزا قادیانی اہل سنت والجماعت (یعنی حنفی المذہب مقلد تھا) اور میر ناصر نواب جو محکمہ نہر میں ملازم تھے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر بھی خاص قادیاں میں تھا اور وہ وہابی (اہلحدیث) مذہب کے تھے جب کبھی دونوں اکٹھے ہوتے تو اکثر اپنے اپنے مذہب کے متعلق بحث ومباحثہ کیا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی کی میر ناصر نواب کے ساتھ میرے روبرو رفع یدین، آمین بالجہر، ہاتھ باندھنے کے متعلق، تکبیر پڑھنے کے متعلق بحث ہوتی کہ آیا یہ اُمور جائز ہیں یا نا جائز۔

(حنفیت اور مرزائیت بحوالہ مصلہ سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۷۵۹)

یہ دلیل بھی اثری صاحب نے مرزا قادیانی کو حنفی ثابت کرنے کے لیے دی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس سے مرزا قادیانی کا حنفی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ اثری صاحب نے ساری حکایت نقل نہیں کی اور دوسرے نمبر پر اس کا راوی ایک ہندو ہے اور اُس پر مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد قادیانی بھی مکمل اعتماد نہیں کر رہا اور آخر میں اُس نے لکھا کہ ''دیوی رام سے خفیف سی غلطی ہوگئی ہے''۔ اثری صاحب اس کو بھی چھوڑ گئے ہیں۔

اور اہل سنت والجماعت کا بریکٹ میں ''یعنی حنفی المذہب مقلد تھا'' ترجمہ کیا ہے یہ بھی اثری صاحب کا اضافہ ہے اس لیے کہ یہ سیرت المہدی میں ہر گز نہیں۔

قابل توجہ باتیں:

اس دلیل اثری سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ وہ بحث کیا کرتا تھا لیکن ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ وہ رفع یدین اور آمین بالجہر کو ناجائز کہتا تھا۔ بہر حال اس سے یہ بات روز روشن

کی طرح کھل کر سامنے آگئی کہ مرزا قادیانی کا خسر میر ناصر نواب وہابی مذہب رکھتا تھا لیکن اثری صاحب کا مرزا قادیانی کو حنفی ثابت کرنا غلطی ہے۔

اثری صاحب صفحہ ۶۹ پر مرزا قادیانی کو حنفی ثابت کرنے کے لیے جو دلیلیں دی ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں پھر اُن کا حال دیکھیں۔ اثری صاحب لکھتے ہیں کہ

مرزا قادیانی نے اپنے امام اعظم کے ادب کی وجہ سے حدیث کے خلاف فتویٰ دیا:

سراج الحق نعمانی سہارن پوری لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا کہ حنفی (امام کے پیچھے الحمد) نہیں پڑھتے اور ہزاروں اولیاء حنفی طریق کے پابند تھے اور وہ خلف الامام نہیں پڑھتے تھے۔ جب ان کی نماز نہ ہوئی تو اولیاء اللہ کیسے ہو گئے؟ چونکہ ہمیں امام اعظم سے ایک طرح کی مناسبت ہے اور ہمیں امام اعظم کا بہت ادب ہے ہم یہ فتویٰ نہیں دے سکتے کہ نماز نہیں ہوتی۔ (تذکرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۳۵۳)

حنفیت اور مرزائیت صفحہ ۶۹ پر اثری صاحب نے دو دلیلیں دی ہیں پہلی دلیل تو یہ ہے جو ذکر ہوئی دوسری انشاء اللہ آگے لکھتا ہوں پہلے اس دلیل کی حالت دیکھیں۔

مکمل عبارت:

(سب سے پہلے تذکرۃ المہدی سے مکمل عبارت نقل کرتے ہیں اُس کے بعد اس پر کچھ تبصرہ کریں گے۔ رضوی)

ایک شخص نے سوال کیا کہ جو شخص نماز میں الحمد امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سوال نہیں کرنا چاہیے کہ نماز

ہوتی ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ سوال کرنا اور دریافت کرنا چاہئے کہ نماز میں الحمد امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے یا نہیں۔ سو ہم کہتے ہیں کہ ضرور پڑھنی چاہئے۔ ہونا یا نہ ہونا خدا تعالیٰ کو معلوم ہے اور ہزاروں اولیاء اللہ جب ان کی نماز نہ ہوئی تو وہ اولیاء اللہ کس طرح ہو گئے۔ چونکہ ہمیں امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک طرح کی مناسبت ہے اور ہمیں ان کا ادب ہے۔ ہم یہ فتویٰ نہیں دیتے کہ نماز نہیں ہوتی اس زمانہ میں تمام حدیثیں مدون نہیں ہوئی تھیں۔ اور یہ بھید چونکہ اب کھلا ہے اس واسطے وہ معذور تھے اور اب یہ مسئلہ حل ہو گیا اب اگر نہیں پڑھے گا تو بے شک اس کی نماز درجہ قبولیت کو نہیں پہنچے گی۔ ہم بار بار اس سوال کے جواب میں کہیں گے کہ الحمد نماز میں خلف امام پڑھنی چاہیئے۔

(تذکرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۵۳، فتاویٰ احمدیہ صفحہ ص ۶۴)

قارئین کرام خود فیصلہ فرمالیں کہ کیا یہ دلیل اثری صاحب کی بنتی ہے؟ لیکن اثری صاحب بچارے کو بس جو اپنے بڑوں سے بددیانتی کا ورثہ ملا ہے اس کو کسی صورت وہ چھوڑنا نہیں چاہتے۔

اثری صاحب یہ بددیانتی نہ کیا کریں اگر خیانت کر کے ثابت کر بھی لو کہ مرزا قادیانی حنفی تھا اور کسی کو بھٹکانے میں کامیاب بھی ہو گئے تو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا جواب دو گے

؎ آپ ہی اپنی اداؤں پہ غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

یہ دلیل سراسر وہابیوں کے خلاف ہے لیکن خیانت کر کے اثری صاحب نے اپنے لیے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

اثری صاحب سیرت المھدی حصہ دوم صفحہ ۴۹ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ

مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے:

کہ مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا، مرزا صاحب نے کہا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ بہت سے بزرگ اور اولیاء اللہ ایسے گزرے ہیں جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت ضروری نہیں سمجھتے تھے اور میں ان کی نمازوں کو ضائع شدہ نہیں کہہ سکتا۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۶۹)

اثری صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا۔ غیر مقلد وہابی اہلحدیث یا حنفی المذہب مقلد؟ باب باندھا ہے مرزا کے حنفی ہونے کا اور اس میں دلیلیں ایسی دے رہے ہیں کہ جس سے ثابت ہو کہ وہ حنفی نہیں تھا یہ دلیل بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے بہر حال پہلے سیرۃ المھدی سے یہ پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں پھر فیصلہ خود فرمائیں!۔

سیرت المھدی کی پوری عبارت:

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی سختی کے ساتھ اس بات پر زور دیتے تھے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے بھی سورہ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ باوجود سورۃ فاتحہ کو ضروری سمجھنے کے میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ بہت سے بزرگ اور اولیاء اللہ ایسے گزرے ہیں جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت ضروری نہیں سمجھتے تھے اور میں ان کی نمازوں کو ضائع شدہ نہیں سمجھ سکتا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حنفیوں کا عقیدہ ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو خاموش کھڑے ہو کر اس کی

تلاوت کو سننا چاہیئے اور خود کچھ نہیں پڑھنا چاہیئے ۔اور اہل حدیث کا عقیدہ ہے کہ مقتدی کے لیے امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے اور حضرت صاحب (یعنی مرزا قادیانی) اس مسئلہ میں اہل حدیث کے مؤید تھے مگر باوجود اس عقیدہ کے آپ غالی اہل حدیث کی طرح یہ نہیں فرماتے تھے کہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۹،۵۰)

اب اثری صاحب ہی بتائیں کہ جب مرزا بشیر احمد قادیانی یہ لکھ رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی سختی کے ساتھ اس بات پر زور دیتے تھے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے تو اس کو حنفی کہنا کہاں تک درست ہے اور پھر یہ جملہ بھی قابل غور ہے کہ مرزا قادیانی اس مسئلہ میں اہل حدیث مؤید کے تھے۔کیونکر حنفیوں کے کھاتے میں اُسے ڈالا جاسکتا ہے۔رہی یہ بات کہ مرزا قادیانی کا کہنا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ بہت سے بزرگ اور اولیاء اللہ ایسے گزرے ہیں جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت ضروری نہیں سمجھتے تھے اور میں ان کی نمازوں کو ضائع شدہ نہیں سمجھ سکتا۔

ظاہری طور پر یہ حوالہ لگتا ہے کہ اس نے حنفیوں کی تائید کی ہے لیکن غور کرنے سے اور وہابیوں کی پڑتال کرنے سے یہ حوالہ بھی انہیں کے گھر کا ہے اور اس مسئلہ میں بھی وہابیوں کے دو گروہ ہیں ایک تو کہتا ہے سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے ۔لیکن کوئی تحقیق کے بعد نہ پڑھے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے۔

حافظ محمد گوندلوی کا حوالہ:

وہابیوں کے محقق اور شیخ الحدیث حافظ محمد گوندلوی نے اپنی کتاب خیر الکلام صفحہ ۳۳ پر لکھا کہ پس جو شخص حتی المکان تحقیق کرے اور سمجھے فاتحہ فرض نہیں خواہ نماز جہری ہو یا سری تو وہ اپنی تحقیق پر عمل کرلے اُس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ (خیر الکلام ص ۳۳)

یہی کچھ وہابیوں کے محدث مولوی ارشاد الحق اثری صاحب نے اپنی کتاب توضیح الکلام میں لکھا۔

اللہ جانے اثری صاحب نے کس کی شہ پر یہ حوالہ اپنی دلیل بنا کر پیش کردیا ہے اور ساتھ ہی قارئین کرام اثری کی عبارتوں کے نقل کرنے میں ایمانداری بھی دیکھتے جائیں۔

اثری صاحب نے صفحہ ۲۷ اور ۳۷ میں مرزا قادیانی کے حنفی ہونے کی جو دلیلیں دی ہیں اُن میں سے کچھ ملاحظہ فرمائیں!

اثری صاحب کی دلیل ملاحظہ ہو:

مرزا قادیانی مرنے جینے شادی بیاہ کی مروّجہ رسوم کا اہل حدیث کی طرح کلی رد نہ کرتا تھا بلکہ ان میں کوئی نہ کوئی توجیہہ فوائد کی نکال لیتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ اس اس فائدہ یا ضرورت کے لیے رسم ایجاد ہوئی ہے مثلاً نیوتہ پنجابی میں جسے نیوندرا کہتے ہیں امداد باہمی کے لیے شروع ہوا ہے۔ (حنفیت اور مرزائیت بحوالہ سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۳۱)

اصل عبارت:

سب سے پہلے اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد

قادیانی لکھتا ہے:

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ اس ملک میں مرنے جینے اور شادی بیاہ کی رسوم رائج ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو اہلحدیث کی طرح کلی طور پر رد نہیں کر دیتے تھے بلکہ سوائے ان رسوم کے جو مشرکانہ یا مخالف اسلام ہوں باقی میں کوئی نہ کوئی توجیہہ فوائد کی نکال لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس اس فوائد یا ضرورت کے لیے یہ رسم ایجاد ہوئی ہے مثلاً نیوتہ جسے پنجابی میں نیوندرا کہتے ہیں امداد باہمی کے لیے شروع ہوا۔ اب وہ تکلیف دہ رسم ہوگئی۔ (سیرت المہدی ج ۳ ص ۲۳۱)

اثری صاحب نے یہ دلیل بھی مرزا قادیانی کے حنفی ہونے پر دی ہے۔ کہ وہ مروجہ رسوم کا اہلحدیث کی طرح رد نہیں کرتا تھا۔ تو ثابت ہوگیا کہ وہ حنفی تھا۔ سب سے پہلے اثری صاحب نے تو جو کانٹ چھانٹ کی ہے وہ ملاحظہ فرمائیں اور پھر اس عبارت کو دوسروں ملکوں کی ایڈ سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو اہلحدیث کی طرح کلی طور پر رد نہیں کر دیتے تھے بلکہ سوائے ان رسوم کے جو مشرکانہ یا مخالف اسلام ہوں۔

اثری صاحب سے سوال:

آپ بتائیں کہ کیا تم کلی طور پر رد کر دیتے ہو یا صرف اُن کا رد کرتے ہو جو مخالف اسلام اور مشرکانہ ہوں۔ ظاہر ہے اُن کو ہی رد کرتے ہوں گے جو مشرکانہ اور مخالف اسلام ہوں۔ ایسی ہی بات ہے تو اس سے وہ حنفی کیسے ثابت ہوگئے۔

اثری صاحب کا چکر:

اثری صاحب نے یہ بھی چکر دینے کی کوشش کی ہے کہ نیوندرہ دینے کو جائز کہتا تھا۔لہٰذا حنفی ہوا۔اثری صاحب آپ بتائیں کہ کس حنفی عالم نے اس نیوندرہ کو فرض، واجب یا سنت لکھا ہے۔لیکن اگر علماء نے اس کو جائز کہا، تو بتائیں باہمی امداد کرنا شادی بیاہ پر اس کو اثری صاحب کیا کہتے ہیں کیا یہ ناجائز ہے۔اور ناجائز ہونے میں کس درجہ میں ہے کیا یہ شرک ہے۔کفر ہے۔حرام ہے۔کم از کم کسی ایک وہابی ذمہ دار مفتی کا فتویٰ ضرور پیش کریں کہ شادی بیاہ کے موقع پر باہمی امداد کرنا کوئی اس کو فرض نہ سمجھے واجب نہ سمجھے تو کیا یہ جائز ہے کہ نہیں اگر کوئی بھی تمہارا اس پر فتویٰ نہ دے تو بتاؤ اس دلیل سے وہ حنفی کیسے ثابت ہو گیا۔دوسرا سوال اثری صاحب یہ بتائیں کہ کیا وہابی لوگ شادی بیاہ کے موقع پر جو دولہا یا دلہن کو سلامی دینے کا رواج ہے دیتے ہیں یا نہیں۔اگر اثری صاحب اس کا انکار کریں کہ ہم نہیں دیتے تو ہم ثابت کریں گے کہ اثری صاحب کے ذمہ دار علماء بھی شادی بیاہ کے موقع پر سلامی کا رواج ہے اُسے دیتے ہیں اور پرانے زمانے میں اس کو نیوندرہ کہتے تھے۔بلکہ اثری صاحب کے متعلق بھی ثابت کریں گے کہ یہ شادی بیاہ پر خود مروجہ سلامی دیتے ہیں اور دیتے رہے ہیں۔تو جب ایسا ہے تو وہ اس دلیل سے حنفی کیسے ثابت ہو گیا۔

قابل غور بات:

مرزا قادیانی کلی طور پر رد نہیں کرتا تھا اہلحدیث کی طرح، لیکن اس سے ثابت ہوا کہ اہلحدیث کی طرح شادی بیاہ میں کچھ نہ کچھ رد کرتا تھا۔اس سے تو وہابی ہونا ثابت

ہوا نہ کہ حنفی ہونا۔ کیونکہ بہت سارے مسائل میں وہابیوں کے ہاں بھی سخت اور نرم موقف دونوں ہی پائے جاتے ہیں۔ حوالہ جات موجود ہیں۔

چنوں یا مائیں کے دانوں پر پڑھنا:

اثری صاحب سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۱۷۸ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے چنوں یا ماش کے دانوں پر ایک ہزار دفعہ سورہ الم ترکیف...... الخ پڑھوا کر غیر آباد کنویں میں پھنکوائے۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۱۷۳)

اثری صاحب کی مرزا قادیانی کو حنفی ثابت کرنے کی یہ بھی ایک زبردست دلیل ہے چونکہ حنفی کھانے پر قرآن پاک پڑھتے ہیں اس لیے مرزا قادیانی نے چنوں یا ماش کے دانوں پر پڑھوایا۔ لہٰذا وہ بھی حنفی تھا۔

مکمل عبارت:

یہ جو اثری صاحب نے حوالہ دیا ہے اب اس کی مکمل عبارت پیش خدمت ہے اُس کے بعد قارئین خود فیصلہ فرمائیں کہ کیا قادیانی کھانے پر پڑھنے کا قائل تھا۔

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ سے اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو (مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ چھوٹی سورۃ تھی جسے الم

تر کیف فعل ربك باصحاب الفیل ......الخ اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے گئے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا کہ جب میں دانے کنویں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہئے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنویں میں ان دانوں کو پھینک دیا۔ اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر سرعت کے ساتھ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جلدی جلدی واپس آئے اور کسی نے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔

اس روایت میں جس طرح دانوں کے اوپر وظیفہ پڑھنے اور پھر ان دانوں کو کنویں میں ڈالنے کا ذکر ہے اس کی تشریح حصہ دوم کی روایت نمبر ۳۱۲ میں کی جا چکی ہے جہاں سراج الحق صاحب مرحوم کی روایت سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ کام ایک شخص کی خواب کو ظاہر میں پورہ کرنے کے لیے کروایا گیا تھا۔ ورنہ ویسے اس قسم کا فعل حضرت مسیح موعود کی عادت اور سنت کے خلاف ہے اور دراصل اس خواب کے تصویری زبان میں ایک خاص معنی تھے جو اپنے وقت پر پورے ہوئے۔

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۷۸)

اب قارئین کرام ہی غور کریں کہ اس واقعہ سے مرزا قادیانی کا حنفی ہونا کیسے ثابت ہو گیا مرزا بشیر احمد قادیانی لکھ رہا ہے۔ یہ کام ایک شخص کی خواب کو ظاہر میں پورہ کرنے کے لیے کروایا گیا تھا ورنہ ویسے اس قسم کا فعل حضرت مسیح موعود کی عادت اور سنت کے خلاف

ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی عادت اور بقول مرزا بشیر احمد سنت کھانے پر نہ پڑھنا ہے۔

لہذا واضح طور پر وہابی ثابت ہوا نہ کہ حنفی۔لیکن اللہ جانے اثری صاحب نے اس دلیل سے اُس کو حنفی کیونکر ثابت کیا اور وہابی حضرات سے گذارش کروں گا کہ آپ تو غیر مقلد ہیں آپ تو اثری صاحب کے مقلد نہیں تو آپ آنکھیں بند کر کے اثری صاحب کے حوالے پر ایمان نہ لائیں بلکہ خود سیرت المہدی ملاحظہ کر کے فیصلہ کریں۔اگر دانوں پر پڑھنے سے حنفی ہونا لازم آتا ہے تو وہابیوں کا تسبیحوں پر پڑھنا کیسا ہے؟۔۔۔کیا ایسے سارے وہابی قادیانی طریقہ پر ہیں۔

لیجیے مرزا قادیانی کے حنفی ہونے کی ایک اور دلیل اثری صاحب سے سنیں۔

مردے کا چالیسواں کرنا جائز ہے:

یہ عنوان قائم کر کے اثری صاحب لکھتے ہیں کہ مرزا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے کہ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ یہ ذکر تھا کہ یہ جو جہلم کی رسم ہے یعنی مردے کے مرنے سے چالیسویں دن کھانا کھلا کر تقسیم کرتے ہیں۔غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کھانا کھلانا ہو تو کسی اور دن کھلا دیا جائے اس پر حضرت نے فرمایا کہ چالیسویں دن غرباء میں کھانا تقسیم کرنے میں یہ حکمت ہے کہ یہ مردے کی روح کے رخصت ہونے کا دن ہے پس جس طرح لڑکی کو رخصت کرتے ہوئے کچھ دیا جاتا ہے اس طرح مردے کی روح کی رخصت کرتے ہوئے کچھ دیا جاتا ہے اس طرح مردے کی روح کی رخصت پر غرباء میں کھانا دیا جاتا ہے تا کہ اسے اس کا

ثواب پہنچے۔ گویا روح کا تعلق اس دنیا سے پوری طور پر چالیس دن میں قطع ہوتا ہے۔

(حنفیت اور مرزائیت، بحوالہ سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۸۳)

یہ بھی اُس نے مرزا قادیانی کو حنفی ثابت کرنے کی دلیل دی ہے سب سے پہلے آپ بتائیں کہ کیا وہابی کسی کو ایصال ثواب کی نیت سے کھانا کھلاتے ہیں یا نہیں تکلیف تو آپ حضرات کو کھانے پر قرآن پڑھنے کی ہوتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس دلیل سے وہ حنفی کیسے ہو گیا۔

اثری صاحب بتائیں اگر کوئی چالیسواں دن ضروری نہ سمجھے اور چالیسویں دن کھانا غرباء کو کھلائے تو کیا یہ جائز ہے یا ناجائز، اگر اثری صاحب نہ بتائیں تو دنیا بھر کے وہابیوں میں کوئی مفتی صاحب ہی جواب دے دیں۔ لیکن قرآن سنت کی دلیل کے ساتھ۔

اور پھر اس سے اگلی عبارت جو اثری صاحب عادت سے مجبور ہو کر کھا گئے وہ ملاحظہ فرمائیں اگر کوئی اور ذرا سی عبارت بھی چھوڑ دے، چاہے اس سے اصل مقصد میں کوئی کمی نہ واقع ہو رہی ہو، تو اثری صاحب اسے یہودی، بے شرم، ڈھیٹ اور نجانے کون کون سے القابات سے نوازتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حنفیت اور مرزائیت کے جواب کے بعد ہم "رضا خانی اشتہار پر ایک نظر" کا جواب لکھ رہے ہیں۔ اُس میں اثری صاحب کی سنجیدہ اور نرم گفتار قارئین کو دکھائیں گے۔ اور دیکھیں اثری صاحب دوسروں کے لیے کیسی محبت بھری زبان استعمال کرتے ہیں۔ بہر حال چھوڑی ہوئی عبارت ملاحظہ فرمائیں!

ہضم کردہ عبارت:

مرزا بشیر احمد قادیانی مرزا قادیانی کی عبارت لکھنے کے بعد لکھتا ہے کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ صرف حضرت صاحب نے اس رسم کی حکمت بیان کی تھی۔ ورنہ آپ خود ایسی رسوم کے پابند نہ تھے۔ (سیرت المہدی حصہ اوّل ص۱۸۳)

اثری صاحب نے اتنی لمبی عبارت نقل کر دی لیکن یہاں پہنچ کر غیر مقلد صاحب کا قلم بھی غیر مقلد ہو گیا ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ کھانے کھلانے کو مرزا قادیانی کا بیٹا کوئی شرعی حکم نہیں کہہ رہا بلکہ اُس کو رسم کہہ رہا اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ حضرت صاحب نے اس رسم کی حکمت بیان کی ہے۔ یعنی اُس کے جائز ہونے کا فتویٰ نہیں دیا کیونکہ وہ ایسی رسوم کے پابند نہ تھے۔

لیجیے مرزا قادیانی حنفی ثابت ہونے کی بجائے غیر مقلد ثابت ہوا۔ کمال ہے اثری وہابی کا مرزا قادیانی کو حنفی ثابت کرنے کے لیے کیسی دلیلیں دے رہے ہیں۔

اب اسی پر ہم پہلا باب مکمل کرتے ہیں کچھ اور بھی حوالے اثری صاحب نے دیے ہیں لیکن جو ہم نے حوالے نقل کیے ہیں ان حوالوں سے بھی وہ کمزور ہیں وہ دیکھتے ہی مبتدی طالب علم بھی ان کو سمجھ سکتا ہے کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔

(آج یکم محرم الحرام ۱۴۳۰ھ ۳۰ دسمبر ۲۰۰۸ء بروز منگل پہلا باب لکھ کر فارغ ہوا)

باب دوم

نورالدین بھیروی کون؟

اس باب میں اثری صاحب نے حکیم نوردین کو حنفی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔اثری صاحب کی بددیانتی دیکھ کر کبھی تو میرا دل کرتا ہے کہ اثری صاحب کے لیے سخت سے سخت الفاظ استعمال کیے جائیں، جو الفاظ انہوں نے مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کے لیے استعمال کیے ہیں۔کم ازکم وہی ان کو لٹا دیے جائیں لیکن پھر خیال آتا ہے کہ خواہ مخواہ اپنے قلم کو گندا کرنے والی بات ہے۔جو لوگ قرآن اور حدیث کے صریح حوالوں میں بددیانتی کرتے ہوئے نہیں شرماتے اگر عام کتابوں میں بددیانتی کریں تو ان سے کیونکر بعید ہے۔خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونے سے بھی نہیں ڈرتے بہر حال پہلے باب میں بے شمار بددیانتاں اور دوسرے باب میں پہنچ کر قلم کو سچ کی طرف نہیں موڑا اور پہلے باب والی بددیانتیاں بھی جوں کی توں رہیں بلکہ پہلے باب سے بھی زیادہ خیانت کی ہے۔اور جھوٹ بولا

کیا جھوٹ کا شکوہ تو یہ جواب ملا
تقیہ تم نے کیا تھا تمہیں عذاب ملا

اثری صاحب نے ۸۸ تا ۹۱ چار صفحات میں حکیم نوردین کا تعارف کرا کے آگے جو اس کے حنفی ہونے کے دلائل دیئے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں!

مرقاۃ الیقین فی حیوۃ نورالدین صفحہ ۳۵ کے حوالے سے اثری صاحب لکھتے ہیں کہ مشہور مورخ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی ''مذہب وعقائد حضرت امیر المومنین کے اپنے الفاظ میں'' کے زیر عنوان لکھتا ہے کہ حکیم نورالدین نے کہا

پہلی دلیل:

کتاب وسنت پر ہمارا عمل ہے اگر بتصریح وہاں مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر اس ملک میں عمل کرتے ہیں اور اسی لیے ہی سفر میں گیارہ رکعت فرض اور تین وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۹۲)

یہ تھی اثری صاحب کی پہلی دلیل جو نوردین کے حنفی ہونے پر پیش کی۔ اور اسی طرح کی دلیل صفحہ ۵۶ پر بھی مرزا قادیانی کے حوالے سے دے آئے ہیں۔ اس کا پوسٹ مارٹم تو پہلے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔ لیکن یہاں اس عبارت پر تبصرہ کرنے سے پہلے وہ عبارت بھی ملاحظہ فرمالیں!

کیا مرزائیوں پر فقہ حنفی پر عمل کرنا فرض ہے:

اثری صاحب رقمطراز ہیں کہ مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت احمد لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد نے لکھا ہے: ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کرلیں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔

سوال:

پوری دنیا کے وہابیوں کے شیوخ الحدیث، شیوخ القرآن، مناظروں اور مفتیوں سے خصوصاً اثری صاحب اور وہابیوں کے شیخ الحدیث محمد یحیٰ گوندلوی صاحب سے سوال ہے۔ بتائیں اگر کوئی آدمی کہتا ہے کہ میرا کتاب وسنت پر عمل ہے اگر بتصریح وہاں مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر عمل کرتا ہوں یا اگر کوئی کہے کہ ہماری جماعت کا فرض ہونا

چاہیئے اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ قرآن میں تو فقہ حنفی پر عمل کریں تو کیا وہ آدمی یا مقلد ہے یا غیر مقلد؟

اُمید ہے خصوصا یہ دونوں وہابی صاحبان سوال پر غور کریں گے۔

میاں نذیر حسین دہلوی اور محمد حسین بٹالوی کا اہلحدیث حنفی کہلانا:

بٹالوی صاحب لکھتے ہیں متاخرین سے حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کی اولاد امجاد ہیں جن کا اہلحدیث اور پھر حنفی ہونا ان کی تصانیف سے عیاں ہے۔

حضرت شیخنا وشیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب شمس العلماء دہلوی بھی ایسے ہی تھے کہ وہ اہلحدیث کے سردار بھی تھے اور حنفی بھی کہلاتے تھے۔اور حنفی مذہب کی کتب متون شروح اور فتاویٰ پر فتویٰ دیتے اور ان کی یہ روش ایک مدت مشاہدہ کر کے خاکسار نے رسالہ نمبر۶ جلد۲۰ کے صفحہ۲۰۱، اپنے بعض اخوان اور احباب اہلحدیث کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اگر ان کو اجتہاد مطلق کا دعویٰ نہیں اور جہاں نص قرآنی اور حدیث نہ ملے وہاں تقلید مجتہدین سے انکار نہیں تو وہ مذہب حنفی یا مذہب شافعی (جس مذہب کے فقہ واصول پر بوقت نص نہ ملنے کے وہ چلتے ہوں) کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریں اور اہلحدیث حنفی یا اہلحدیث شافعی کہلائیں اور خاکسار خود اس مشورہ پر عمل کر چکا ہے۔مجھ سے میرا کوئی مذہب پوچھتا ہے تو یہی کہتا ہوں کہ میں اہلحدیث حنفی ہوں۔

بہت سے اصحاب طبقات نے آئمہ حدیث جامعین صحاح ستہ امام بخاری کو بھی امام شافعی کے مذہب کی طرف منسوب کیا ہے اور شافعی قرار دیا ہے۔

(کھلا خط ص۸، بحوالہ اشاعۃ السنہ ص۴۷ نصیحت نامہ نمبر۳ جلد۲۱)

اور اس عبارت پر بھی غور کر کے بتائیں کہ مولوی نذیر حسین دہلوی صاحب اور محمد حسین بٹالوی مقلد ہوئے یا غیر مقلد؟۔

پھر بتائیں کہ یہی بات مرزا قادیانی اور نور دین بھیروی نے کہی اگر وہ مقلد ہوئے تو یہ غیر مقلد کیوں؟

(یاد رہے کہ گوندلوی صاحب کو مخاطب اس لیے کیا کہ انہوں نے مطرقۃ الحدید میں مرزا قادیانی اور حکیم نور دین کو مقلد ثابت کرنے کی بہت زیادہ کوشش کی ہے۔ رضوی)

دوسری دلیل:

اثری صاحب مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۳۴ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ حکیم نور الدین بھیروی نے ۲۳ جنوری ۱۹۰۹ء بعد مغرب کہا کہ ایک مرتبہ جب بچہ تھا ایک مولوی نے کہا کہ تم بھی چلو۔ میں چلا گیا، وہاں لوگ قرآن شریف پڑھ رہے تھے میں نے بھی ایک پارہ لیا۔ ابھی میں نے آدھا ہی پڑھا تھا کہ بعض نے دو اور بعض نے چار پڑھ لیے۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۹۳)

تبصرہ:

اثری صاحب نے دلیل بھی کیا خوب دی ہے ایک بچہ کسی کے کہنے پر ختم میں چلا گیا تو وہ مقلد ثابت ہو گیا۔ اثری صاحب یہ بتائیں کہ ایک بچہ اگر غیر مقلد کی اولاد ہو اور کسی کے کہنے پر ختم میں چلا جائے تو وہ مقلد ہو جاتا ہے اگر ہو جاتا ہے تو پھر بتائیں کہ کیا ساری زندگی میں آپ یا دیگر وہابیہ بچپن جوانی اور اب بڑھاپے کی طرف بڑھتے ہوئے قدم کبھی ختم شریف میں نہیں گئے قسم کھا کر کہیں کہ آپ کبھی ختم میں نہیں گئے۔ اگر

گئے تو آپ غیر مقلد ہی رہے کہ مقلد ہو گئے۔ اور اگر آپ غیر مقلد ہی رہے تو ایک بچہ مقلد کیسے ہو سکتا ہے۔

یہ تھیں حکیم نور دین بھیروی کی مقلد ہونے کی دلیلیں۔

اب اثری صاحب یہ بتائیں کہ پہلے باب میں آپ نے حکیم نور دین کو اہلحدیث لکھا۔ دوسرے باب میں مقلد کیسے ہو گیا۔ لیجیے وہ حوالہ جو اثری صاحب بھول گئے ہیں ہم یاد دِلا دیتے ہیں۔ اثری صاحب لکھتے ہیں:

مرزا قادیانی حنفی گر تھا:

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتا ہے: حافظ روشن علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی دینی ضرورت کے ماتحت حضرت مسیح موعود نے مولوی نور الدین صاحب کو یہ لکھا کہ آپ یہ اعلان فرما دیں کہ میں حنفی المذہب ہوں۔ حالانکہ آپ جانتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب عقیدۃ اہلحدیث تھے۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۵۸)

جناب اثری صاحب بتائیں کہ یہ حوالہ ٹھیک ہے یا غلط؟۔ اگر ٹھیک ہے تو پھر دوسرا باب غلط ہے۔

ہمارا تبصرہ یہ ہے کہ حقیقت میں اثری صاحب نور دین کو مقلد ثابت کرنے کے چکر میں جھوٹ پر جھوٹ بولنے جا رہے ہیں اور جھوٹے آدمی کا حافظہ نہیں ہوتا۔ پہلے کیا لکھا اور بعد میں کیا۔

بہر حال حکیم نور دین پکا غیر مقلد تھا جس کا اعتراف اثری صاحب کر چکے ہیں۔ مزید اثری صاحب صفحہ ۹۴ پر لکھتے ہیں کہ

حنفیوں کے گھر کی شہادت:

حنفیوں کے مشہور مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری صاحب نے حکیم نورالدین کا جو تعارف کرایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حکیم نورالدین جو مرزا غلام احمد صاحب کے انتقال کے بعد ان کا جانشین اول منتخب ہوا تھا۔ قصبہ بھیرہ ضلع شاہ پور کے رہنے والے تھے۔ علوم عربیہ کی تحصیل ریاست رام پور میں کی تھی۔ وہاں سے فراغت پا کر لکھنؤ گئے اور حکیم علی حسن کے پاس رہ کر طب کی تکمیل کی۔ کچھ عرصہ مکہ معظمہ میں مولانا رحمۃ اللہ مہاجر کی خدمت میں اور مدینہ منورہ میں مولانا شاہ عبدالغنی صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ کے پاس رہے لیکن ایسے ایسے اکابر کی صحبت اٹھانے کے باوجود طبیعت آزادی کی طرف مائل تھی اس لیے حنفیت پر قائم نہ رہے۔ پہلے اہلحدیث بنے لیکن اس سے بھی جلد سیر ہو گئے۔ ان دنوں ہندوستان کی فضا نیچریت کے ہنگاموں سے گونج رہی تھی، چاہا کہ اس گلشن آزادی کی بھی سیر کر دیکھیں سرسید احمد خاں کی کتابوں اور رسالوں کا مطالعہ شروع کیا، یہ مسلک پسند آگیا۔ اور اسی کی صف میں جلوہ گری شروع کر دی۔ حکیم نورالدین سرسید احمد خاں کے بڑے راسخ الاعتقاد مرید تھے۔

جن دنوں مرزا غلام احمد صاحب سے حکیم نورالدین کی ملاقات ہوئی ہے ان ایام میں حکیم صاحب پکے نیچری تھے۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۹۴ بحوالہ رئیس قادیاں ج اول ص ۸۱)

قارئین کرام غور فرمائیں! کیا اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب نوردین مرزا قادیانی کے پاس پہنچا اس وقت حنفی تھا۔ ثابت یہ کرنا تھا کہ نوردین جب مرزا قادیانی

کے ہاتھ لگا اس وقت وہ حنفی تھا لیکن ثابت یہ کردیا کہ جب نوردین کی ملاقات مرزا قادیانی سے ہوئی اس وقت پکا نیچری تھا۔

اثری صاحب بتائیں کہ جب حکیم نوردین کی ملاقات مرزا قادیانی سے ہوئی تو اس وقت وہ نیچری تھا تو اس دلیل کو حنفیت اور مرزائیت میں نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔اور اگر یہ عبارت قارئین کو کوئی شبہ میں ڈالے کہ ایسے ایسے اکابر کی صحبت اٹھانے کے باوجود طبیعت آزادی کی طرف مائل تھی۔اس لیے حنفیت پر قائم نہ رہے۔

غور طلب بات:

تو ہوسکتا ہے کہ کوئی یہ سمجھے کہ پہلے وہ حنفی تھا، لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ کسی دلیل سے یہ ثابت تو ہو کہ وہ حنفی تھا۔جبکہ یہ تو ثابت نہ ہوسکا، تو بغیر دلیل کے کیسے مان لیا جائے کہ وہ حنفی تھا۔اور پھر طبیعت آزادی کی طرف مائل تھی تو پھر حنفیت کا کیا معنیٰ؟۔

ظاہر ہے جب طبیعت آزادی کی طرف مائل تھی تو اس وقت وہ غیر مقلد ہی تھا نہ کہ مقلد۔

کیوں اثری صاحب آزاد خیال کو حنفی کہتے ہیں؟

اور پھر اثری صاحب نے رئیس قادیاں جو ہمارے لیے حجت نہیں وہ کتاب اثری صاحب کے وہابی بھائی کی کتاب ہے۔اثری صاحب جانیں اور ان کا وہابی بھائی۔اور پھر رئیس قادیاں کی عبارت نقل کرنے کے بعد اثری صاحب نے جو عجیب بات ہے۔وہ بھی کسی لطیفہ سے کم نہیں۔لکھتے ہیں کہ

اثری صاحب کی علمی بات:

مارچ ۱۸۸۹ء میں جب مرزا غلام احمد حنفی قادیانی نے اپنی پیری مریدی کی بیعت کا اعلان کیا۔ تو حکیم نورالدین بھیروی تھوڑا عرصہ اہلحدیث رہ کر پھر حنفیت کی طرف واپس لوٹا۔ اور حنفیوں کے مشہور پیر صوفی احمد جان حنفی کے گھر بمقام لدھیانہ میں مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کی۔ پھر آخر دم تک حنفی المذہب ہی رہا۔ حیات طیبہ، مرقات الیقین، سیرت المہدی، رئیس قادیاں۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۹۴، ۹۵)

اثری صاحب! یہ کیسی علمی بات آپ نے ارشاد فرمائی مرزا قادیانی کی بیعت نورالدین نے کی، تو آپ نے کہا حکیم نورالدین بھیروی تھوڑا عرصہ اہلحدیث رہ کر پھر حنفیت کی طرف لوٹا۔

اثری صاحب یہ بات تو آپ نے تسلیم کر لی جب نورالدین نے مرزا قادیانی کی بیعت کی تو حنفی نہیں تھا بلکہ اہلحدیث (وہابی) تھا۔

اثری صاحب اگر غیرت ہے تو ڈوب مرو ثابت یہ کرنا تھا کہ جب مرزا قادیانی کی بیعت کی اس وقت وہ حنفی تھا لیکن سچی بات آپ کے قلم سے نکل گئی۔ باقی رہی یہ بات کہ وہ حنفیت کی طرف لوٹا تو یہ بھی دوسرے بہت سارے جھوٹوں کی طرح ایک جھوٹ ہے ظاہر ہے جو اس کو نبی مان رہا ہے وہ حنفی کیسے ہوسکتا ہے۔

چیلنج:

باقی اثری صاحب! آپ نے حیات طیبہ مرقات الیقین، سیرت المہدی،

رئیس قادیاں ان چار کتابوں کے حوالہ سے یہ عبارت نقل کی ہے اگر آپ واقعی اپنے باپ کے ہیں تو ان چاروں کے حوالے تو بڑی دور کی بات ہے اک کتاب میں ہی ان الفاظ کے ساتھ یہ عبارت دکھادیں لیکن اثری صاحب یہ آپ اپنا جھوٹ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔

ذرا اس بات پر بھی اثری صاحب غور کرنا کہ اگر یہ عبارت اپنے پاس سے رضوی یا رضوی کے کسی بزرگ نے نقل کی ہوتی تو آپ کہاں تک پہنچ جاتے اس کے لیے اپنی کتابیں ملاحظہ کرلینا۔ بلکہ صحیح حوالے پر بھی اس طرح گندی زبان آپ نے استعمال کی ہے وہ جو کوئی جاہل سے جاہل آدمی بھی نہیں بول سکتا۔

جس کی وضاحت ہم ''رضاخانی اشتہار پر ایک نظر'' کے جواب میں لکھیں گے اور اثری صاحب کی میٹھی زبان بھی لوگوں کو دکھائیں گے۔

باب سوم

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

پر

اعتراضات کے جوابات

وہی پرانی باتیں:

اثری صاحب نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جو اعتراضات کیے ہیں ان میں کوئی بھی ایسا اعتراض نہیں جو اثری صاحب کے اکابر نے نہ کیا ہو اور اس کا جواب ہمارے اکابر نے نہ دیا ہو۔

خاص کر یہ اعتراض جو اس کتاب میں ہیں وہابیوں نے ابتداء نہیں کی دیوبندیوں سے چرائے ہیں اور اثری صاحب نے اپنی دیگر کتابوں میں بھی جو اعتراض کیے ہیں وہ تقریباً دیوبندیوں سے ہی چرائے ہیں۔ کہ اس کتاب میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت پر جو اعتراض کیے ہیں یہ دھماکہ نامی کتاب سے چرائے گئے اور دیوبندیوں کی کچھ دوسری کتابوں سے اعتراض چرا کر نقل کر دیئے ہیں۔

دھماکہ کا جواب امام المناظرین فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی کتاب قہر خداوندی بر دھماکہ دیوبندی میں دے دیا ہے اس کے علاوہ حضرت کی دیگر کتابوں میں ان اعتراضات کا خوب محاسبہ کیا گیا۔ اس حوالے سے تو آپ انہیں کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔ ہم چند باتوں کا محاسبہ اور تنقیدی جائزہ ضرور پیش کریں گے۔

حیران کن بات:

اثری صاحب ''آمدم بر سر مطلب'' کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ یہ بات بڑی

حیران کن ہے کہ بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب نے اپنی زندگی کے ۳۰ سالہ دور یعنی مرزا کے دعویٰ ۱۸۹۱ء سے لے کر اپنی وفات ۱۹۲۱ء تک کبھی بھی مرزا قادیانی یا کسی مرزائی کے ساتھ تحریری یا تقریری مناظرہ ومباحثہ یا مباہلہ وغیرہ نہیں کیا اور نہ ہی مرزا قادیانی نے آپ کا نام لے کر مباحثہ یا مباہلہ کا چیلنج کیا۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنے اشتہاری چیلنج مؤرخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء میں جو ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے اپنے مخالف ومکذب ۸۶ جید علمائے کرام کے نام درج کیے ان میں اعلیٰ حضرت صاحب کا نام نہیں ہے نیز مرزا کے کفر پر دو صد علمائے ہند کے متفقہ فتویٰ میں بھی اعلیٰ حضرت کا نام نہیں ملتا آخر اس کی وجہ کیا ہے؟۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۱۸۴)

اثری صاحب آپ جو کہتے ہیں کہ کبھی بھی مرزا قادیانی کے ساتھ تحریری یا تقریری مناظرہ ومباحثہ یا مباہلہ وغیرہ نہیں کیا۔ آپ نے حنفیت اور مرزائیت کے باعث تالیف جو صفحہ ۳۱ سے ۳۷ تک۔ اس میں جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی کے فتاویٰ نقل کیے ہیں۔ وہ کیا مولانا احمد رضا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ نہیں؟ جن میں آپ نے تحریف کرتے ہوئے اس میں مرزائی کے الفاظ ہڑپ کر گئے ہیں۔ قارئین خود غور کرلیں ہم نے اثری صاحب کے نقل کردہ فتاوٰی جات کو بھی نقل کیا ہے اور اصل بھی۔ کیا ان میں مرزائیوں کو واضح طور پر کافر ومرتد نہیں لکھا گیا؟۔

اسی بات کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھلا خط ۳۶، ۳۷ پر لکھتے ہیں کہ

یہ تحریر بھی وہابی مولویوں کی جہالت پر دلالت کرتی ہے انہوں نے اعلیٰ حضرت

عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کی تصانیف کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور تردید مرزائیت:

قادیانی دجال مرزا غلام احمد کی تردید میں سب سے پہلے جس شخصیت نے قلم اُٹھایا وہ بریلی کے شہنشاہ امام اہلسنت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ ہیں سب سے پہلی کتاب جزاء الله عدوہ یاباۂ ختم النبوہ، ۱۳۱۷، ۱۸۹۷ء۔

اسوء العقاب ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۰ء۔ المبین ختم النبیین ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۶ء، حسام الحرمین ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۴ء۔ اس میں سرفہرست مرزائیوں پر فتویٰ ہے۔

الجراز الدیانی ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۰ء۔

۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کا انتقال ہو گیا۔ یعنی تادم آخر قادیانی دجال کی تردید فرماتے رہے۔

فتاویٰ رضویہ صفحہ ۸۱ جلد ۴ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے مرزا قادیانی کے متعلق فتویٰ:

من شک فی کفرہٖ وعذابہٖ فقد کفر۔

الحمد للہ رب العالمین اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ہزار سے زائد کتابیں تحریر فرمائیں۔ مگر کسی بدمذہب کو ان کے رد کی جرأت نہ ہوئی۔ (کھلا خط ص ۳۶، ۳۷)

اثری صاحب نے جب کھلا خط کا جواب ''احقاق حق'' بجواب ''کھلا خط'' لکھا تو شیخ الدلائل مناظر اسلام علامہ محمد ضیاء اللہ کیا اس بات کو جھٹلایا نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت مناظر اسلام علیہ الرحمۃ کے یہ حوالے ٹھیک ہیں۔ الحمد للہ۔

پوری دنیا کے وہابیوں کو چیلنج:

پوری دنیا کے وہابیوں کو دنیائے سنیت کے عظیم محدث، سلطان المدرسین حضرت علامہ مولانا حافظ القاری غلام حیدر خادمی صاحب مدظلہ کے ادنی شاگرد شبیر احمد رضوی فاضل جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ کا چیلنج ہے۔ میرے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا ایک فتویٰ فتاویٰ رضویہ یا دیگر فتاوی جات سے دکھاؤ یا اک ہزار کم وبیش تصانیف میں سے کوئی ایک کتاب بھی جو مرزائیوں کے حق میں ہو، اگر نہ دکھا سکو تو قرآن وحدیث کا دعویٰ کرنے والو خدا سے ڈر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت سے آپ نے ساری زندگی دشمنان اسلام کے خلاف لکھا ہے۔

امام اہلسنّت علیہ الرحمۃ، ہ کی مخالفت میں اپنی آخرت خراب نہ کرو یہاں پر سہ ماہی رسالہ العاقب میں شائع ہونے والا ایک معلوماتی مضمون تحریر کرتے ہیں۔ جو حضرت علامہ سید وجاہت رسول قادری صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اس مضمون کا عنوان امام احمد رضا اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت ہے۔ جو واقعی ایک علمی مضمون ہے۔ غور کر لینا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ آپ نے کس حد تک فرمایا ہے۔

امام احمد اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت:

سید ہر دوسرا احمد مجتبیٰ نبی المصطفیٰ رسول مرتضیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی آخر الزماں ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ اور نصوص قرآنیہ واحادیث مبارکہ سے ثابت ہے خصوصا آیہ کریمہ، ولکن رسول اللہ وخاتم النبین۔ قطعی اقتبار سند کی

حیثیت رکھتی ہے اسی طرح ختم نبوت کے الفاظ کے ساتھ بہت سی احادیث مبارکہ کتب حدیث میں ملتی ہیں۔ ختم بی النبیون کے الفاظ کے ساتھ ساتھ بخاری مسلم میں ایسی حدیثیں بھی وارد ہیں۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام علیہم السلام کو ایک عمارت سے تشبیہ دی جس سے عمارت نبوت کی تکمیل ہوئی۔ اسی طرح حدیث شریف میں انہ لانبی بعدی۔ لیس نبی بعدہ اور لانبوۃ بعدی بے شک میرے بعد کوئی نبی یا نبوت نہیں کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ امت کا اجماعی اور اتفاقی مسئلہ رہا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا تو الگ رہا آپ کے بعد نبوت کی تمنا کرنا بھی کفر ہے۔ (اعلام بقواطع الاسلام)

تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار و مشرکین سازشیں کرتے رہے ہیں تاکہ عقائد اسلام کو مسخ کیا جا سکے اور سید عالم کی محبت مسلمانوں کے دلوں سے نکال کر ان کی قوت اور سلطنت کو پارہ پارہ کیا جسکے۔ جس طرح علماء اہلسنت (جنہوں نے ہر دور میں اعلاء کلمۃ الحق کا فریضہ انجام دیا ہے) نے تاریخ کے ہر موڑ پر اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی سرکوبی کی ہے اسی طرح انہوں نے ختم نبوت کے منکرین کا رد بلیغ کر کے سر اٹھانے سے پہلے ہی کچل دیا ہے۔ دور جدید میں فتنہ قادیانیت یا مرزائیت مسلمانان عالم کے خلاف ایک بہت ہی گھناؤنی سازش ہے۔ جو جسد ملت اسلامیہ کے لیے ایک کینسر سے کم نہیں۔ ہمیشہ کی طرح اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے بھی علماء اہلسنت کا کردار شروع سے ہی بہت عالی شان رہا ہے۔ ترجمان اہلسنت اگست، ستمبر ۱۹۷۲ء میں رد قادیانیت پر ۱۶ علماء کی ۱۹ کتب کا تعارف ہے۔ جبکہ سید صابر حسین شاہ صاحب نے اپنی تصنیف قائد اعظم کا مسلک میں اس موضوع پر ۳۲

علماء اور ۴۶ کتب ورسائل کا ذکر کیا ہے اس طرح اگر مکررات کو حذف کر دیا جائے تو مصنفین علماء کی تعداد ۴۳ اور کتب ورسائل کی تقریباً ۶۰ بنتی ہے۔ اگر دور جدید کے علماء پاک وہند اور بنگلہ دیش کے حوالے سے مزید تحقیق اور جستجو کی جائے تو راقم کے خیال میں علماء کی کتب کی تعداد ۱۰۰ سے تجاوز کر جائے گی۔ لیکن ردقادیانیت کے حوالے سے دو شخصیات کی تصانیف نے سب سے زیادہ شہرت پائی۔

(۱) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ

(۲) حضرت پیر طریقت سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ

ہم اس وقت ردقادیانیت کے ضمن میں امام احمد رضا کی قلمی کاوشوں اور تحریک ختم نبوت پر اس کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی المتوفی ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء چودہویں صدی ہجری کے جید عالم دین اور اپنے عہد کے معروف مرجع فتاویٰ ہیں آپ کے پاس بلاد عرب وعجم افریقہ، امریکہ اور یورپ سے بیک وقت پانچ پانچ سو استفتاء مسائل دینیہ وجدیدہ کی دریافت کے لیے آتے تھے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اپنی جرأت ایمانی اور حق کے اظہار اور اعلام کے اعتبار سے لایخافون لامۃ لائم کے صحیح مصداق تھے۔ انہوں نے منصب ومقام نبوت ورسالت اور مہمات مسائل دینیہ کے بیان میں ایک ہزار کے قریب چھوٹے بڑے رسائل تصنیف کیے جو مختلف علوم وفنون پر ان کی حیرت انگیز دسترس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کے عہد کے جید علماء ہند، سندھ اور علماء حرمین شریفین نے ان کے فضل وکمال اور تبحر علمی کو نہ صرف سراہا ہے بلکہ آپ کی دقیق نظری اور علمی فتوحات پر آپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے امام العصر، نابغہ روزگار مجدد وقت اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت قرار دیا۔

برصغیر پاک وہند میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کا وہ پہلا خانوادہ ہے جس نے منکر ختم نبوت اور قادیانیت کا سب سے پہلے رد کیا گیا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کا فتنہ ہندوستان میں پہلی بار اس وقت منظر عام پر آیا جب مولوی احسن نانوتوی (م ۱۳۱۲ھ ۱۸۹۴ء) نے قیام بریلی (۱۸۵۱ء تا ۱۸۶۰ء) کے دوران حدیث اثر ابن عباس کی بنیاد پر اپنے عقیدے کا واضح اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ بھی ہر طبقہ زمین میں ایک ایک خاتم النبین موجود ہے۔

امام احمد رضا کے والد ماجد علامہ مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ (م ۱۲۹۷ھ ۱۸۸۰ء) نے مولوی احسن نانوتوی کی سخت گرفت کی اور اس عقیدہ کو مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی قرار دیتے ہوئے ایسا عقیدہ رکھنے والے گمراہ اور خارج از اہل سنت قرار دیا۔ ان کی حمایت میں علماء بریلی بدایوں اور رامپور نے فتویٰ دیئے۔ مسلم الثبوت عالم مفتی ارشاد حسین فاروقی بھی شامل تھے جبکہ مولوی احسن نانوتوی کی حمایت میں ان کے عزیز مولوی قاسم نانوتوی نے ایک کتاب تحذیر الناس تحریر کی اور وہ اپنے عزیز کی حمایت میں اس قدر بڑھ گئے کہ انہوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ

سو عوام کے خیال میں رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔

دوسری جگہ مزید تحریر کیا

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"۔

یہی وہ دل آزار تشریح ہے جس نے انیسویں صدی کی آخری دہائی میں ملت اسلامیاں ہند میں دو دھڑے پیدا کر دیئے اور ایک نئے فرقہ "دیوبندی" "وہابی" کو جنم دیا۔ آگے چل کر "تحذیر الناس" کی اسی عبارت نے مرزا غلام قادیانی کذاب کی جھوٹی نبوت کے دعویٰ کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کی جس کی آج تک قادیانی بطور دلیل پیش کرتے چلے آئے ہیں۔

حتی کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لیے دلائل دئے جا رہے تھے تو قادیانیوں کے نمائندے مرزا ناصر نے اپنے مسلمان ہونے کے دفاع میں مولوی قاسم نانوتوی کی ان عبارت کو بطور دلیل پیش کیا۔ جس کا جواب مفتی محمود سمیت اسمبلی میں موجود کسی دیوبندی سے نہ بن پڑا۔ البتہ مولانا شاہ احمد نورانی اور علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری نے گرجدار آواز میں کہا کہ ہم اس عبارت کے لکھنے والے اور اس کے قائل کو ایسا ہی کافر سمجھتے ہیں جیسا کہ قادیانیوں کو نیز اس سلسلے میں امام احمد رضا خاں بریلوی کا مرتب کردہ اور حرمین شریفین کا تصدیق شدہ فتوی "حسام الحرمین" اسمبلی میں پیش کیا جا چکا ہے۔

مزید حیرت کی بات یہ ہے کہ مفتی محمود صاحب کی "جمعیت علماء اسلام" ہی کے دو معزز اراکین مولوی غلام غوث ہزاروی دیوبندی اور مولوی عبدالحکیم دیوبندی کے خلاف پیش کردہ قرارداد پر قومی اسمبلی میں موجود ہونے کے باوجود دستخط نہ کیے۔ لیکن نہ مفتی محمود صاحب نے ان کی جماعت نے اور نہ ہی کسی اور دیوبندی عالم نے ان کے خلاف تادیبی کاروائی یا بیان دیا یا اخبارات میں مضمون لکھا۔ دراصل مرزا غلام قادیانی کی تردید و تکفیر کے ساتھ اس عبارت کی تائید و حمایت وہی شخص کر سکتا ہے ہے جو عین نصف النہار کے

وقت آفتاب کے وجود کا انکار کی جرأت کرسکتا ہو یا پھر اس کی ذہنی کیفیت صحیح نہ ہو۔

برصغیر پاک وہند کے علمائے مرشدین میں حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ۱۳۲۴ھ، ۱۹۰۵ء میں حرمین شریفین کے تقریباً ۳۵ مشاہیر فقہاء اور علماء سے مرزا غلام قادیانی اور قادیانیت کی بنیاد فراہم کرنے والے مولوی قاسم نانوتوی اور ان کے دیگر ہم عقیدہ علماء کے بارگاہ الٰہی اور بارگاہ رسالت پناہ میں گستاخانہ عبارات کے خلاف شخصی طور پر اسلام سے اخراج اور کافر قرار دیئے جانے کا واضح فتوی حاصل کیا۔ جسے عرب وعجم میں زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ یہ فتویٰ ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' کے نام سے متعدد بار شائع ہو چکا ہے اور آگے چل کر حرمین طیبین کا یہی فتوی عالمی سطح پر قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کے غیر مسلم قرار دیئے جانے کی تمہید بنا۔

امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے مرزا قادیانی کو صرف کافر ہی قرار نہیں دیا بلکہ اس کو ''مرتد ومنافق'' بھی کہا ہے۔ اور اپنے فتوؤں میں اس کو اس کے اصلی نام کی بجائے مرزا غلام قادیانی کے نام سے یاد کیا ہے۔ مرتد ومنافق وہ شخص ہے جو کلمۂ اسلام پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی یا کسی رسول کی توہین کرتا ہے یا ضرورت دین میں سے کسی شئے کا منکر ہے تو اس کے احکام کافر سے بھی سخت تر ہیں۔ امام صاحب نے مرزا غلام قادیانی اور منکر ختم نبوت کے رد وابطال میں متعدد فتاویٰ کے علاوہ جو مستقل رسائل تصنیف کیے ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) جزاء الله عدوہ بابائه ختم النبوة۔

یہ رسالہ ۱۳۱۷ھ میں تصنیف ہوا، اس میں عقیدہ ختم نبوت پر ایک سو بیس احادیث اور منکرین کی تکفیر پر جلیل القدر ائمہ کرام کی تیس تصریحات پیش کی گئی ہیں۔

(۲) السوء والعقاب علی المسیح الکذاب۔

یہ رسالہ ۱۳۲۰ھ میں اس سوال کے جواب میں تحریر ہوا کہ آیا کہ ایک مسلمان اگر مرزائی ہوجائے تو کیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل جائے گی؟

امام احمد رضا خاں نے دس وجوہ سے مرزا غلام قادیانی کا کفر ثابت کرکے احادیث کے نصوص اور دلائل شرعیہ سے ثابت کیا کہ سنی مسلمہ عورت کا نکاح باطل ہوگیا اور وہ اپنے کافر و مرتد شوہر سے فوراً علیحدہ ہوجائے۔

(۳) قہر الدیان علی مرتد بقادیان۔

یہ رسالہ ۱۳۲۳ھ میں تصنیف ہوا اس میں جھوٹے مسیح قادیان کے شیطانی الہاموں، اس کی کتابوں کے کفریہ اقوال اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور والدہ ماجدہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی پاکی وطہارت اور ان کی عظمت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

(۴) المبین ختم النبیین۔

یہ رسالہ ۱۳۲۶ھ میں اس سوال کے جواب میں تصنیف ہوا کہ "خاتم النبیین" میں لفظ "النبیین" میں جو الف لام ہے وہ استغراق کا ہے یا عہد خارجی کا ہے۔ امام احمد رضا خاں نے دلائل کثیرہ واضحہ سے ثابت کیا کہ اس پر الف لام استغراق کا ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

(۵) الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی۔

یہ رسالہ ۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ کے ایک استفتاء کے جواب میں لکھا گیا۔ اور اسی

سال ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ استفتاء میں سائل نے ایک آیت کریمہ اور ایک حدیث شریف پیش کی جس سے قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں۔ امام احمد رضا خاں نے آیت کریمہ کے سات فائدے بتائے اور سات وجوہ سے ان کے دلائل کا رد کیا نیز حدیث شریف کو دلیل بنانے کے دو جواب دے کر قادیانیوں کے عقیدہ وفات المسیح کا رد بلیغ کیا۔

(۶) المعتقد المنتقد۔

مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی قدس سرہٗ کی عربی کتاب ''المعتقد المستند'' پر قلم برداشتہ عربی حاشیہ ہے جس میں انہوں نے اپنے دور کے نو پید فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے قادیانیوں کا بھی ذکر کیا ہے اور انہیں دجال و کذاب کہا ہے۔ امام احمد رضا خاں کی مسند افتاء سے ہندوستان میں جو سب سے پہلا رسالہ رسالہ قادیانیت کے رد میں شائع ہوا وہ ان کے صاحبزادہ اکبر حجۃ الاسلام مولانا مفتی حامد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۶ء میں ''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' کے نام سے تحریر کیا تھا۔ جس میں مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور مرزا غلام قادیانی کذاب کے مثیل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا گیا ہے۔ امام احمد رضا خاں نے خود اس رسالے کو سراہا ہے۔

مذکورہ بالا سطور سے یہی بات اظہر من الشمس ہے کہ منکرین نبوت اور قادیانیوں کے رد ابطال میں امام احمد رضا کس قدر سرگرم، مستند، متحرک اور فعال تھے۔ وہ اس فتنہ کے ظہور پذیر ہوتے ہی اس کی سرکوبی کے درپے تھے، جب کہ انہی دنوں ان کے بعض ہم عصر جید مخالفین علماء مرزا غلام قادیانی کی جعلی اسلام پرستی اور جذبہ تبلیغ الاسلام

سے نہ صرف متاثر نظر آ رہے تھے۔ بلکہ بعض تو اس سے اپنی عقیدت ومحبت کا کھلم کھلا اظہار کر رہے تھے۔ اس سلسلے میں مشہور مصنف اور ندوۃ العلماء (لکھنؤ) کے مہتمم مولوی ابوالحسن علی ندوی کا بیان ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ ندوی صاحب اپنے مرشد شیخ عبدالقادر رائے پوری کی سوانح حیات میں مرزا غلام قادیانی کے ساتھ ان کے تعلق خاطر کا اہم واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''وہ مرزا غلام قادیانی کی کتابیں پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہیں پڑھا کہ خدا نے اسے مستجاب الدعوات قرار دیا ہے وہ اس الہام سے بہت متاثر ہوئے، چنانچہ وہ اس کے بعد مرزا غلام قادیانی کو اپنی ہدایت اور شرح صدر کی دعا کے لیے برابر خط لکھا کرتے تھے اور وہاں سے جواب بھی آتا تھا۔ ایک مرتبہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے قادیانی کا رد لکھنے کے لیے کتابیں منگوائیں تو شیخ عبدالقادر رائے پوری نے بھی وہ مطالعہ کیں جن سے ان کے قلب پر اتنا اثر ہوا کہ وہ اسے سچا سمجھنے لگے''۔

اس واقعہ پر علامہ ارشد القادری صاحب نے رد قادیانیت کے سلسلے میں اپنی تحریر میں بڑا جامع تبصرہ کیا ہے جو قارئین کرام کے استفادہ کے لیے پیش کیا جاتا ہے کہ

''مولانا ابوالحسن علی ندوی کی اس تحریر سے جہاں واضح طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام احمد رضا خاں اپنی ایمانی بصیرت کی روشنی میں مرزا غلام قادیانی کو نہ صرف کذاب اور مفتری سمجھتے تھے وہیں یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کے پیر ومرشد مولانا عبدالقادر رائے پوری مرزا غلام احمد قادیانی سے نہ صرف ایک عقیدت مند کی حد تک متاثر تھے بلکہ اپنے دعویٰ نبوت میں اسے بہت حد تک سچا بھی سمجھتے تھے۔ اب ان کی وجہ بصیرت کا فقدان ہو یا اندرونی طور پر مفاہمت کا کوئی رشتہ ہو اسے اللہ تعالیٰ ہی

بہتر جانتا ہے۔ لیکن اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ امام احمد رضا کا دینی شعور کفر کو کفر اور باطل کا باطل سمجھنے میں نہ کبھی غلط فہمی کا شکار ہوا اور نہ فیصلہ کرنے میں کوئی خارجی جذبہ کو ان کی راہ میں حائل ہو سکا اور یہ صرف توفیق خداوندی اور عنایت رسالت پناہ ہے۔

راقم اس تبصرہ پر مزید اضافہ کرتا ہے کہ ندوی صاحب نے یہ بات یہیں ختم کر دی اور یہ نہیں بتایا کہ ان کے پیر و مرشد کی ہدایت کا سبب بھی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا کے وہ فتاویٰ اور تصانیف تھیں جو انہوں نے قادیانیت اور منکرین ختم نبوت کے رد میں تحریر فرمائیں۔

اسی طرح عبدالحمید سالک نے "یاران کہن" میں لکھا ہے کہ ابوالکلام آزاد (دیوبندی) مرزا قادیانی کی "غیرت اسلامی اور حمیت دینی" کے قدردان تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی کے مرنے پر انہوں نے اخبار "وکیل" (امرتسر) میں بحیثیت مدیر اس کی "خدمات اسلامی" پر ایک شاندار شذرہ لکھا اور وہ لاہور سے بٹالہ تک اس کے جنازے کے ساتھ بھی گئے۔ اس تعزیتی شذرہ کے اہم اقتباسات کو قادیانیوں نے ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے پورے ایوان کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کی دلیل میں مولوی قاسم نانوتوی کی مذکورہ عبارات کے ساتھ بڑے فخر کے ساتھ پیش کیا تھا۔

ایک حیرت انگیز انکشاف یہ بھی ہوا کہ دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی نے مرزا غلام قادیانی کی چار تصانیف "آریہ دھرم" (۱۸۹۵ء) "اسلام کی فلاسفی" (۱۸۹۴ء) "کشتی نوح" (۱۹۰۲ء) اور "نسیم دعوت" (۱۹۰۵ء) کے مجموعے کو المصالح العقلیہ لاحکام النقلیہ کے عنوان سے ۱۳۳۴ھ ۱۹۱۶ء میں خود اپنے نام سے شائع کیا۔ اسی کتاب کو قیام پاکستان کے بعد محمد رضی عثمانی دیوبندی نے "احکام اسلام

عقل کی نظر میں" کے نام اور اپنے دیباچہ کے ساتھ دارالاشاعت کراچی سے شائع کیا۔ اگر مولوی اشرفعلی تھانوی (اور محمد عثمانی) مرزا قادیانی کو کافر یا جھوٹا سمجھتے تو اسلام کی حقانیت کی دلیل کے طور پر اس کی تحریر اپنے نام سے ہرگز شائع نہ کرتے، ادھر جس وقت مولوی تھانوی مرزا غلام قادیانی کی کتب کا چربہ اپنے نام سے شائع کروانے کا اہتمام فرما رہا تھا۔ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ اور ان کے صاحبزادہ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں مسند افتاء بریلی مسلمانوں کا وہ علمی خزینہ ہے جس پر مسلمان جتنا بھی ناز کریں کم ہے۔

مرزا غلام قادیانی کے خلاف کفر وارتداد کا فتویٰ صادر فرما کر مسلمانان ہند کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کا سامان بہم پہنچا رہے تھے۔ اس کے علاوہ امام احمد رضا خاں کی تقریباً ۴ کتب اور ان کا مرتب کردہ فتاویٰ حرمین شریفین حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین اور حجۃ الاسلام کی کتاب الصارم الربانی علی اسراف القادیان ۱۳۱۷ھ یکے بعد دیگرے شائع ہو رہی تھیں۔ (سرماہی العاقب لاہور، رجب المرجب تا رمضان المبارک ۱۴۲۹ء جولائی تا ستمبر ۲۰۰۸ء)

اتنا کچھ لکھنے کے بعد مزید کوئی ضرورت نہیں کہ اس باب میں کچھ لکھا جائے لیکن کچھ باتوں کی طرف قارئین کی توجہ کرانا چاہوں گا کہ مؤلف حنفیت اور مرزائیت کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ اس باب کے آخر میں لکھتے ہیں:

(۱) دراصل مولوی احمد رضا خاں صاحب حنفی بریلوی

مرزا قادیانی کے ہم مذہب تھے۔ وہ بھی حنفی مقلد، یہ بھی حنفی مقلد۔

(حنفیت اور مرزائیت ص ۱۸۴)

اس بات کی وضاحت ہم پہلے باب کے جواب میں کر چکے ہیں کہ مرزا قادیانی مقلد تھا کہ غیر مقلد اور کچھ مزید آگے بھی ہم کریں گے۔ قارئین تو اسی جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

اثری صاحب سے میرا سوال ہے کہ آپ ارشاد فرمائیں کہ اگر میرے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا الشاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمٰن اور مرزا قادیانی ہم مذہب تھے تو یہ چھ کتابیں جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے مرزا کی تردید میں لکھیں ہیں۔ کیا وہ آپ کی کتابیں ہیں یا نہیں اور ابتداء میں جو آپ نے خود اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فتاوٰی جات نقل فرمائے وہ ٹھیک ہیں؟ اگر ٹھیک ہیں تو اس میں صاف مرزائیوں کا کافر مرتد وغیرہ کے الفاظ لکھنے کے باوجود درمیان سے الفاظ آپ ہڑپ کر گئے کیا ان کو کافر لکھنے کے باوجود آپ مرزا قادیانی کے ہم مذہب ہیں۔ اگر پھر بھی آپ بضد ہیں تو فرمائیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا فتویٰ ارشاد فرمایا وہ اس کے ہم مذہب کیوں نہیں؟۔

مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے براہین احمدیہ پر تقریظ لکھی اور اپنے رسالہ میں مرزا کی تعریف میں سینکڑوں صفحات لکھے اور عدالت میں مرزائیوں کو مسلمان تسلیم کیا وہ ان سب باتوں کے باوجود مرزا کے ہم مذہب کیوں نہیں۔

آپ کے شیخ الکل نے مرزا قادیانی کا نکاح پڑھایا اور نذرانہ وصول فرمایا وہ اس کا ہم مذہب کیوں نہیں۔

اعتراض نمبر۲

مرزا قادیانی نے مثیل مسیح مہدی موعود اور ظلی اور بروزی غیر شرعی امتی نبی

اور مثیل انبیاء وغیرہ کے جو دعویٰ اعلیٰ حضرت کے نزدیک کوئی نئی بات نہ تھی مرزا سے پہلے تو حنفیوں کے بزرگوں نے اس قسم کے دعوے کیے تھے جن کو آج حنفیت میں بڑا اُونچا مقام دیا جاتا ہے۔ (حنفیت اور مرزائیت ص ۱۸۵)

اثری صاحب سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جن کتابوں میں ظلی و بروزی اور غیر شرعی وغیرہ الفاظ موجود ہیں کیا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت علیہ الرحمہ نے ان کتابوں کی تصدیق کی ہے کیا فتاویٰ رضویہ اور دیگر کتب میں حضرت امام اہلسنّت علیہ الرحمہ نے ان کتابوں کی تصدیق کی ہے وہ کتابیں ہمارے نزدیک بھی ہرگز مستند اور معتبر نہیں۔ تذکرۃ غوثیہ، تذکرۃ اولیاء وغیرہ، کتب ہمارے نزدیک ہرگز قابل اعتبار نہیں۔

جو ان میں غلط باتیں ہیں ہم خود ان سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔

دوسری بات:

یہ ہے کہ کہیں آپ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت علیہ الرحمہ کو مسلک اہلسنّت کے بانی کہہ رہے ہیں اور کہیں کہتے ہیں کہ بریلویت کا بانی مرزا قادیانی ہے تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے پہلے کی کتابیں جن کی تردید خود اعلیٰ حضرت اور علماء اہلسنّت نے کی ہے۔ آپ کو ان کے ذمہ لگاتے ہوئے کچھ تو شرم کرنی چاہیئے۔

آپ کے فائدے کی بات:

اثری صاحب جس طرح ہم نے کہا کہ یہ کتابیں ہمارے نزدیک قابل اعتبار نہیں، نہ ہم ان کتابوں کی ذمہ داری اپنے اوپر اٹھاتے ہیں۔ آپ کہہ دیں مولوی نذیر حسین دہلوی، جنہوں نے مرزا قادیانی کا نکاح پڑھایا۔ بٹالوی صاحب نے براہین

احمد یہ پر تقریظ لکھی عدالت میں مرزا قادیانی کو مسلمان تسلیم کیا۔ثناء اللہ امرتسری صاحب نے مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا فتویٰ دیا آپ ان تینوں پر لعنت کر دیں اور ان تینوں کو مرزا قادیانی کا ہم مذہب لکھ دیں اس کے بعد ہم ہرگز ان کو بطور دلیل نہیں پیش کریں گے۔آپ بھی کاغذی شیر بننے کی بجائے صحیح شیر بننے کی کوشش کریں اور وہ حوالے دیں جو ہمارے نزدیک معتبر ہوں، جو ہمارے نزدیک حوالے قابل اعتبار نہیں ہم ان کا جواب نہ دیں تو کیا ہم قابل مذمت و گرفت ہیں۔باقی رہی یہ بات کہ جن بزرگوں کی طرف پر غلط باتیں منسوب ہیں ان کو اونچا مقام دینے پر مرزا کا ہم مذہب کہنا یہ کہاں کا انصاف ہے۔

جب وہ کتابیں قابل اعتبار ہی نہیں ویسے ہی ان بزرگوں کی طرف وہ باتیں منسوب ہو گئی ہیں۔بغیر دلیل کے ان اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو بُرا کہنا کہاں کا انصاف ہے۔بہرحال آپ اپنے بزرگوں کو ضرور مرزا قادیانی کا ہم مذہب لکھیں کیوں کہ یہ دلیل کے ساتھ باتیں ثابت ہیں۔

اعتراض نمبر۳:

مؤلف حنفیت اور مرزائیت رقم طراز ہیں :بریلوی رضا خانی مذہب کے مخصوص مسائل کا مرزا پہلے ہی سے قائل تھا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بریلوی رضا خانی مذہب کا اصل بانی مبانی ہی مرزا تھا۔

اللہ جانے اثری صاحب کس نشے کی حالت میں تحریر فرما رہے ہیں یا اتنا غصہ چڑھ گیا ہے کہ ان کی مت ہی ماری گئی ہے۔اس عبارت پر ذرا غور کریں کہتے ہیں

بریلوی رضاخانی مذہب کے مخصوص مسائل کا مرزا پہلے ہی قائل تھا اگر پہلے ہی سے وہ قائل تھا وہ بریلویت کا بانی کیسے ہوا اگر بانی تھا تو پہلے سے قائل کیسے ہو گیا۔

جناب ایسے کام نہیں چلتا بس یہ بتائیں کہ کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے مرزائیوں کو کافرو مرتد لکھا ہے کہ نہیں؟۔ ویسے اثری صاحب قبر میں پہنچ جائیں گے لیکن یہ ہرگز نہیں بتائیں گے۔ قارئین کرام آپ خود اور نہ سہی تو جو اثری صاحب نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے فتاویٰ نقل کیے انہوں نے تو مرزائی اور قادیانی کی جگہ نقطے لگائے ہیں آپ ان عبارتوں کو خود ملاحظہ فرمائیں۔ اگر اصل کتابیں نہ ملیں تو ہم نے ابتداء میں وہ عبارتیں نقل کی ہیں ملاحظہ فرمالیں۔

اثری صاحب! جن کو اعلیٰ حضرت کافرو مرتد لکھ رہے ہیں ان کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ہم مذہب کہنا یہ بددیانتی، دھوکہ اور بکواس نہیں؟۔

اگر پھر بھی ان کو مرزا قادیانی کا ہم مذہب کہتے ہیں تو آپ اپنے ان ہم مذہبوں کو کافرو مرتد ضرور کہیں جنہوں نے مرزا قادیانی کے پیچھے نماز پڑھنے کا فتویٰ ارشاد فرمایا۔

ہم یہاں تک لکھ کر اس باب میں مزید اور کچھ نہیں لکھنا چاہتے تھے کیوں کہ کافی حد تک قارئین کے لیے مواد مہیا کر دیا گیا۔ لیکن آج ۲۶، اکتوبر ۲۰۱۰ء کو جب ہم اس باب کو ختم کر رہے تھے آخری الفاظ تحریر کر رہے تھے تو ہمارے ایک دوست محمد سلمان گھمن صاحب آف منڈیر خورد ضلع سیالکوٹ نے ہمیں ماہنامہ ضیائے حدیث لاہور جو غیر مقلدین حضرات کی طرف سے شائع ہوتا ہے لا کر دیا اور دیگر مضمون نگاروں کے ساتھ ساتھ مولوی عمر صدیق صاحب اور مولوی داؤد ارشد صاحب بھی ہیں بلکہ دیگر وہابی

علماء کے ساتھ ساتھ ان دو حضرات کے موبائل نمبرز بھی ماہنامہ ضیائے حدیث میں دیئے گئے کہ زندگی کے کسی موڑ پر آپ کو قادیانی افکار سے حادثہ پیش آجائے تو ایمر جنسی میں درج ذیل نمبر پر رابطہ کیجیے۔ ایمان کی مرزائی موت سے قبل کم از کم ایک دفعہ ضرور کال کر لیجیے۔ (ماہنامہ ضیائے حدیث ابتدائی صفحات)

بلکہ اسی نمبر کو لے کر ہم نے مولوی عمر صدیق صاحب سے فون پر بات کی کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب نے مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے جواز کا فتویٰ ارشاد فرمایا ہے۔ وہابی حضرات اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ مولوی عمر صدیق صاحب نے جو جواب ارشاد فرمایا وہ بھی جھوٹ کہ انہوں نے رجوع کر لیا تھا (کہاں رجوع کیا تھا یہ نہ پوچھو۔ رضوی)

بہر حال ہمارے دوست نے ہمیں ماہنامہ ضیائے حدیث کا وہ نمبر دیا جو وہابی حضرات نے ختم نبوت نمبر سے شائع کیا ہے اور اس میں اعلیٰ حضرت اور دیگر علماء اہلسنت علیہ الرحمہ کے حوالے سے جو انہوں نے لکھا ہے وہ تو کافی حد تک ہم پہلے پیش کر آئے ہیں آپ کی ردِ مرزائیت پر جو تصانیف ہیں ان کا ذکر تو ہم پہلے کر چکے ہیں لیکن جو ماہنامہ ضیائے حدیث نے پیش کیا ہے وہ مضمون قارئین کی دلچسپی کے لیے پیش خدمت ہے بلکہ دیگر علماء اہلسنت کے ردِ مرزائیت کے کردار کو بھی لکھا گیا ہے۔

چوتھا باب

ختم نبوت اور ردمرزائیت

پر

علمائے بریلی کا کردار

محمد صادق قصوری / محمد تابش قصوری

حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ:

اعلیٰ حضرت بریلوی نے قادیانیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی طرح ڈالتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت اور رد مرزائیت کے موضوع پر کئی بلند پایاں کتب تصنیف فرمائیں۔ یہاں صرف ان تصانیف کا تعارف پیش کیا جائے گا جو مرزا قادیانی کی زندگی ہی میں اس کی تردید کے لیے زیور اشاعت سے طبع ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی تھیں مگر مرزا صاحب کو زندگی بھر جواب لکھنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

جزاء اللہ عودہ باب آیہ ختم النبوہ جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ:

اس بے نظیر کتاب میں اعلیٰ حضرت نے ختم نبوت کے ثبوت میں ایک صد مرفوع احادیث پیش کی ہیں باقی ادلہ ان کے علاوہ ہیں علماء نے اس سے کافی استفادہ کیا۔

السوء العقاب علی المسیح الکذاب:

یہ کتاب اپنے نام سے موضوع کا اظہار کر رہی ہے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۱۵ھ میں بریلی شریف سے شائع ہوا۔

حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین:

فاضل بریلوی نے حضرت شاہ فضل رسول بدالوائی علیہ الرحمہ (۱۲۸۶ھ

ممطابق ۱۸۷۲ء) کی تصنیف المعتقد المستند کی تصنیف المعتقد المستند (۱۲۷۰ھ بمطابق ۱۸۵۳ء) پر تعلیقات وحواشی کا اضافہ فرمایا اور نام المعتقد المستند (۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۱۰۲ء) رکھا اس زمانے میں ان تعلیقات کا خلاصہ علماء حجاز کی خدمت میں تصدیقات کے لیے پیش کیا چنانچہ حرمین شریفین کے علماء فضلاء نے ان کو اپنی تقاریظ اور تصدیقات سے مزید فرمایا:

خود فاضل بریلوی نے ان تقاریظ وتصدیقات کو مرتب فرما کر حسام الحرمین نام رکھا۔ مفید اضافے کیے اور شائع کیا۔

خلاصہ فوائد فتاویٰ:

مذکورہ بالا تصنیف علماء حرمین شریفین کے فتاویٰ کا خلاصہ ہے جو ۱۳۲۴ء میں مطبع اہلسنّت بریلی سے شائع ہوا۔

قہر الدیان علی مرتد بقادیان:

خباثات قادیانی کا رد بلیغ ۱۳۲۳ھ میں منصۂ شہود جلوہ گر ہوا یہ تصنیف حنفیہ مطبع اہلسنّت بریلی سے شائع ہوئی پھر اسی نام سے اعلیٰ حضرت نے مرزا قادیانی کے مستقل رد کے لیے ماہوار رسالہ جاری فرمایا۔

المبین ختم النبیین:

۱۳۲۵ھ کی تصنیف ہے جس میں خاتم النبیین میں کلمہ لام کی تحقیق درج ہے مولانا ظفر الدین بہاری کی تحریر کے مطابق اس کتاب نے ۱۳۲۷ھ تک اشاعت کا لباس پہنا بلکہ مسودہ کی شکل میں بریلی شریف اعلیٰ حضرت کے ذاتی کتب خانہ میں محفوظ تھی۔

(۲) مولانا حامد رضا خان صاحب قادری رحمۃ اللہ:

آپ اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا آئینہ تھے مسئلہ ختم نبوت پر آپ کی نہایت عمدہ تصنیف الصارم الربانی علی اسراف لقادیانی ۱۳۱۵ھ میں مطبع حنفیہ پٹنہ سے شائع ہوئی پھر بریلی اور لاہور سے شائع ہوئی۔

(۳) حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمہ:

حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری قریشی ہاشمی کی تبلیغ اسلام میں خدمات ناقابل فراموش ہیں۔تذکرہ اکابر اہل سنت میں مولانا شرف قادری نے آپ کی تیرہ عدد تصانیف کے نام درج کیے ہیں۔جن میں فتح الرحمانی بہ دفع کید قادیانی بھی ہے جو رد مرزائیت میں بڑی مدلل اور عمدہ تصنیف ہے۔مرزا قادیانی نے جن اکابر علماء کو اپنے مقابل چیلنج دیا۔ان میں مولانا غلام دستگیر قصوری کا نام بھی ہے۔

(۴) حضرت مولانا غلام قادر بھیروی علیہ الرحمہ:

رد مرزائیت میں پنجاب میں سب سے پہلے آپ نے ہی یہ فتویٰ جاری فرمایا کہ قادیانیوں کے ساتھ مسلمان مرد یا عورت کا نکاح حرام و ناجائز ہے۔

بعد میں علماء دین مفتیان شرح متین نے اسی فتویٰ مبارکہ استفادہ کرتے ہوئے مرزائیوں سے منکحت وتزویج کو ناجائز اور ان سے میل جول اور ذبیحہ تک حرام قرار دیا۔مرزا نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور حکیم نورالدین نے اس کی تائید کی تو آپ نے حکیم نورالدین کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ آپ کی موجودگی میں اسے کبھی بھیرہ میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔

(۵) مجاہد اسلام مولانا فقیر محمد جہلمی علیہ الرحمہ:

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب جہلمی علیہ الرحمہ نے ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۰۳ھ سے ایک ہفتہ وار پرچہ سراج الاخبار کے نام سے جاری کیا۔ اس اخبار نے اپنے دور کے اعتقادی فتنوں، خاص طور پر فتنہ مرزائیت کی تردید میں بڑا کام کیا۔ مرزا قادیانی اور اس کے حواری سراج الاخبار کے کارناموں سے تلملا اُٹھے۔ چنانچہ انہوں نے ہر امکانی کوشش سے سراج الاخبار کو بند کرنے کے حربے استعمال کیے۔ آپ اور آپ کے رفیق کار حضرت مولانا محمد کرم دین صاحب دبیر پر مقدمات کا دور شروع ہوا۔ مگر یہ عالی قدر ہستیاں ان مصائب و آلام سے گھبرانے والی نہ تھیں۔ ابتلا و آزمائش کی آندھیاں ان کے پائے استقلال میں کوئی لغزش پیدا نہ کرسکیں۔ گورداسپور کی عدالت میں مقدمہ چلا جو قادیانی اور اس کے حواریوں کی شکست پر منتج ہوا۔ مرزا قادیانی کی خوب گت بنی اور اللہ تعالیٰ نے مجاہد اسلام مولانا فقیر محمد جہلمی علیہ الرحمہ اور مولانا کرم دین صاحب دبیر علیہ الرحمۃ کو باعزت بری فرمادیا۔ آپ نے بڑی اہم کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں حدائق حنفیہ کو خاص شہرت حاصل ہوئی۔

(۶) استاذ العلماء مولانا حکیم محمد عالم صاحب آسی امرتسری علیہ الرحمہ:

حضرت مولانا محمد عالم آسی حضرت مولانا مفتی غلام قادر بھیروی سے شرف تلمذ رکھتے تھے۔ تبلیغ سنت اور رد مرزائیت میں آپ نے دو ضخیم جلدوں میں (۱۳۵۲ ربیع الاوّل بمطابق ۱۹۳۳ء جولائی) عظیم الشان تاریخی تصنیف الکاویہ علی الغاویہ (چودھویں صدی کے مدعیان نبوت) عربی اور اُردو علیحدہ علیحدہ شائع فرمائی۔ یہ نادر روزگار کتاب

ایک ہزار چھیاسٹھ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ پہلی جلد ۱۸×۲۲/۸ سائز کے چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد اسی سائز کے تقریباً چھ سو صفحات کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔ اس تصنیف میں بڑی خوبی ہے کہ بڑی آزادی کے ساتھ مرزائی مذہب کا جتنا لٹریچر ہے (مع پوسٹر اشتہار وغیرہ سب کا خلاصہ مع تنقیدات اہل اسلام درج کیا گیا ہے) علمائے اُمت اور اہل قلم حضرات نے اسے کامل تحسین سے دیکھا۔ چنانچہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری اس پر تقریظ لکھتے ہوئے اپنے خیالات کا یوں اظہار کرتے ہیں۔

کتاب الکاویہ علی الغاویہ (چودھویں صدی کے مدعیان نبوت) مصنفہ جامع المعقول والمنقول جناب مولانا محمد عالم آسی میں نے دیکھی اپنے مضمون میں جامع ہے اسلامی دنیا میں بہاء اللہ ایرانی اور مرزائی قادیانی نے جو تہلکہ مچا رکھا ہے آج اس کی نظیر نہیں ملتی ان حالات اور مقالات کی جامع کتاب چاہیے تھی۔ مصنف علامہ نے اس ضرورت کو پورا کردیا۔ جزاللہ ثناء اللہ ۷ استمبر ۱۹۳۴ء۔

(۷) حضرت مولانا مفتی غلام مرتضٰی صاحب علیہ الرحمہ:

حضرت مولانا مفتی مرتضٰی صاحب علیہ الرحمۃ میانی ضلع شاہ پور کی وہ عظیم المرتبت شخصیت ہیں جس نے فتنہ قادیانیت کا قلع قمع کرنے میں بے نظیر کارنامے انجام دیئے۔ آپ کو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ سے بیعت کا شرف حاصل تھا۔ کئی سال مدرسہ نعمانیہ لاہور کے اول مدرس رہے۔ ۱۴ یا ۱۵ مئی ۱۹۰۱ کو حکیم نورالدین صاحب بھیروی سے مولانا ابراہیم قادیانی کے مکان واقع کشمیری بازار میں حیات مسیح ابن مریم پر تاریخی مکالمہ ہوا۔ حکیم نورالدین بھیروی خلیفہ اوّل مرزا قادیانی آپ سے سخت مرعوب

ہوگیا اور ایسی کوئی دلیل پیش نہ کرسکا جس پر اسے خود تسلی ہوتی۔ آخر اپنا سامنہ لے کر نکل گیا یہ تاریخی مکالمہ الظفر الرحمانی میں آپ نے درج فرمایا۔

(۸) علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب قادری علیہ الرحمہ:

آپ علماء میں واحد ہستی تھے، جن کو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں تمام مکاتب فکر کے علماء نے قائد تسلیم کیا۔ آپ نے اس تحریک میں پر جوش حصہ لیا اور تمام مسلمانوں کو دعوت عمل دی اور حکومت کے سامنے مذہبی مطالبات پیش کیے۔ آپ بحث پیش کیے۔ آپ نے بحثیت صدر مجلس عمل ان مطالبات کے لیے بڑی جدو جہد کی، سید مظفر علی شمسی بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت مجلس عمل کا سیکٹری تھا اس جلسہ میں مجھے موصوف کے قریب رہنے کا موقع ملا۔ میں ان سے بہت متاثر ہوا انہیں ہر سٹیج پر باعمل پایا۔ خواجہ ناظم الدین مرحوم وزیر اعظم سے ہر ملاقات میں مولانا کے ہمراہ رہا۔ جس شان سے موصوف نے قوم کے مطالبات پیش کیے انہیں کا حصہ تھا۔

ردمرزائیت کے سلسلہ میں آپ نے رسائل وجرائد اور اخبارات واشتہارات کے ذریعہ بھی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ قادیانیت کے رد میں ذیل کی دو کتابیں آپ کی مستقل یادگار ہیں۔ (۱) مرزائیت پر تبصرہ (۲) قادیانی مذہب کا فوٹو۔

(۹) مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمہ:

حضرت مولانا بدایونی علیہ الرحمہ کی زندگی کا سب بڑا مشن عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت تھا۔ چنانچہ اس تحریک میں آپ نے بڑا نمایاں حصہ لیا۔ تحریک تحفظ ختم نبوت کی حمایت اور مرزائیت کی تردید کی پاداش میں حکومت نے انہیں گرفتار کرلیا۔ ایک سال تک سکھر اور

کراچی کی جیلوں میں علامہ ابوالحسنات قادری کے ساتھ نظر بند رہے قید و بند کی سخت صعوبتوں کو بڑی جوانمردی سے برداشت کیا۔ان کی مدبرانہ فراست نے پورے ملک میں اس تحریک کو مقبول بنایا۔

(۱۰) مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ:

ردمرزائیت میں آپ کی معرکۃ آرا تصنیف مقیاس النبوۃ شامل ہے تین ضخیم حصوں میں بڑے سائز کے تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔پہلی جلد مقیاس النبوۃ رقی حقیقۃ من عادالی غیر الابوۃ ۲۴۴ صفحات پر مشتمل دوسری جلد مقیاس النبوۃ فی ثبوت انقطاع النبوۃ ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے تیسری جلد مقیاس النبوۃ فی رد مدار النبوۃ ۵۳۷ پر مشتمل ہے۔حضرت مولانا مفتی سعود علی صاحب قادری فرماتے ہیں کہ اسی موضوع پر اتنی مفصل کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔پوری کتاب کی کتابت و طباعت معقول ہے۔میرے خیال میں جس کسی کے پاس یہ کتاب ہو اسے قادیانیت کے خلاف کوئی دوسری کتاب خریدنے کی زحمت گوارا نہ کرنا پڑے گی۔مولانا مرحوم نے اہل سنت کی طرف سے عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے۔

(۱۱) مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی علیہ الرحمۃ:

آپ نے تحریک ختم نبوت کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر رکھا تھا۔جب ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی تو آپ کراچی میں تھے۔۱۳ فروری کو تحریک شروع ہوئی، ۲۴، ۲۵ فروری کو گرفتاریوں کا آغاز ہوا چنانچہ آپ پولیٹیکل ورکرز کنونشن کے دورہ سے لاہور واپس آئے اور ۲۷ فروری کو جامع مسجد داتا گنج بخش میں جمعہ کے اور جلسہ سے

خطاب کرر ہے تھے کہ اطلاع ملی کہ تحریک کے تمام رہنما گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

رہنماؤں کی گرفتاری کے بعد یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ پر امن تحریک تشدید کی راہ اختیار کرے گی۔ چنانچہ آپ نے ۱۳ مارچ ۱۹۵۳ کو مسجد وزیر خاں میں تحریک کے مرکزی نظام کا دفتر قائم کیا اور حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی مدظلہ کے تعاون سے چار ہزار کا پیاں تحریک کے اغراض و مقاصد کی شہر اور مضافات میں تقسیم کیں۔ مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی کے ایک مضمون کا اقتباس ملاحظہ فرمایئے۔ آپ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت و نزاکت پر نہایت مؤثر انداز میں اظہار خیال فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

ہر محب اسلام کا یہ فرض ہے کہ ختم نبوت کے تمام دوسرے مسائل پر ترجیح دے اگر ہم ناموس ختم نبوت کو محفوظ رکھنے کے ذریعے اپنی بقا کا اہتمام کر لیتے ہیں تو توحید نماز، روزہ، حج، زکوۃ۔ قرآن شریعت کسی اصول دین کو ضعف نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن خدانخواستہ مشرکین یا منافقین اس تعریف کو ہماری لوح قلب سے ذرا بھی اوجھل کرتے میں کامیاب ہو جاتے ہیں (کہ اسلام محمد صلی اللہ علیہ سلم پر جو کچھ نازل ہوا اس غیر مشروط اتباع کا نام ہے) تو پھر نہ ناموس صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ہمارا ایمان برقرار رکھنے میں مدد دے سکتا ہے نہ ولائے اہل بیت ہماری نجات کے لیے کافی ہو سکتی ہے نہ ہی قرآن کے اوراق میں ہمارے لیے ہدایت باقی رہ جاتی ہے۔ اور نہ ہی قرآن کے اوراق میں ہمارے لیے ہدایت باقی رہ جاتی ہے اور نہ ہی ہمارے اولیاء کرام اور مشائخ عظام کی نسبتیں جاری رہ جاتی ہیں نہ ہی علماء کرام کی تدریس و وعظ میں اثر باقی رہ جاتا ہے نہیں نہیں صرف یہی نہیں خاکم بدہن امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ملتیں حکومتوں

میں تقسیم ہو جاتی ہے فقط اتنا ہی نہیں خاندان ملت سے خارج ہو جاتے ہیں خود خاندان کے اندر صلہ رحمی قطعی رحمی سے مبدل ہو جاتی ہے۔اس لیے خاتم النبیین ایک نہیں تو پھر شریعت ایک نہیں، جب شریعت ایک نہیں تو پھر خاوند، بیوی غرض دنیا کے سب رشتے اپنی تقدیس سے انکار ہے۔ زمین پر قبلہ اور حج کا انکار ہے سیاست میں مسلمانوں کے غلبے اور جداگانہ وجود کا انکار ہے۔ غرض ختم نبوت کے انکار سے مسلمان کے مسلمان ہونے کا انکار ہے۔ یہاں پہنچ کر زبان گنگ ہو جاتی ہے قلم ٹوٹ جاتا ہے اور الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو جاتا ہے۔

(۱۲) حضرت مولانا سید محمد احمد صاحب رضوی علیہ الرحمۃ:

آپ کی ذات والا برکات کسی تعارف کی محتاج نہیں، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں کراچی سے پشاور تک لاہور سے کوئٹہ تک جگہ جگہ دورے کئے (موصوف کی کوئٹہ میں حکیم محمد ادریس فاروقی سے بھی ملاقات ہوئی مولانا فاروقی ان دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب صدر تھے۔آپ نے بسلسلہ ختم نبوت علامہ رضوی کا بھرپور ساتھ دیا ادارہ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے دن رات آپ نے ایک کر رکھا تھا۔آخر اللہ تعالیٰ نے کامیابی وکامرانی سے ہمکنار کیا۔آپ نے رد مرزائیت میں قلمی جہاد بھی فرمایا خصوصاً رد مرزائیت میں ہفت روزہ رضوان لاہور کا ختم نبوت نمبر تاریخی اہمیت کا حامل ہے ۱۹۵۳ء میں تحریک میں حصہ لینے پر آپ تین ماہ شاہی قلعہ میں بھی محبوس رہے۔

(۱۳) مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ:

قائد اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ کی ختم نبوت

کے حوالہ سے حکومت خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ ۱۹۷۴ء میں آپ نے قومی اسمبلی میں وہ قرارداد پیش کی جس میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا مطالبہ تھا جو اللہ تعالیٰ کے احسان سے منظور کرلیا گیا۔

(۱۴) ابوالنصر منظور احمد صاحب ہاشمی علیہ الرحمۃ:

آپ جامعہ فریدیہ ساہیوال کے بانی و مہتمم ہیں، تردید قادیانیت میں آپ نے مثالی کارنامے انجام دیئے سن ۱۹۵۳ء کی تحریک میں ساہیوال (منٹگمری) میں مجلس عمل کے صدر تھے اور تحریک کے جلوس کی قیادت ساہیوال جیل میں قید بامشقت کی سزا ہوئی ۱۹۷۴ء کی تحریک کے دوران ساہیوال میں بھی آپ نے بڑا مجاہدانہ کارنامہ سرانجام دیا۔ سوشل بائیکاٹ کے جواز پر آپ نے سب سے پہلے رسالہ تصنیف فرمایا اور تحریک کے دوران پینتالیس ہزار کاپیاں چھپوا کر پورے ملک میں تقسیم کرائیں۔

ردمرزائیت پر صوفیائے کرام رحمہم اللہ

کا حصہ

جناب محمد صادق قصوری

صوفیائے کرام رحمہم اللہ نے ہر دور میں باطل قوتوں اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف علم جہاد بلند رکھا ہے۔ ذیل میں مختصراً ان صوفیائے کرام کی کوششوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے مرزا قادیانی کے خلاف جہاد کر کے اہم فریضہ انجام دیا۔

(۱) حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ:

مرزا قادیانی نے عیسائیوں اور آریوں سے مناظرے کئے غیر معمولی شہرت حاصل کرلی۔ اس نے ملک کے مشہور مشائخ کو دعوت نامے ارسال کیے جن کا مضمون یہ تھا کہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے احیاء دین اور عروج اسلام کے لیے مامور کیا گیا ہوں آپ اس مشن میں میری اعانت کریں۔

جب دعوت نامہ حضرت قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے یہ جواب لکھوایا کہ میں آپ کو مسیح ماعود اور مامور من اللہ نہیں مانتا آپ اپنی توجہ حسب سابق غیر مسلموں کے ساتھ مناظرات اور تبلیغ اسلام پر مرکوز رکھیں اور عنداللہ ماجور ہوں جب یہ خط مرزا صاحب کو پہنچا تو وہ بوکھلائے علاوہ ازیں ہر طرف

سے مرزا صاحب کے اس دعویٰ کی تردید کی گئی۔ چنانچہ ہر طرف سے مایوس ہو کر ایام الصلح میں مرزا صاحب نے مشائخ پر ہر طرف ذیل اپنا غبار نکالا۔

ایں وقت زیر سقف نیلگوں ھیچ متنفس قدرت ندارد که لاف برابری من زند

یعنی اس وقت آسمان کے نیچے کسی کی مجال نہیں کہ میری برابری کی لاف مار سکے۔ میں اعلانیہ اور بلا کسی خوف کے کہتا ہوں کہ اے مسلمانو تم میں بعض لوگ محدثیت ومعرفت کے بلند بانگ دعویٰ کرتے ہیں اور بعض از راہ ناز زمین پر پاؤں بھی نہیں رکھتے اور کئی خداشناسی کا دم مارتے ہیں وہ چشتی اور قادری اور نقشبندی اور سہروردی اور کیا کیا کہلاتے ہیں ذرا ان سب کو میرے سامنے لاؤ۔

جب مرزا صاحب کو بہت زیادہ شہرت حاصل ہو گئی اور ظاہر بین اور کم علم لوگ متاثر ہونے لگے تو علماء کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے حضرت قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمۃ اس فتنے کی طرف متوجہ ہوئے اور ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۹ء ۱۹۰۰ء ماہ شعبان وماہ رمضان المبارک میں اور اشغال روزمرہ سے کچھ وقت بچا کر ایک رسالہ بعنوان شمس الہدایہ فی اثبات حیات المسیح تحریر فرمایا۔ جو رمضان شریف میں زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہو کر برصغیر کے علماء ومشائخ میں تقسیم ہوا اور ایک کاپی بذریعہ رجسٹری مرزا صاحب کو بھی قادیان بھیج دی گئی۔ کتاب کا منصۂ شہود پر آنا تھا کہ قادیان میں تہلکہ مچ گیا خصوصاً کلمہ طیبہ کے معانی کے سوال پر علمائے اسلام بھی انگشت بدنداں رہ گئے۔ اس کتاب کی مقبولیت اور قدردانی کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ ملک کے طول و عرض سے حضرت قبلہ عالم کو مبارک باد کے خطوط آنے لگے۔ مشہور اہل حدیث عالم

مولانا عبدالجبار غزنوی کا خط قابل ذکر ہے۔ لفظ لفظ سے حضرت قبلہ عالم سے عقیدت ومحبت کا اظہار ہوتا ہے۔

اس کے بعد حکیم نورالدین نے ۲۰ فروری ۱۹۰۰ء کو حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں بارہ سوالات بھیجے۔ حضرت نے ان کے جوابات ارسال کردیئے اور حکیم نورالدین پر ایک سوال کیا؟ مگر وہ جواب نہ دے سکا۔ حضرت نے ہر خط وکتابت بصورت اشتہار شائع کرائی۔

(۲) حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ:

حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمۃ نے رد مرزائیت میں عظیم الشان کردار ادا کیا۔ جب مرزا قادیانی نے اپنے بال وپر نکالے تو حضرت نے مندرجہ ذیل اعلان جاری فرمایا:

۱...... سچا نبی کسی اُستاد کا شاگرد نہیں ہوتا۔ اس کا علم لدنی ہوتا ہے۔ وہ روح قدس سے تعلیم پاتا ہے بلاواسطہ اس کی تعلیم وتعلم خداوند قدوس سے ہوتی ہے۔ جھوٹا نبی اس کے برخلاف ہوتا ہے۔

۲...... ہر سچا نبی اپنی عمر کے چالیس سال گزرنے کے بعد یکدم بحکم رب العالمین مخلوق کے روبرو دعویٰ نبوت کردیتا ہے اور بتدریج آہستہ آہستہ اس کو درجہ نبوت نہیں ملتا۔ وہ نبی ہوتا ہے وہ پیدائش سے نبی ہوتا ہے۔ جھوٹا نبی برخلاف اس کے آہستہ آہستہ دعاوی کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ پہلے محدث، مجدد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

۳...... حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے نبی

ہوئے تمام کے نام مفرد تھے۔ کسی سچے نبی کا نام مرکب نہ تھا۔ برعکس اس جھوٹے نبی کا نام مرکب ہوا۔

۴......سچا نبی کوئی ترکہ نہیں چھوڑتا ہے اور جھوٹا نبی ترکہ چھوڑ کر مرتا ہے اور اولاد محروم الارث کرتا ہے۔

۵......مرزائی جو مرزا غلام احمد کے پیرو ہیں وہ ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت و نبوت میں کمی کرنے والے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ وا م کے مدارج کو مرزا غلام احمد کے لیے مانتے ہیں۔

(بحوالہ ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور اپریل مئی ۱۹۶۱ء ص ۳۳)

اس کے بعد حضرت نے مرزائی فتنہ کی سرکوبی کے لیے ملک گیر دورے کیے اور مرزا قادیانی کی عیاریوں کو بے نقاب کیا۔ آپ کے دو خلفاء حضرت مولانا غلام احمد اخگر امرتسری مدیر الفقیہ امرتسر اور سید محبوب احمد شاہ المعروف خیر شاہ امرتسری نے بارہا قادیان میں جا کر مرزائی عقائد کی تردید کی۔

(۳) حضرت خواجہ محمد ضیاالدین سیالوی علیہ الرحمۃ:

حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین علیہ الرحمۃ شمس العارفین سراج السالکین حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی قدس سرہ کے پوتے اور حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی مدظلہ کے والد گرامی تھے۔ آپ بیک وقت شیخ طریقت عالم دین مصنف اور سیاسی لیڈر بھی تھے۔ آپ نے تحریک خلافت میں بڑی سرگرمی انجام دیں۔ ایک معرکۃ الآرا کتاب معیار المسیح مطبوعہ ۱۳۳۹ھ کے نام سے بھی لکھی۔ جو اپنی مثال

آپ ہے۔

(۴) محمد شاہ ساہپالوی علیہ الرحمۃ: (متوفی ۱۳۳۷ھ)

پیر محمد شاہ سجادہ نشین درگاہ حضرت نوشہ گنج قادری علیہ الرحمۃ نے بھی رد مرزائیت پر کافی کام کیا تھا۔ ایک مرتبہ عید الفطر کے دن نماز عید کے بعد مشہور مرزائی مبلغ مولوی احمد بخش مولوی فاضل ساکن رکن مل ضلع گجرات سے حلقہ دربار حضرت نوشہ گنج میں برگد کے درخت کے نیچے مناظرہ ہوا۔

بہت سے موصفات مثلاً ساہن پال شریف رن مل کوٹ ککے شاہ سارنگ اگرویہ اور بھاگٹ کے لوگ اس مناظرہ کو دیکھنے کے لیے موجود تھے۔ آپ نے مرزائی مبلغ کو بالکل لاجواب کردیا اور وہ راہ فرار اختیار کرگیا (نقل از کتاب فیض وشاہی خطی از مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہپالوی مملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی مدظلہ)

(۵) خواجہ غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ:

مشہور صوفی بے مثال عالم دین کتب کثیرہ کے مصنف سنیوں کے مناظر بے بدل خواجہ غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ سے کون واقف نہیں۔ آپ کی کتاب تقدیس الوکیل رہتی دنیا تک یادگار رہے گی۔ آپ نے فتنہ مرزائیت کی تردید میں عربی زبان میں ایک مایہ ناز کتاب لکھی جس کا جواب مرزائی حلقے آج تک نہیں دے سکے۔

(۶) پیر ظہور شاہ سجادہ نشین جلالپور جٹاں علیہ الرحمۃ:

پیر ظہور شاہ علیہ الرحمۃ جلالپور جٹاں ضلع گجرات کے سجادہ نشین تھے۔ آپ شیخ طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مصنف بھی تھے۔ فتنہ مرزائیت کی تردید میں آپ

نے ایک کتاب قہر یزدانی بر سر دجال قادیانی لکھی تھی۔

(۷) مولانا خواجہ محمد ابراہیم مجدد علیہ الرحمۃ:

آپ موضع بیتھل میتھل ضلع گجرات کے رہنے والے تھے اور خواجہ غلام نیللہ شریف ضلع جہلم سے اجازت وخلافت حاصل تھی۔ آپ نے قادیانیت کے رد میں ایک کتاب رد مرزا قادیانی لکھی تھی۔ مگر افسوس کہ وہ زیور طبع سے آراستہ وپراستہ ہوکر منصۂ شہود پر جلوہ افروز نہ ہوسکی۔

(۸) حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ:

حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی نے قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے عصر حاضر میں جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ دوسرے صوفیہ کے لیے روشن مثال ہیں۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے علماء اہل سنت کے شانہ بشانہ بلکہ بڑھ چڑھ کر کام کیا۔ ملک گیر دورے فرما کر قادیانی مسئلہ کی اہمیت کو واضح کیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں پیرانہ سالی کے باوجود جگہ جگہ دورے کیے۔ مسلمانوں کو قادیانیوں سے سماجی بائیکاٹ کرنے کی تلقین کی اور حکومت سے پرزور مطالبے کیے کہ مرزائیوں کو جلد از جلد اقلیت قرار دیا جائے۔ یکم ستمبر کو بادشاہی مسجد لاہور میں کل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے جلسہ عام میں آپ نے شاندار تقریر کی۔ وہ آپ کی ایمانی قوت اور عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ کی شاہکار ہے۔

(ماہنامہ ضیائے حدیث لاہور جلد ۱۸ شمارہ ۵-۴، اپریل مئی ۲۰۰۹ء ختم نبوت نمبر)

یہ ہے وہ مضمون جو وہابیوں نے اپنے رسالہ ضیائے حدیث کے ختم نبوت نمبر میں شائع

کیا۔ جس میں برملا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا ختم نبوت کے سلسلہ میں کردار کے حوالہ سے اعتراف کیا گیا۔ مزید ہم ضیائے حدیث ہی سے امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا وہ فتویٰ جو انہوں نے مرزائیوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے پیش کرتے ہیں تاکہ اثری صاحب کی مزید آنکھیں کھل جائیں اور دیکھ لیں کہ جن کو مرزا قادیانی کے ساتھ ملانے کی آپ نے کوشش کی ہے، اُن کا فتویٰ کیا ہے۔ کاش مؤلف حنفیت اور مرزائیت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ پر خواہ مخواہ برسنے کی بجائے اُس ثناء اللہ امرتسری کی خبر لیتے جس نے مرزائیوں کے پیچھے نماز ہو جانے کا فتویٰ دیا ہے۔ اور جس نے براہین احمدیہ پر تقریظ لکھی مگر...... مؤلف اُس کے درپے ہیں جنہوں نے مرزا اور مرزائیوں پر فتویٰ کفر اور مرتد ہونے کا دیا۔ بہرحال ضیائے حدیث سے فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کے بارے فتویٰ:

امام اہلسنت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کے بارے میں فتویٰ دیا کہ قادیانی مرتد اور منافق ہیں۔ مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضرورت دین میں سے کسی شئے کا منکر ہے اس کا ذبیح محض نجس مردار حرام قطعی ہے۔ مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم وناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ (ضیائے

حدیث بحوالہ احکام شریعت صفحہ ۱۱۲، ۱۲۲، ۱۷۷، امام احمد رضا خان بریلوی)

مرید فرمایا کہ اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت وحیات کے سب علاقے (تعلقات) سے قطع کردیں، بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔ (ضیائے حدیث ختم نبوت نمبر۔اپریل، مئی ۲۰۰۹ء صفحہ ۵۰۷، بحوالہ فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۵ جلد ۲، امام احمد رضا خان بریلوی)

اثری صاحب اب خود ارشاد فرمائیں کہ کیا ضیائے حدیث والوں نے یہ فتویٰ غلط لکھا ہے اگر صحیح تو پھر حنفیت کا مرزائیت کے ساتھ کیا گٹھ جوڑ؟۔

اب آخر میں ایک ضروری بات کے ساتھ باب کو ختم کرتے ہیں۔اثری صاحب صفحہ ۱۸۴ پر رقم طراز ہیں:

مرزا قادیانی نے اپنے اشتہاری چیلنج مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء میں جو ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے اپنے مخالف ومکذب ۸۶ جید علمائے کرام کے نام درج کیے ہیں ان میں اعلیٰ حضرت صاحب کا نام نہیں۔ (حنفیت اور مرزائیت صفحہ ۱۸۴)

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اثری صاحب وہ ۸۴ مخالف ومکذب علماء کے نام شائع کریں اور بتائیں کہ وہ ۸۶ علماء میں سے غیر مقلد کتنے ہیں اور مقلد کتنے ہیں۔حنفی علماء کے نام زیادہ ہوں تو پھر معترض یہ بتائیں کہ مخالف ومکذب علماء میں حنفی موجود ہیں تو مرزائیت کے ساتھ ان کا کیا تعلق۔

اور دوسرے نمبر پر ان ۸۶ علماء میں سارے غیر مقلد علماء کے نام درج ہیں کیا اس وقت اتنے ہی غیر مقلد علماء تھے۔اگر زیادہ تھے جن کا نام مرزا قادیانی نے نہیں لکھا تو

کیا وہ مرزا قادیانی کے ساتھی ثابت ہوں گے۔

اگر یہ فلسفہ آپ کے گھر نہیں چلتا تو دوسروں پر کیوں چسپاں کرتے ہو۔ بات اس اشتہار کی نہیں بات ہے مرزا قادیانی کی تردید کی ہے کہ اس کی تردید کس نے کی اور مرزا قادیانی کی تائید کس نے کی اور اس کو کافر کس نے کہا اور اس کے پیچھے نماز ہو جانے کا فتویٰ کس بدقماش مفتی نے دیا۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
نَجَّاةً مِّنْكَ يَا سَيِّدِنَا الْكَرِيْمِ نَجِّنَا وَخَلِّصْنَا
بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب پنجم

مرزا قادیانی کون تھا

مقلد.....یا غیر

اس بات پر بھی بڑا زور دیا جاتا ہے مرزا قادیانی مقلد تھا غیر مقلد نہیں تھا۔ حالانکہ ظاہر ہے جو شخص اپنے آپ کو نبی کہلوا رہا ہے، مدعی نبوت ہے وہ کب یہ تسلیم کرتا ہوگا کہ وہ غیر نبی کی تحقیق پر عمل کرے، لیکن اللہ جانے غیر مقلدین کو یہ شوق کیوں چڑھا ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کو مقلد ثابت کیا جائے اور پھر عبارات کو توڑ مروڑ کر بیان کرنا، تحریف کے ساتھ پیش کرنا، ان چیزوں سے مرزا قادیانی کا مقلد ہونا ثابت کیا جائے، ویسے اس کی تحقیق تو ہم پہلے باب میں کر چکے ہیں کہ وہ کون تھا اور جو مولوی عبدالغفور اثری صاحب نے تحریف کے ساتھ حوالے پیش کیے تھے اُن کو مکمل پیش کیا ہے۔ اب مزید اُس کی غیر مقلدیت پر دس دلیلیں پیش کرتے ہیں اور فیصلہ قارئین کی عدالت میں پیش کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کچھ حوالے مکرر بھی ہوں لیکن وہ حوالے ضرورت کے طور پر ہم پیش کریں گے۔ تا کہ حق واضح ہو جائے۔

دلیل نمبر 1:

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ

خاکسار عرض کرتا ہے کہ احمدیت کے چرچے سے قبل ہندوستان میں اہلحدیث کا بڑا چرچا تھا اور حنفیوں اور اہل حدیث جن کو عموماً لوگ وہابی کہتے ہیں کے درمیان بڑی مخالفت تھی اور آپس میں مناظرے اور مباحثے ہوتے رہتے تھے اور دونوں گروہ ایک دوسرے کے خلاف فتوی بازی کا میدان گرم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دراصل دعوی سے قبل

بھی کسی گروہ سے اس قسم کا تعلق نہیں رکھتے تھے جس سے تعصب یا جتھہ بندی کا رنگ ظاہر ہو لیکن اصولاً آپ ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر فرماتے تھے آپ نے اپنے لیے کسی زمانہ میں بھی اہل حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا۔ حلانکہ اگر عقائد وتعامل کے لحاظ سے دیکھیں تو آپ کا طریق حنفیوں کی نسبت اہل حدیث سے زیادہ ملتا جلتا ہے۔

(سیرت المہدی حصہ ۲ صفحہ ۴۸، ۴۹)

یہ وہ حوالہ ہے جو بے شمار وہابیوں نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا۔ لیکن آخری سطر کو نقل کرنے کی کسی وہابی کو جرأت نہیں ہوئی اور ہمارے سیالکوٹی وہابی جناب اثری صاحب نے ''حنفیت اور مرزائیت'' میں تو اس کو نقل کیا، ''ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟'' میں بھی نقل کردیا، ہم اس کا جواب'' وہابی اہلحدیث نہیں'' میں دے چکے ہیں۔ بہر حال کیا اس حوالے سے آس کا مقلد ہونا ظاہر ہوتا ہے یا غیر مقلد ہونا۔ قارئین غور فرمالیں پہلے باب میں مکمل تفصیل دیکھ لیں۔

دلیل نمبر 2:

اثری صاحب اپنی حنفیت اور مرزائیت صفحہ ۵۶ پر رقم طراز ہیں کہ مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت احمد لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

ہماری جماعت کا فرض ہونا چاہیئے کہ اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کرلیں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔

(حنفیت اور مرزائیت بحوالہ مجدد اعظم جلد ۳ صفحہ ۹۸، ۹۹ وغیرہ)

پوری دنیا کے وہابیوں کو چیلنج ہے خصوصاً دور حاضر کے وہابیوں کے مشہور محققین مولوی زبیر علیزئی، مولوی ارشاد الحق اثری، عمر صدیق، داؤد ارشد وغیرہ بتائیں کہ اگر کوئی یہ کہے کہ ہماری جماعت کا فرض ہونا چاہیئے کہ قرآن وحدیث میں پہلے دیکھیں اگر اس میں مسئلہ مل جائے تو اُسی پر عمل کرلے اور اس میں کوئی مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفی پر عمل کرلے تو ایسے شخص کو آپ حضرات مقلد مانتے ہیں یا غیر مقلد۔ اگر مقلد مانتے ہیں تو آپ کے مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب اپنے آپ کو حنفی اہلحدیث کہلاتے تھے تو وہ حنفی اہلحدیث کہلانے کے باوجود غیر مقلد تھے اور کیوں غیر مقلد تھے۔ اس کا جواب مشہور غیر مقلد عبداللہ روپڑی صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی جس معنیٰ سے حنفی اہلحدیث کہلائے اس معنیٰ سے تقلید شخصی کی شرعی حیثیت کچھ نہیں رہتی کیونکہ اہل حدیث کے ساتھ حنفیت کے اضافہ کا صرف یہ مطلب ہے کہ جو مسئلہ قرآن وحدیث سے نہ ملے اس میں اپنی رائے سے کسی امام کا قول لینا بہتر ہے۔ ہندوستان میں حنفی مذہب چونکہ زیادہ مروّج ہے اس لیے انہی کی موافقت ان کو انسب معلوم ہوئی اس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی مذہب زیادہ مروّج ہوتا تو اس کی موافقت کرتے گویا تقلید شخصی شرعاً کوئی شئی نہیں۔

(فتاویٰ اہلحدیث جلد اصفحہ ۱۰۸)

ہے کوئی وہابی مولوی جو یہ کہے کہ اثری صاحب یہاں پر ڈنڈی مار گئے ہیں اور مزید یہ کہ حنفیت اور مرزائیت میں انتہائی دجل سے کام لیا گیا ہے۔ اور اُوپر والی عبارت اپنے بڑوں کی تعلیم کے مطابق حذف کر گئے ہیں اور وہ یہ ہے۔

ہماری جماعت کا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ اگر حدیث معارض اور مخالف قرآن وسنت نہ ہو تو خواہ کسی ہی ادنیٰ درجہ حدیث ہو اس پر عمل کریں اور انسانوں کی بنائی ہوئی

فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔ (مجدد اعظم جلد ۳ صفحہ ۹۹)

قارئین فیصلہ فرمائیں کہ مرزا مقلد تھا یا کہ غیر مقلد؟۔

دلیل نمبر 3:

مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد لکھتا ہے:

مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک مولوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور الگ ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ جب وہ آپ سے ملا تو باتوں باتوں میں اس نے کئی دفعہ یہ کہا کی میں حنفی ہوں اور تقلید کو اچھا سمجھتا ہوں وغیرڈ لک آپ نے اس سے فرمایا کہ ہم کوئی حنفیوں کے خلاف تو نہیں ہیں آپ بار بار اپنے حنفی ہونے کا اظہار کرتے ہیں میں تو ان چار اماموں کو مسلمانوں کے بطور ایک چار دیواری کے سمجھتا ہوں جس کی وجہ سے منتشر اور براگندہ ہونے سے بچ گئے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہر ایک اس بات کی اہلیت نہیں رکھتا کہ دینی امور میں اجتہاد کرے۔ پس اگر یہ ائمہ نہ ہوتے تو ہر اہل و نا اہل آزادانہ طور پر اپنا طریق اختیار کرتا اور امت محمدیہ میں ایک اختلاف عظیم کی صورت قائم ہو جاتی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان چار اماموں نے جو اپنے علم و معرفت اور تقویٰ و طہارت کی وجہ سے اجتہاد کی اہلیت رکھتے تھے۔ مسلمانوں کو پراگندہ ہو جانے سے محفوظ رکھا۔ پس امام مسلمانوں کے معترف ہیں خاکسار عرض کرتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام یوں تو سارے اماموں کو عزت کی نظر سے دیکھتے تھے مگر امام ابو حنیفہ صاحب کو خصوصیت کے ساتھ علم و معرفت میں بڑھا ہوا سمجھتے تھے۔ اور ان کی قوت استدلال کی بہت تعریف فرماتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ ۲ صفحہ ۴۹)

یہ وہ حوالہ ہے جو وہابی حضرات بڑے دھڑلے سے بیان کرتے ہیں۔ خصوصاً مولوی عبدالغفور اثری صاحب نے حنفیت اور مرزائیت کے صفحہ ۶۷، ۶۸ پر نقل کیا ہے۔

مرزا قادیانی کے ان الفاظ سے عوام کو دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ ہم حنفیوں کے خلاف تو نہیں ہیں۔ اور ثابت یہ کرتے ہیں کہ وہ حنفی تھا حالانکہ اگر وہ حنفی ہوتا تو صاف کہتا کہ آپ بار بار اپنے حنفی ہونے کا اظہار کر رہے ہو، مجھے خوشی ہوئی آپ کے حنفی ہونے سے، کیونکہ میں بھی حنفی ہوں یہ جملہ بولتا نہ کہ یہ کہتا کہ ہم حنفیوں کے خلاف تو نہیں ہے۔

اور دوسرے نمبر پر یہ گول مول جملہ بھی اُس نے اس لیے بولا کہ وہ حنفی کہلاتا ہے اس کو اپنے جال میں پھنسایا جائے۔ اس کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے اس نے بولا کہ ہم حنفیوں کے خلاف تو نہیں ہیں۔ سیدھا بولتا کہ ہم بھی حنفی ہیں ویسے وہ نبی کہلاتا تھا غیر نبی کی تقلید کو کیسے مان سکتا تھا۔

صرف میرا استدلال نہیں بلکہ:

اسی صفحہ پر مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے کہ مولوی شیر علی نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی سختی کے ساتھ اس بات پر زور دیتے تھے کہ مقتدی کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے۔ (سیرت المہدی حصہ ۲ صفحہ ۴۹)

اب ہے کوئی عقل مند جو اس کو حنفی مانے۔ یہ دلیل بھی اُس کے غیر مقلد ہونے کا ثبوت ہے۔ کاش وہابی یہ صفحہ پورا ہی پڑھ لیں۔

دلیل نمبر 4:

مرزا قادیانی کی غیر مقلد ہونے کی چوتھی دلیل یہ ہے کہ وہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے پر وہابیوں کا مؤید تھا اور اس کی ہی تعلیم دیتا تھا۔ جیسا کہ ایک حوالہ اُوپر گذر چکا ہے۔ مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں!

اہل حدیث کا یہ عقیدہ ہے کہ مقتدی کے لیے امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے اور حضرت صاحب اس مسئلہ میں اہل حدیث کے مؤید تھے۔ مگر باوجود اس عقیدے کے آپ غالی اہلحدیث کی طرح یہ نہیں فرماتے تھے کہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (سیرت المہدی حصہ۲ صفحہ ۵۰)

تیسر حوالہ ملاحظہ ہو:

حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم نے مسیح موعود سے دریافت کیا کہ حضور فاتحہ خلف الامام اور رفع یدین اور آمین کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ طریق حدیث سے ثابت ہے اور ضرور کرنا چاہیے۔

(سیرت المہدی حصہ۳ صفحہ۶۴)

مصنف مجدد اعظم لکھتے ہیں کہ:

حضرت صاحب خود فاتحہ خلف الامام پڑھتے تھے لیکن نہ پڑھنے والوں کی نماز کو کبھی مردود قرار نہیں دیا۔ (مجدد اعظم حصہ۲ صفحہ ۱۳۳۵)

چوتھا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

مرزا قادیانی کا پہلا خلیفہ نور الدین لکھتا ہے کہ:

سورۃ فاتحہ خلف الامام کو ہم فرض سمجھتے ہیں ضرور پڑھنی چاہیئے میں بھی پڑھتا ہوں اور مسیح موعود علیہ السلام بھی پڑھا کرتے تھے۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد ا صفحہ ۳۳)

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی غیر مقلدوں کی طرح سورۃ فاتحہ پڑھنے کا قائل تھا۔ ہے کوئی وہابی جو اس کو غیر مقلد ثابت کرنے کی سعی فرمائے۔

وہابیو! مان لو کہ وہ تمہارا ہی تیار کردہ تھا اور مقلدین کو اس میں ملوث نہ کرو۔ اور جھوٹ بول کر اپنی عاقبت خراب نہ کرو۔

دلیل نمبر 5:

مرزا قادیانی کے نزدیک آمین، رفع یدین کے مسائل پر بحث فضول ہے۔

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

مرزا دین محمد صاحب لنگروال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک اشتہار دیا۔ جس میں رفع یدین، آمین وغیرہ کے مسائل تھے اور جواب کے لیے فی مسئلہ دس روپیہ انعام مقرر تھا۔ دس مسائل تھے حضرت صاحب نے مجھے سنایا اور فرمایا کہ دیکھو کیا فضول اشتہار ہے جب نماز ہر طرح ہو جاتی ہے تو ان باتوں کا تنازعہ موجب فساد ہے اس وقت ہمیں اسلام کی خدمت کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ ان مسائل میں بحث کی۔ اس وقت تک ابھی حضور کا دعویٰ نہ تھا۔ پھر آپ نے اسلام کی تائید میں ایک مضمون لکھنا شروع کیا اور میری موجودگی میں دو تین دن میں ختم کیا اور فرمایا میں فی مسئلہ ہزار روپیہ انعام رکھتا ہوں۔ یہ براہین احمدیہ کی ابتداء تھی جس میں اسلام کی تائید میں دلائل درج کیے گئے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ ۳ صفحہ ۴۴، ۴۵)

ہے کوئی عقل مند جو اس دلیل کے باوجود مرزا قادیانی کو مقلد مانے ؟ اگر وہ مقلد ہوتا تو ضرور کہتا کہ چونکہ ان مسائل کی تحقیق میرے امام نے کردی ہے اس لیے ان کی تقلید ضروری ہے۔ لیکن اس نے غیر مقلد ہونے کا واضح ثبوت دیا کہ جب ہر طرح نماز ہو جاتی ہے تو یہ مسائل فضول ہیں۔

دلیل نمبر 6:

مقلدین اور غیر مقلدین میں فی زمانہ یہ بھی ایک فرق کیا جاتا ہے کہ مقلدین کھانے کی چیز پر قرآن پڑھنے کے قائل ہیں اور کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھتے ہیں تو کیا مرزا قادیانی اس چیز کا قائل تھا کہ نہیں ؟

سیرت المہدی میں درج ہے کہ یہ طریقہ حضرت مسیح موعود کی عادت اور سنت کے خلاف ہے۔ پوری روایت جو مرزا بشیر احمد قادیانی نے نقل کی ہے اس کو پیش کرتے ہیں۔

مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ سے اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو (مجھے وظیفہ کی تعداد یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورۃ تھی جیسے الم تر کیف فعل ربک

باصحاب الفیل......الخ ہے اور ہم نے وظیفہ قریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا،اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا یہ دانے کسی غیر آباد کنویں میں پھینک دوں، ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہیئے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیئے، چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنویں میں ان دانوں کو پھینک دیا۔اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر سرعت کے ساتھ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جلدی جلدی واپس چلے آئے اور کسی نے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔

اس روایت میں جس طرح دانوں کے اوپر وظیفہ پڑھنے اور پھر ان دانوں کو کنویں میں ڈالنے کا ذکر ہے۔اس کی تشریح حصہ دوم کی روایت نمبر ۳۱۲ میں کی جا چکی ہے۔جہاں پر سراج الحق صاحب مرحوم کی روایت سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ کام ایک شخص کی خواب کو ظاہر میں پورا کرنے کے لیے کروایا گیا تھا۔ورنہ ویسے اس قسم کا فعل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت اور سنت کے خلاف ہے اور دراصل اس خواب کے تصویری زبان میں ایک خاص معنی تھے۔جو اپنے وقت میں پورے ہوئے۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۷۸)

یہ عبارت مکمل طور پر پڑھنے کے بعد یہ بات واضح ہے کہ مرزا قادیانی نے خواب کو پورا کرنے کے لیے پڑھوایا تھا اور خود وہ اس چیز کا قائل نہ تھا یہ روایت خصوصاً اس لیے نقل کی غیر مقلدین اس کو بڑے دھڑلے سے پیش کرتے ہیں اور یہ الفاظ بڑے آرام سے کھا جاتے ہیں کہ "ویسے اس قسم کا فعل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت اور سنت کے خلاف ہے"۔

برطور یہ بات واضح ہے کہ وہ کھانے کی چیز پر قرآن پڑھنے کا قائل نہ تھا اور یہی طریقہ وہابیوں کا ہے کہ وہ اس کو بدعت ناجائز اور نا جانے کیا کیا کہہ دیتے ہیں اگر کسی کو اس بات پر شک ہو تو موجودہ مرزائیوں کو دیکھ لو کہ وہ ختم قل، دسواں اور چہلم کے قائل ہیں کیا وہ ان کو اپنے مذہب میں جائز کہتے ہیں یا ناجائز؟ اور مرزا قادیانی اس کا قائل تھا کہ نہیں اس روایت سے روشن ہے کہ جو کھانے پر قرآن پڑھنے کا ناجائز کہتے ہیں مرزا قادیانی انہیں کا ہم مسلک تھا۔

مزید دلیل جو وہابی بھی پیش کرتے ہیں اور آخری سطریں نقل نہیں کرتے۔ ملاحظہ فرمائیں:

کیا مرزا قادیانی چالیسویں کا قائل تھا؟:

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی رقم طراز ہے کہ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ یہ ذکر کیا تھا کہ یہ چہلم کی رسم ہت یعنی مردے کے مرنے سے چالیسویں دن کھانا کھلا کر تقسیم کرتے ہیں غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کھانا کھلانا ہو تو کسی اور دن کھلا دیا جائے۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ چالیسویں دن غربا میں کھانا تقسیم کرنے میں حکمت ہے کہ یہ مردے کی روح کے رخصت ہونے کا دن ہے پس جس طرح لڑکی کو رخصت کرتے ہوئے کچھ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح مُردے کی روح کی رخصت پر بھی غربا میں کھانا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اسے اس کا ثواب پہنچے گویا روح کا تعلق اس دنیا سے پورے طور پر چالیس دن میں قطع ہوتا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ صرف حضرت صاحب نے اس رسم کی حکمت بیان کی تھی ورنہ

آپ خود ایسی رسوم کے پابند نہ تھے۔ (سیرت المہدی)

یہ الفاظ اوپر جو نقل ہوئے کہ غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں اور نیچے لکھتے ہیں، مرزا قادیانی خود ایسی رسوم کے پابند نہ تھے اب ہے کوئی جو اس کو پھر بھی غیر مقلد نہ مانے۔ غیر مقلد بھی اس کے مخالف اور مرزا قادیانی بھی اس کا قائل نہیں۔

دلیل نمبر 7:

مرزا قادیانی کے غیر مقلد ہونے کی ساتویں دلیل ملاحظہ فرمائیں جیسا کہ غیر مقلد تسبیح پڑھنے کے قائل نہیں اور اسی طرح مرزا قادیانی بھی تسبیح پڑھنے کا قائل نہ تھے۔ جیسا کہ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے۔

تسبیح کی قیود:

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ تسبیح پڑھنے کے متعلق یہ قصہ سنایا کہ کوئی عورت کسی پر عاشق تھی وہ ایک ملا کے پاس اپنی کامیابی کے لیے تعویز لینے گئی ملاں اس وقت تسبیح پڑھ رہا تھا۔ عورت نے پوچھا، مولوی جی یہ کیا کر رہے ہو؟ مولوی جی کہنے لگے، مائی اپنے پیارے کا نام لے رہا ہوں وہ عورت حیران ہونے لگی ملاں جی نام پیارے کا اور لینا گن گن کر یعنی کوئی معشوق کا نام بھی گن گن کر لیتا ہے؟ وہ تو بے اختیار اور ہر وقت دل اور زبان پر جاری رہتا ہے۔ اس قصہ سے حضرت صاحب کا منشا یہ تھا کہ ایک سچے مومن کے لیے خدا کا ذکر تسبیح کی قیود سے آزاد ہونا چاہیئے۔ (سیرت المہدی حصہ ۳ صفحہ ۲۳۱،۲۳)

یہ مرزائیوں کی روایت ذہن نشین رہے اس کے علاوہ مرزا قادیانی کا بیٹا

سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۱۹ پر لکھتا ہے کہ

مرزا تسبیح کا قائل نہ تھا:

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج نہیں کیا، اعتکاف نہیں کیا، زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی .... البتہ حضرت والدہ صاحبہ زیور پر زکوٰۃ دیتی رہی ہیں اور رسمی وظائف وغیرہ کے آپ قائل ہی نہیں تھے۔ (سیرت المہدی حصہ ۳ صفحہ ۱۱۹)

تسبیح بدعت:

تسبیح رکھنے اور استعمال کرنے کا اسلام میں کوئی حکم نہیں۔ کیونکہ تسبیح سے آپ کی مراد مالا ہے۔ جس کے دانوں پر کچھ پڑھا جاتا ہے اور اس کی تعداد گنی جائے نہ رسول اللہ نے کوئی ایسی مالا پھیری نہ رکھی اور نہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے کبھی مالا پھیری۔ یہ بدعت ہے۔ البتہ اسلام میں تسبیح کرنے کا حکم ہے۔

(بشارت احمدیہ جلد ا صفحہ ۲۰۸)

دلیل نمبر 8

مرزا قادیانی رفع یدین کا قائل تھا:

مرزا قادیانی رفع یدین کرنے کا قائل تھا اور غیر مقلدین رفع یدین کرنے کے قائل ہیں جیسا کہ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مسئلہ دریافت کیا کہ حضور فاتحہ خلف امام اور رفع یدین اور آمین کے

متعلق کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ یہ طریق حدیثوں سے ثابت ہے اور ضرور کرنا چاہیئے (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۴۶)

اسی قسم کی روایت مرزا بشیر احمد قادیانی نے سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۴۸ پر بھی درج کی ہے۔

یہاں مرزا قادیانی کا بیٹا روایت کو ختم کرتا ہے ویسے تو جو بات اس نے درج کردی ہے اُسے ہی کافی سمجھتا ہوں اور اُس کی درج کردہ روایت بھی یہاں ختم ہو جاتی ہے لیکن اس روایت نمبر ۵۹۲ کو ختم کرنے کے بعد اپنا کچھ تبصرہ بھی کرتا ہے کسی کو اس سے غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ ہم اُس غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

روایت کو ختم کرنے کے بعد مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ فاتحہ خلف الامام بات تو حضرت صاحب سے متواتر ثابت ہے۔ مگر رفع یدین اور آمین بالجہر والی بات کے متعلق نہیں سمجھتا ہ حضرت صاحب نے ایسا فرمایا ہو کیونکہ اگر حضور اسے ضروری سمجھتے تو لازم تھا کہ خود بھی اس پر ہمیشہ عمل کرتے مگر حضور کا دوامی کا عمل ثابت نہیں بلکہ حضور کا عام عمل بھی اس کے خلاف تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب حافظ صاحب نے حضور سے سوال کیا تو چونکہ سوال میں کئی باتیں تھیں حضور نے جواب میں صرف پہلی بات کو مدنظر رکھ کر جواب دے دیا یعنی حضور کے جواب مں صرف فاتحہ خلف الامام مقصود ہے۔ واللہ اعلم۔ (سیرت المہدی حصہ ۳ صفحہ ۶۵)

ہو سکتا ہے کہ کسی کے دل میں خیال ہو کہ وہ رفع یدین کا قائل نہ تھا۔ روایت پ

تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں لیکن اُس کے تبصرہ پر کوئی اعتراض کر سکتا ہے۔اُس پر چند باتوں پر غور کریں تو مسئلہ سمجھ آجائے گا۔

پہلی بات:

تو یہ ہے کہ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ فاتحہ خلف الامام والی بات تو حضرت صاحب سے متواتر ثابت ہے۔

اب خود ہی غور کرو کہ کیا مقلدین فاتحہ خلف الامام کو لازمی سمجھتے ہیں یا نہیں اگر غیر مقلدین اُس کو لازمی وفرض کا درجہ دیں تو پھر خود ہی غور کرو کہ وہ غیر مقلد تھا یا نہیں فاتحہ خلف الامام کی وضاحت ہم پیچھے کر چکے ہیں اور اُس کو مطالعہ کر کے بتاؤ کہ وہ کون تھا؟۔

دوسری بات:

یہ ہے اُس نے رفع یدین اور آمین بالجہر والی بات کے متعلق میں نہیں سمجھتا کہ حضرت صاحب نے ایسے فرمایا ہو یہ الفاظ ایک تو بیان کردو روایت کے خلاف ہیں اور دوسری بات یہ کہ اُس نے شکی سے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہو یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ اس بارے میں اُسے بھی شک تھا کہ رفع یدین کیا ہے کہ نہیں۔

تیسری بات:

یہ ہے کہ اگر اس کی مکمل عبارت کو مان لیا جائے تو بھی غیر مقلد ہی ثابت ہوتا ہے کہ اگر رفع یدین کو نہ کرے اور فاتحہ خلف الامام کو ضروری سمجھتے تو کوئی بھی اسے مقلد

نہیں کہہ سکتا۔

غیر مقلدین سے سوال:

اگر کوئی فاتحہ خلف الامام کو لازم کہے اور رفع یدین کو مستحب کو بتاؤ وہ آدمی مقلد ہوگا کہ غیر مقلد۔

کیوں کہ یہ سارے مسائل اور فتوئی وہابیوں کے ہیں کیونکہ وہ سارے یہی کہتے ہیں کہ فاتحہ خلف الامام فرض ہے اور رفع یدین وہابیوں کے علماء نے مستحب لکھا ہے حنفی کہتے ہیں رفع یدین منسوخ ہے لیکن مرزا قادیانی اس کو مستحب کہتا ہے۔یعنی کہتا ہے ہر طرح نماز ہو جاتی ہے چاہے رفع یدین کرو یا نہ کرو، جیسا کہ اثری صاحب نے ''حنفیت اور مرزائیت'' کے صفحہ پر لکھا ہے کہ رفع یدین وغیرہ پر بحث فضول ہے کیونکہ نماز جب ہر طرح ہو جاتی ہے تو بتاؤ وہ مقلد تھا یا غیر مقلد۔

آمد برسر مطلب:

بہرحال مکمل بحث سے ثابت ہوا کہ وہ رفع یدین کے منسوخ کا ہرگز قائل نہ تھا جو حنفیوں کا عقیدہ ہے۔اور روایت سے بھی یہی ثابت ہے کہ اس نے کہا کہ یہ حدیثوں سے ثابت ہے اور ضرور کرنا چاہیے۔

دلیل نمبر 9

غیر مقلدین نماز تراویح کے آٹھ ہونے اور تراویح اور تہجد کے ایک ہونے کے بھی قائل ہیں۔جبکہ حنفی نماز تراویح اور تہجد کے الگ الگ ہونے کے قائل ہیں جبکہ مرزا قادیانی اس مسئلہ میں بھی غیر مقلد ہی ثابت ہوتا ہے۔

نماز تہجد یعنی تراویح:

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۸۹۵ء میں مجھے تمام رمضان قادیان گذارنے کا اتفاق ہوا اور میں نے تمام مہینہ حضرت صاحب کے پیچھے نماز تہجد یعنی تراویح ادا کی۔ آپ کی عادت تھی کہ وتر اوّل شب میں پڑھ لیتے تھے اور تہجد آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے آخر شب میں ادا فرماتے تھے۔

جس میں آپ ہمیشہ پہلی رکعت میں آیت الکرسی تلاوت فرماتے تھے یعنی اللہ لاالٰہ الا ھو سے وھو العلی العظیم تک اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی فرماتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد۲ صفحہ ۱۲، ۱۳)

دلیل نمبر 10

احناف اور غیر مقلدین کے درمیان بحالت قیام ہاتھ باندھنے کا بھی اختلاف ہے، حنفی نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھتے ہیں اور غیر مقلدین ہاتھ سینہ پر باندھنے کے قائل ہیں۔

پہلا حوالہ:

مرزا صاحب نماز میں ہاتھ سینہ پر باندھتے تھے۔

(ذکر حبیب صفحہ ۲۴، فتاویٰ احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۷۴)

دوسرا حوالہ: ڈاکٹر بشارت احمد لکھتے ہیں کہ

آپ مرزا صاحب خود سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے لیکن جو ناف کے نیچے ہاتھ باندھے آپ نے اسے کبھی کچھ نہیں کہا۔ (مجدد اعظم جلد۲ صفحہ ۱۳۳۳)

تیسرا حوالہ:

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میں نے حضرت احمد علیہ السلام کو بارہا نماز فریضہ اور تہجد پڑھتے دیکھا آپ نماز نہایت اطمینان سے پڑھتے ہاتھ سینہ پر باندھتے۔ (سیرت المہدی جلد۲ صفحہ ۴۸)

چوتھا حوالہ:

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

بیان کیا مجھ سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول کے پاس کسی کا خط آیا کہ کیا نماز مین ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث بھی ملتی ہے؟ حضرت صاحب نے یہ خط حضرت صاحب کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا کہ اس بارہ میں حدیثیں ملتی ہیں وہ جرح سے خالی نہیں حضرت صاحب نے فرمایا مولوی صاحب آپ تلاش کریں ضرور مل جائے گی، کیونکہ باوجود اس کے شروع عمر میں ہمارے اردگرد سب حنفی تھے۔ مجھے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کبھی پسند نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ طبیعت کا میلان ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کی طرف ہوا تلاش کریں ضرور مل جائے گی۔

مولوی سرور شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس پر حضرت مولوی صاحب گئے

اور کوئی آدھا گھنٹہ بھی نہ گذرا تھا کہ خوش خوش ایک کتاب ہاتھ میں لے آئے اور حضرت صاحب کو اطلاع دی کہ حضور حدیث مل گئی ہے۔اور حدیث بھی ایسی جو علیٰ شرط الشیخین ہے جس پر کوئی جرح نہیں پھر کہا کہ یہ حضور ہی کے ارشاد کی برکت ہے۔

(سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۰۳)

ہمارے اردگرد سب حنفی تھے کیا یہ الفاظ اُس کے غیر مقلد ہونے کے لیے کافی نہیں۔ یقیناً وہ غیر مقلد تھا۔ اگر پھر بھی کوئی شک کرے تو پھر موجودہ مرزائیوں کو دیکھ لو کہ اُن میں ایک بھی بات مقلدین والی ہے۔

شبیر احمد رضوی

امیر ادارہ فیضان القرآن سیالکوٹ

فاضل جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ

مستقل رہائش: قاضی چک متصل اگوکی تحصیل وضلع سیالکوٹ

۱۳ اپریل ۲۰۱۱ء، ۹ جمادی الاوّل ۱۴۳۲ھ بروز بدھ بعد نماز مغرب

0321-6183860

حضرت مولانا شبیر احمد رضوی

کی محققانہ تصانیف

نجدیت اور مرزائیت
بجواب
حنفیت اور مرزائیت

وہابی اہلحدیث نہیں
بجواب
ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟

اربعین حیدری

علماءِ سلف اور محبت علم دین

مکتبہ قادریہ عالمیہ
نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات
0300-6272130